مہنگے اسمارٹ فون کی اسکرین پر جگمگاتی حسینہ کی تصویر کو دیکھ اس کے لبوں کے کنارے بے ساختہ پھیل گئے جب کہ دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں دبی سیگریٹ بھی تیزی سے اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی،اس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نے آخری سانسیں لیتی سیگریٹ کو پھر سے اپنے لبوں پر رکھ کر ایک گہرا سانس بھرا اور پھر لب موبائل فون کی اسکرین پر نظر آتی تصویر پر رکھ دیئے۔ایک سکون اس کے وجود میں اتر گیا تھا۔اس کی آنکھوں کے سامنے وہ دلکش چہرہ لہرانے لگا،اس نے سیل فون بیڈ کی طرف اچھالا اور پھر سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل کر ڈبے سے دوسری سیگریٹ نکال کر ہونٹوں پر لگائے لائٹر سے جلاتا باہر کی طرف لپکا۔وہ سیگریٹ کے کش بھرتا کمرے سے نکل کر بالکونی میں آیا تو لان میں کھڑے لوبرڈز کو دیکھ اس کے تاثرات زرا سے بگڑے

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

READERS CHOICE

اسلام علیکم!



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

# دیوانہ موسم    رمشا انصاری

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ میرون رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس نازک سراپے والی معصوم لڑکی تھی جوان کے کسی دور کے رشتے دار کی بیٹی تھی جسے بلا فالتو میں رحم کھا کے بی جان نے اس حویلی میں رکھا ہوا تھا اور وہ اس گھر میں کیا گل کھلا رہی تھی بی جان کو قطعا پتا نہیں تھا یہی سوچ کر وہ طنز سے مسکرا دیا، اس نے ایک نظر لان میں کھڑی صلہ کو دیکھا جو اس کے چھوٹے بھائی حیدر خان کے ساتھ کھڑی نا جانے کون سے گپے لڑا رہی تھی۔ ان دونوں کی اس محبت کا انجام سوچ کر وہ طنز سے ہنس کر کندھے اچکاتا کمرے میں واپس چلا گیا۔

صلہ بچپن سے ہی اس حویلی میں پلی بڑی تھی اس کے ماں باپ ایک حادثے میں گزر گئے تھے جس کے بعد بی جان اسے حویلی لے آئی تھیں۔

بی جان کے دو بیٹے تھے، بڑے بیٹے ہاشم خان، دوسرے بیٹے رحیم خان

ہاشم خان کے دو بیٹے تھے، باران خانزادہ اور حیدر خانزادہ جب کہ رحیم خان کی ایک ہی بیٹی تھی مومنہ رحیم۔

باران کراچی میں مقیم تھا اور اس کا بزنس بھی وہی سیٹ تھا اس لئے وہ اکثر ہی حیدر آباد چکر لگاتا، باران تیس سال کا ایک لمبا چوڑا خوبرو انسان تھا جس کی گہری کتھئی آنکھیں اس کی شخصیت میں چار چاند لگا دیتی تھیں۔ وہ بے حد ہینڈسم تھا جب کہ اس سے دس سال چھوٹا حیدر ایک عام صورت کا لڑکا تھا۔ حیدر اور



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مومنہ ہم عمر تھے۔اس حویلی میں سب سے چھوٹی اور کم عمر صلہ تھی ابھی محض اٹھارہ برس کی ہوئی تھی وہ لیکن اس کی معصومیت ابھی بھی پندرہ سال کی بچی جیسی تھی۔

حیدر اور بی جان کے علاوہ اس حویلی کا ہر افراد صلہ سے چڑتا تھا یہاں تک کے باران بھی۔اسے جو حیدر اور صلہ کی محبت نظر آتی وہ دراصل ان کی دوستی تھی جو باران کو بالکل ہضم نہیں ہوتی تھی۔معصوم صورت اور شرارتیں کرنے والی چھوٹی سی صلہ باران جیسے سنجیدہ اور سنکی شخص کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اور کیا ہوتا جب یہ لڑکی اس کی بیوی بن کے اس کے کمرے میں چلی جاتی۔

پچھلے دو دنوں سے باران خان حویلی میں موجود تھا کیونکہ پڑھائی مکمل کرنے کے لئے حیدر خان بیرون ملک جا رہا تھا اور اکلوتے بھائی سے ملنے کی خاطر باران حیدر آباد آ گیا تھا ورنہ وہ بہت کم حویلی کا چکر لگاتا۔

حیدر دو سال کے لئے جرمنی جا رہا تھا اور ایک وہی تھا جو صلہ کا سب سے اچھا دوست تھا اور اس کے جانے کی وجہ سے صلہ بہت اداس تھی کیونکہ اب وہ بالکل تنہا ہو جاتی۔

حیدر خان کا تنہا ہی جرمنی جانے کا فیصلہ تھا لیکن رحیم خان نے اچانک سے اپنی بیٹی مومنہ کو بھی حیدر کے ساتھ بھیجنے کا انتظام کر دیا تھا کسی کو بھی رحیم کی یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی لیکن پھر یہی سوچ کر کہ وہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنی بیٹی کے مستقبل کے لئے ایسا کر رہا ہے سب نے اس بات کو در گزر کر دیا بلاآخر حیدر اور مومنہ کچھ سالوں کے لئے پاکستان کی سر زمین کو الوداع کر کے جرمنی چلے گئے تھے۔

@@@@@

سیاہی میں لپٹے آسمان پر چاند ناپید تھا، ٹھنڈی ہوائوں نے حیدر آباد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، ملازموں کے ساتھ کچن کا سارا کام نمٹا کر وہ آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی آئی۔اس کا کمرہ اس منزل کا سب سے آخری اور چھوٹا کمرہ تھا جس میں مختصر سا فرنیچر تھا۔ایک سنگل بیڈ اور لکڑی کی الماری،ایک چھوٹی سی سنگھار میز یہی اس کمرے کی رونق تھی۔،حویلی میں ڈھیر سارے ملازم تھے پھر باشعور اور پڑھی لکھی بہوئیں بھی حویلی میں موجود تھیں لیکن صلہ کی موجودگی میں دونوں خواتین کچن میں جانا گناہ سمجھتیں۔باران کی ماں سبین اور مومنہ کی ماں عالیہ دونوں ہی سگی بہنیں تھیں اور دونوں ہی ہم مزاج تھیں۔دونوں کے مزاج آسمانوں سے باتیں کرتے تھے،دونوں میں ہی غرور کا عنصر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس کے باعث صلہ کو حویلی میں کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا لیکن بھلا ہو بی جان کا جو ہر موڑ پر اس کی حمایت لیتیں اور اس کے آگے کھڑی ہو جاتیں ورنہ اس نازک سی بچی کو اب تک دونوں بہنوں نے کچا چبا لینا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"حیدر بھی چلا گیا اب میں کیا کروں؟ بی جان ٹھیک کہتی ہیں مجھے بھی آگے اپنی پڑھائی جاری رکھنی چاہیئے کم از کم گریجویشن تو کمپلیٹ کرنا چاہیئے لیکن کیا کروں پڑھائی میں دل بھی تو نہیں لگتا، کیا کروں گی پڑھ لکھ کر، سبین آنٹی ٹھیک تو کہتی ہیں لڑکیوں نے تو چولہا ہانڈی ہی کرنی ہوتی ہے چلو کوئی نہیں میں بوریت مٹانے کے لئے پڑھ لوں گی" وہ کھڑکی کے پاس آکے کھڑی ہوئی اور خود سے سوال کر کے خود ہی جواب دینے لگی۔ کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوائیں اسے بڑے پیار سے چھو رہی تھیں، ابھی اس کی سوچوں کا سلسلہ آگے بڑھتا جب لان میں نظر پڑتے ہی اس کی سوچوں کی طنابیں ٹوٹ گئیں، وہ غور سے اس شخص کو دیکھنے لگی جو لان میں کھڑا کسی سے فون پر گفتگو کر رہا تھا۔ اس کی پشت صلہ کی طرف تھی تب ہی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔ وہ غور سے لان میں کھڑے شخص کا اپنی نظروں سے جائزہ لینے لگی جب وہ بات کرتے کرتے ایکدم سے مڑا اور صلہ کی سانس کہیں سینے میں اٹک گئی۔

خ۔۔۔خا۔۔خان۔۔۔!!

وہ فوراً کھڑکی سے پیچھے ہوئی اور ڈرتے ہوئے اس کا نام لبوں سے ادا کیا، شکر تھا کہ وہ صلہ کو دیکھ نہیں سکا تھا ورنہ اس کے کھڑکی پر کھڑے ہونے والی بات کو لے کر گھر کے در و دیوار ہلا دیتا۔ اسے تو ویسے ہی اس

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لڑکی سے اللہ واسطے کا بیر تھا جب بھی اسے دیکھتا تو آنکھوں میں لہو اتر جاتا، یہ چھوٹی سی لڑکی اسے اپنے سامنے ہر گز برداشت نہیں تھی۔

"توبہ توبہ اب تو مجھے رات میں نیند بھی نہیں آئے گی" وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بے دردی سے مسلتی بیڈ پر آ بیٹھی، اس کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ کسی بھی طرح اس کا خان سے سامنا نہ ہو لیکن پھر بھی آج اس کا دیدار ہو ہی گیا تھا جس کے باعث صلہ کی سٹی گم ہو گئی۔

چہرے سے ہی سخت اور کھڑوس دکھنے والے اس لمبے چوڑے مرد سے صلہ کو بچپن سے ہی ڈر لگتا تھا وہ پورے بارہ سال بڑا تھا اس سے۔ بچپن سے ہی اس نے باران کا اس حویلی پر رعب دیکھا تھا، اس کے غصے کے آگے بی جان بھی چپ ہو جاتی تھیں، وہ حویلی کی روایتوں کو توڑنا اپنا فرض سمجھتا تھا اور کوئی چاہ کہ بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ پاتا۔

"ایک کام کرتی ہوں بی جان کے کمرے میں سو جاتی ہوں، خان بس آج ہی حویلی میں رکیں گے اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو جان سے مار دیں گے اس لئے میرے لئے یہی بہتر ہے"

وہ خود کو نارمل کرتی بی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ ایک بی جان ہی تھیں جو اسے اس حویلی کی ہر بلا سے محفوظ رکھتی تھیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

کھڑکی سے روشنی چھن کر کے اس کے چہرے پر پڑی تو وہ کسمسا کے اٹھ بیٹھی، بی جان صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ان کا شفیق چہرہ دیکھ صلہ کی ساری سستی منٹوں میں غائب ہو گئی وہ اٹھ کر فریش ہونے کے لئے واشروم کی جانب بڑھی، کچھ وقت سرکنے کے بعد وہ فریش ہو کے بی جان کے سامنے کھڑی تھی۔

"کیا بات ہے لڑکی، آج تمہیں اٹھنے میں تاخیر ہو گئی، طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تیری"

بی جان نے تسبیح درمیان میں چھوڑ کر اسے مخاطب کیا تو اس کے چہرے پر سکون امڈ آیا، وہ آگے بڑھی اور بی جان کے گلے سے لپٹ گئی۔

"بی جان آپ کے پاس سوتی ہوں تو بہت پیاری نیند آتی ہے اس لئے میں زیادہ دیر تک سوتی رہتی ہوں"

وہ لاڈ سے ان کے گلے میں ہاتھ ڈالے بیٹھی تھی۔

"اچھا چلو اب بس بھی کرو مکھن لگانا، جلدی سے جاؤ ناشتہ کرو ورنہ تمہیں پتا ہے جب تم دیر تک سوتی ہو تو اس حویلی میں کونسی قیامت آجاتی ہے" بی جان نے اس کا ہاتھ اپنے گلے سے نکال کر اس کا دھیان اپنی انوکھی بہوئوں کی طرف کرایا تو صلہ کے چہرے کا رنگ ایکدم اڑ گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اووو امی جی میں تو بھول گئی، بڑی بیگم نے مجھے بڑے خان کے لئے کھیر بنانے کا کہا تھا وہ آج واپس کراچی چلے جائیں گے نہ، بی جان آج تو میری شامت آ گئی"

کچھ یاد آتے ہی وہ جھٹکا کھا کے صوفے سے اٹھی اور ناخن چباتی خوف سے بی جان کو تفصیل سمجھانے لگی، اس کی آنکھوں میں اب صرف خوف ہی خوف تھا۔

ڈانٹ پڑنے کا خوف۔۔۔ زلیل ہونے کا خوف۔۔

وہ جتنی حساس تھی اسے اتنے ہی بے حس لوگوں میں رہنا پڑتا تھا۔

"ارے لڑکی سارا وقت یہی ضائع کردے گی تو پکا تیری شامت آ جائے گی، جلدی جا اور باران کے لئے کھیر بنا تو جانتی ہے نہ اس کا غصہ کتنا خطرناک ہے" بی جان نے اس کے ٹینشن کے مارے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ فوراً تجویز پیش کی تو وہ اثبات میں سر ہلا کے پیروں میں سوفٹیز پہنتی کمرے سے نکل کر باہر بھاگی مگر آج قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا جب ہی صبح سے ہی بیچاری صلہ کی کلاس لگنی شروع ہو گئی تھی۔ وہ سوفٹیز پہن کر سنگ مرمر کے فرش پر بھاگتی سیڑھیوں کی جانب ہی بڑھی تھی جب اس کا پیر پھسلا اور اوپر آتے باران سے وہ بری طرح سے ٹکرا کے الٹی سمت گرنے لگی جب باران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا، وہ واپس آ کے باران کے چوڑے سینے سے ٹکرا گئی۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اووو امی جی، بی جان مجھے بچالو آج مجھے خان اس حویلی سے نکال دیں گے اللہ جی میرے کانوں میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ خان کی دھاڑ سن سکیں" وہ اس کے سینے سے لگی گھٹ گھٹ کر بول رہی تھی، پہلے تو باران کو اس پر سخت غصہ آیا لیکن پھر اس کی بڑبڑاہٹ سن کر کوفت کے مارے اس نے جبڑے بھینچے اور اسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور کیا۔

"جاہل لڑکی ہزار بار سمجھایا ہے اپنی یہ قینچی کی طرح چلتی زبان میرے سامنے بندر کھا کرو، کسی دن میں نے یہ زبان کاٹ دی نہ تو بولنے لائق نہیں رہو گی تم اور اب تو لگتا ہے تمہاری زبان کے ساتھ تمہاری ٹانگیں بھی آپے سے باہر ہو گئی ہیں ان کا بھی علاج کرنا پڑے گا" باران نے سخت لہجے میں بولتے دو قدم اس کی طرف بڑھائے تو خوف کے مارے صلہ کی ٹانگیں کانپنیں لگیں۔

"مجھے معاف کر دیں پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی" وہ ہاتھ جوڑ کر التجا کرتی بالکل دیوار سے لگ گئی تھی لیکن باران کا غصہ تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تو نازک سی صلہ اس کے سامنے بالکل چھپ سی گئی۔ وہ سیاہ رنگ کی چست ٹی شرٹ میں ملبوس تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ جوگنگ کر کے آ رہا تھا، اس کے بال ابھی تک نم تھے۔ گردن پر بھی پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باران بیٹا کیا ہوا؟ کیوں اس بچی کو ڈرا رہے ہو؟" بی جان اپنے کمرے سے نکل کر آئیں تو باران کو صلہ پر غصہ کرتے دیکھا۔ بی جان کی آواز سن کر وہ صلہ سے دور ہوا ورنہ آج اس کی جان بخشنے کے حق میں نہیں تھا

"بی جان اس لڑکی کو سمجھا دیں یہ۔ میرے سامنے نہ آیا کرے" اس نے کاٹ کھاتی نظروں سے صلہ کو دیکھ کر درشت لہجے میں کہتے بی جان کو تنبیہ کی اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

بی جان تاسف سے باران کو دیکھتی رہ گئیں پھر انہوں نے صلہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں آنسوئوں سے بھری ہوئی تھیں۔

"چھوڑ میری بچی یہاں کہ لوگوں کے سینوں میں دل نہیں بس گوشت کا لوتھڑا ہے" بی جان نے افسوس زدہ لہجے میں کہا تو صلہ اپنے آنسو صاف کرکے نیچے کی طرف لپک گئی تاکہ جلدی سے باران کی پسندیدہ کھیر تیار کروا سکے۔

@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہزار گز کی زمین پر پوری شان و شوکت سے کھڑی یہ عمارت خان حویلی تھی۔ لوہے کے چوڑے سے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی سنگ مرمر سے بنا صاف ستھرا طویل ڈرائیو وے تھا جس کے ایک طرف باران کی سیاہ چمکتی ہوئی کرولا کھڑی ہوئی تھی۔ دوسری جانب کشادہ ہرا ابھرا لان تھا جس میں مالی محنت کر کے اسے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی بڑا سا ہال کمرہ تھا جس میں بڑے بڑے شاہی صوفے اور دیگر قیمتی میزیں رکھی ہوئی تھیں، دیواروں پر مہنگی پینٹنگز اور کئی سجاوٹی چیزیں تھیں۔ سنگ مرمر کے فرش پر سرخ رنگ کا دبیز قالین بچھایا ہوا تھا، دیواروں پر دبیز پردے لٹکے اپنے قیمتی ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ حویلی میں اس وقت معمول سے ہٹ کر کافی سناٹا تھا کیونکہ حویلی کی رونق حیدر جرمنی جا چکا تھا اور حویلی کی نک چڑی نخرے باز اکلوتی بیٹی بھی یہاں موجود نہیں تھی، باران اس وقت اپنے باپ اور چچا کے ساتھ زمینوں کی طرف گیا تھا جب کہ دونوں بہوئیں سبین اور عالیہ اپنے حسن کو نکھارنے بیوٹی سیلون گئی ہوئی تھیں، ٹیرس پر صلہ پرندوں کو دانہ پانی ڈالنے گئی ہوئی تھی جب کہ بی جان اس وقت کمرے میں موجود اپنی سب سے پرانی اور وفادار ملازمہ سے سر کی مالش کرا رہی تھیں۔ فرحین ان کی سب سے پرانی ملازمہ تھی چونکہ وہ گھر کے افراد جیسی ہی تھی اس لئے صرف بی جان کی خدمت کے لئے مخصوص تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بی جان آپ کو پتا ہے رحیم خان صاحب نے مومنہ بی بی کو ایکدم سے جرمنی کیوں بھیج دیا" بلآخر کافی دیر بعد ہمت کر کے فرحین اصل مدعے پر آئی تھی، اس کے لہجہ میں خوف سا تھا جو بی جان سے پوشیدہ نہ رہا۔

"میں سمجھی نہیں تم کیا کہنا چاہ رہی ہو فرحین" بی جان نے شش و پنج میں مبتلا ہوتے استفسار کیا تو فرحین نے پہلے دروازے کی طرف دیکھا، دروازہ لاکڈ تھا پھر اس نے کچھ بولنے کے لئے لب وا کئے۔

"بی جان دراصل میری بہن بلوچوں کی حویلی جاتی ہے کام کرنے، اس سے ہی مجھے یہ بات پتا چلی ہے، وہ جو سالوں سے رحیم خان کی بلوچوں سے لڑائی چل رہی تھی نہ جو رحیم خان نے ان کے ایک لڑکے کو مار دیا تھا، ان لوگوں نے اس لڑکے کے بدلے رحیم خان کے سامنے دو باتیں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، ایک تو یہ کہ رحیم خان اپنی ساری زمینیں بلوچوں کے حوالے کر دیں یا تو خون بہا میں خان حویلی کی کوئی لڑکی انہیں سونپ دے، مجھے لگتا ہے رحیم خان کو اس بات کی بھنک پڑ گئی تھی تب ہی انہوں نے مومنہ کو اچانک سے جرمنی بھیج دیا اور یہ زمینیں خانزادوں کی خاندانی زمینیں ہیں اپنی زمینیں وہ ہر گز بلوچ قبیلے کے حوالے نہیں کریں گے بی جان آخر میں بچی صلہ، مجھے لگ رہا ہے رحیم خان صلہ کو ونی کرنے کا سوچ رہے ہیں" فرحین نے ڈرتے سہمتے اپنے سارے خدشے بی جان کے سامنے رکھ دیئے تھے، بی جان پہلے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تو غور سے اس کی بات سنتی رہیں پھر جب بات صلہ پر آگئی تو بی جان کے صدمے کی انتہا نہیں رہی، وہ جو فرحین سے سر میں مالش کرا رہی تھیں اب گھبرا کے بیڈ سے اٹھ گئیں۔

"یہ تم کیا بول رہی ہو فرحین، ایسا کیسے ہو سکتا ہے، صلہ کو بلوچ قبیلے والوں کے حوالے؟ تم جانتی ہو نہ فرحین آگر صلہ غلطی سے بھی ان کے ہاتھ لگ گئی تو کیا ہو گا، انہیں پتا چل جائے گا صلہ کون ہے؟ وہ صلہ کو جان سے مار دیں گے اور پھر اصلیت کھلنے کے بعد اس حویلی کے لوگ بھی اس کی جان نہیں بخشیں گے، صلہ کی اصلیت سے صرف تم اور میں ہی واقف ہیں، آگر اس کی اصلیت دنیا کہ سامنے آگئی تو اس کا جینا مشکل ہو جائے گا"

بی جان دل پر ہاتھ رکھتی خوف کے مارے گھٹی گھٹی آواز میں کہہ رہی تھی، نا جانے کتنے سالوں بعد آج ان کی زبان پر یہ ذکر آیا تھا۔

"بی بی جان اب ہم کیا کریں گے، رحیم خان نے مومنہ کو باہر اس لئے بھیج دیا تا کہ وہ اپنا بدلہ اتارنے کے لئے صلہ کو ان کے حوالے کر دیں وہ بھی تو اس حویلی میں پلی بڑھی ہے اور آپ تو جانتی ہیں ونی میں گئی لڑکی کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے، اس بیچاری نے یہاں اتنے دکھ جھیلے ہیں وہاں تو اس کو جان سے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ دھونا پڑے گا"فرحین کی حالت بھی بی جان سے مختلف نہ تھی اس کا دل بھی صلہ کے لئے بہت خوفزدہ تھا۔

"میں صلہ کو ان کے حوالے نہیں کروں گی، میں اس سے پہلے ہی صلہ کا نکاح کر دوں گی"بی جان دل میں کچھ سوچتی وہاں سے ہٹ کر کھڑکی پر جا کھڑی ہوئی تھیں۔

"بی جان کس سے کریں گی آپ صلہ کا نکاح؟حیدر خان تو جرمنی جا چکا ہے آپ اور میں جانتے ہیں کہ حیدر بابا صلہ کو پسند کرتے ہیں،اس کے علاوہ ہم اتنی جلدی صلہ کے لئے لڑکا کہاں سے ڈھونڈے گے جلد ہی بلوچ قبیلے سے کوئی پیغام آجائے گا"فرحین نے ایک اور مسئلہ بی جان کے سامنے رکھا۔

"حیدر نہیں ہے تو کیا ہوا باران تو حویلی میں ہی ہے نہ،وہ کرے گا صلہ سے نکاح"بی جان نے پختہ لہجے میں کہتے گویا اپنا ارادہ بتایا تھا جب کہ ان کی بات سن کر فرحین حیرت سے آنکھیں پھیلائے بنا نہ رہ سکی۔

"بی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟آپ جانتی تو ہیں باران بابا کتنا چڑتے ہیں صلہ سے،وہ تو اس کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے،آپ صلہ کو ان کے نکاح میں دے دیں گی اور پھر ان کی عمروں میں بھی کتنا فرق ہے۔ان کی عمر سے آدھی عمر ہے ہماری صلہ کی"



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فرحین کو بی جان کا یہ فیصلہ بالکل سمجھ نہیں آیا تھا اس لئے کشمکش کا شکار ہو کے بی جان کے پاس کھڑی ہو گئی

"میں سب جانتی ہوں فرحین لیکن میں صلہ کو ایک منٹ کے لئے بھی بلوچوں کے قبیلے نہیں بھیج سکتی اس لئے مجھے باران سے ہی صلہ کا نکاح کرنا ہو گا جب وہ باران کی منکوحہ بن جائے گی تو اسے ونی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا" بی جان نے فرحین کو سمجھاتے اپنے ارادوں کو مضبوط کیا تھا۔

"بی جان آپ کو کیا لگتا ہے؟ خان بابا مان جائے گے اور صلہ وہ اس نکاح کے لئے تیار ہو جائے گی؟

فرحین کا دل ابھی بھی یہ ساری باتیں ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"صلہ کو ماننا پڑے گا اس کو نہیں پتا اس کی کتنی بڑی سچائی اس دنیا سے چھپی ہوئی ہے اپنی جان بچانے کے لئے اسے باران سے نکاح کرنا ہو گا اور باران اسے منانا میں جانتی ہوں، فرحین تم جا کے صلہ کو میرے کمرے میں بلا کے لاؤ تب تک میں باران سے بات کر کے آتی ہوں لیکن یاد رکھنا ان دونوں کے نکاح سے پہلے کسی کو یہ بات پتا نہ چلے۔ بی جان نے انہیں تاکید کی تو وہ اثبات میں سر ہلا کے کمرے سے نکل گئیں ان کے جاتے ہی بی جان نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی چادر اوڑھی اور باران کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سر پر خاندانی چادر اوڑھے کمر پکڑ کے بی جان دھیرے دھیرے چلتی باران خان کے کمرے میں آئیں تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھا، موجود تو تب ہوتا نہ جب وہ گھر میں ہوتا، وہ اپنے باپ اور چچا کے ساتھ زمینوں پر گیا ہوا تھا۔بی جان کو پریشانی نے آگھیرا، ناجانے باران زمینوں پر سے واپس کب آتا پھر آج رات میں اسے واپس کراچی چلے جانا تھا۔بی جان کچھ سوچ کر اس کے کمرے سے باہر نکل کے آئی تو دیکھا پھولوں کی طرح کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ چہکتی ہوئی صلہ ان کی جانب آرہی تھی، اس کے خوبصورت لال ٹماٹر جیسے چہرے کو دیکھ بی جان کو دکھ تو ہوا، جانتی تھیں تھوڑی دیر بعد وہ باران جیسے انسان کی قید میں جانے والی تھی جس کا نام سن کر بھی وہ بری طرح ڈر جاتی تھی لیکن باران کی قید میں اس کی جان کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچنا تھا، بی جان کو پتا تھا باران صلہ سے جتنا چڑتا ہے اس کے قریب کبھی نہیں جائے گا اور پھر صلہ کی حقیقت بھی کھل نہیں پائے گی۔

"کیا ہوا بی جان آپ نے مجھے بلایا؟" صلہ بی جان کے قریب آئی تو ان کے پھیکے پڑے چہرے کو دیکھ کر تجسس سے پوچھنے لگی۔

"ہاں میرے کمرے میں آؤ صلہ" بی جان نے تھوڑا سخت لہجہ رکھتے اسے مخاطب کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں، صلہ کے سامنے سخت لہجہ رکھنا ان کی مجبوری تھی کیونکہ صلہ ان کی نرمی دیکھ اس نکاح



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے انکار کر سکتی تھی، اتنا تو بی جان جانتی تھیں کہ باران سے نکاح کی خبر سن کر صلہ نے شور ضرور مچانا تھا۔

@@@@@

"بی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ میرا نکاح وہ بھی بڑے خان سے۔۔۔۔؟؟بی جان میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی، بڑے خان میرے لئے بڑے بھائیوں جیسے ہیں میں ایسا نہیں کر سکتی۔آپ کو کیا ہو گیا بی جان آپ جس سے مجھے بچاتی پھرتی ہیں آپ کیسے مجھے اس کے حوالے کر سکتی ہیں؟آپ خود کہتی ہیں نہ میرا بیاہ اتنی جلدی نہیں کریں گی تو پھر اچانک سے آپ کو کیا ہو گیا بی جان۔۔۔۔؟؟؟

وہ بی جان کے پیروں سے لپٹی منتیں کر رہی تھی جب کہ بیڈ پر بیٹھی بی جان کے چہرے پر کوئی نرمی نہیں تھی۔وہ اس کی بات نہیں مان سکتی تھیں ایسا کرنا ان کی بھی مجبوری تھی۔ایک کونے میں سر جھکائے فرحین بھی خاموشی سے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی کی فریاد سن رہی تھی۔بی جان نے جب سے اسے باران سے نکاح کے متعلق بتایا تھا تب سے ہی وہ مسلسل التجا کر رہی تھی۔

"ہم نے تم سے پوچھا نہیں ہے صلہ تمہیں حکم دیا ہے، تمہارا نکاح آج ہی باران کے ساتھ ہو گا، پوری زندگی ہم نے تمہاری ہر بات مانی ہے بلکہ تمہیں زندگی دینے والے بھی ہم ہیں آگر تم آج ہماری بات رد



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کر دو گی تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ تم احسان فراموش ہو" بی جان کی سخت آواز اس کی سماعتوں میں گھلی تو بی جان کے پیروں میں لپٹی وہ کرنٹ کھا کے پیچھے ہٹی۔ایکدم ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے ،بی جان نے آج اسے جتا دیا تھا کہ انہوں نے اس کو پال کر اس پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔وہ آسمانی رنگ کا قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی ،دکھ میں ہونے کی وجہ سے اس وقت اس کا دوپٹہ دور پڑا ہوا تھا،اس وقت اسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی بس یہ پتا تھا کہ بی جان اس کا نکاح بڑے خان سے کر رہی تھیں۔اس نے بے دردی سے اپنی انگلیاں گال پر رگڑ کر آنسو صاف کئے اور پھر جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے بی جان،میں آپ کے احسان کا بدلہ اتارنے کو تیار ہوں "اس کا لہجہ ایکدم ہی سرد ہو گیا تھا جب کہ بی جان کے لبوں کے کنارے دھیرے سے پھیل گئے۔

@@@@

وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنی نیلی شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا،پیشانی پر بکھرے نم بال دیکھ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ شاور لے کر آیا ہے۔گلابی عنابی ہونٹوں پر کوئی گیت تھا جو وہ زیر لب گنگنا رہا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد ہی اسے کراچی کے لئے نکلنا تھا اور کراچی جا کے وہ سب سے پہلے اپنی محبت سے ملتا جسے دیکھے ہوئے کافی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عرصہ ہو گیا تھا۔ ابھی وہ مزید کچھ سوچتا جب بی جان اس کے کمرے میں آئیں اور اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹ گیا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"بی جان آپ خیریت، مجھے بلا لیتیں؟"

بی جان کو دیکھ وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے پوچھنے لگا۔ بی جان خود چل کر کسی کے کمرے میں جائیں ایسا بہت کم ہوتا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باران مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے بیٹا"

بی جان سنجیدگی سے بولتی اس کے قریب آئیں تو وہ بھی سنجیدہ ہو گیا۔

"جی بی جان بولیں"

اس کی گہری کتھئی آنکھیں بی جان کے چہرے پر ٹک گئی تھیں نا جانے بی جان کو ایسی کیا بات کرنی تھی۔

"باران میں نے آج تک تم پر حکم نہیں چلایا لیکن آج میں تم سے کچھ مانگنے آئی ہوں، میں امید کرتی ہوں کہ تم مجھے اداس نہیں کرو گے"

بی جان نے اپنے جھریوں والے ہاتھ اس کے آگے جوڑ دیئے تھے، وہ سرعت سے ان کی طرف لپکا اور جوڑے ہوئے ہاتھ تھام لئے۔

"بی جان خدا کے لئے آپ ہاتھ تو نہ جوڑیں، آپ بڑی ہیں ہماری، اس حویلی پر آپ کا حکم چلتا ہے، کوئی آپ کی بات نہیں ٹال سکتا تو پھر آج آپ یوں ہاتھ کیوں جوڑ رہی ہیں"

باران کا تجسس اب مزید بڑھ گیا تھا اس کی سوالیہ نظریں بی جان کے چہرے پر اٹکی ہوئی تھیں۔

"باران تم صلہ سے نکاح کر لو بیٹا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان کے منہ سے نکلتا جملہ سن کر وہ کرنٹ کھا کے بی جان سے دور ہٹا،اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آرہا تھا یہ بی جان کیا بول رہی تھیں۔۔۔؟؟اور بی جان ایسا کیسے بول سکتی تھیں۔۔۔؟؟

"بی جان آپ ہوش میں تو ہیں کیا بول رہی ہیں"

باران کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس وقت دکھ کا اظہار کرے یا غصے کا مظاہرہ۔ جس لڑکی کا نام سننا وہ گوارا نہیں کرتا تھا،بی جان اس سے نکاح کرنے کا بول رہی تھیں۔

"ہم میں بالکل ہوش میں ہوں باران،میرے پاس وقت نہیں، تمہیں صلہ سے ابھی نکاح کرنا پڑے گا ،آگر تم نے ایسا نہیں کیا تو بی جان مر گئیں تمہارے لئے"

بی جان نے کڑک آواز سے کہا تو باران ان کی شکل دیکھتا رہ گیا۔

"بی جان آپ کو کیا ہو گیا ہے،آپ ایسی لڑکی سے مجھے نکاح کرنے کا بول رہی ہیں جس کی کوئی شناخت نہیں ہے، جس کا خاندان کیا تھا ہمیں یہ بھی نہیں پتا،آپ کیسے ایک گمنام لڑکی کا نکاح مجھ سے یعنی باران خانزادہ سے کر سکتی ہیں؟"

باران کو ایکدم ہی سخت کوفت نے آ گھیرا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ جو بھی اس کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں آگر تم نے ہماری بات نہیں مانی تو ہم پنکھے سے لٹک جائیں گے اور یہ بات تم جانتے ہو باران ہم اپنی بات کے کتنے پکے ہیں"

بی جان کے لہجے کی پختگی باران سے پوشیدہ نہیں تھی، مجبور تھا بی جان سے سخت کلامی نہیں کر سکتا تھا اس لئے جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔

"آپ مجھ سے بات کرنے آئی ہیں بی جان حویلی میں سے کوئی بھی نہیں مانے گا یہ بات" اگلے پل باران نے پھر کچھ سوچ کر بی جان کو ان کے ارادوں سے باز رکھنا چاہا۔

"تمہیں صلہ سے نکاح گھر والوں سے چھپ کر کرنا ہو گا باران، تم بس صلہ سے نکاح کر لو اس کا کوئی حق ادا نہ کرنا، یہاں تک کہ پلٹ کر بھی اسے نہیں دیکھنا، تم اپنا کہیں اور گھر بھی بسا لو گے تو وہ اعتراض نہیں کرے گی بس بیٹا اس اپنے نکاح میں لو، میں تمہارے پیر پڑتی ہوں"

بی جان کی سختی ایکدم ہی نرمی میں بدل گئی تھی، وہ نم لہجے میں کہتی باران کے قدموں میں گرنے لگیں جب باران نے ان کے دونوں شانے تھام کر انہیں روکا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بی جان میں نکاح کے لئے تیار ہوں لیکن یاد رکھئے گا آپ، وہ لڑکی اب پل پل میری قید میں تڑپے گی اور اس کے لئے آپ مجھ سے کوئی شکوہ بھی نہیں کر سکتیں" اس نے تنفر سے گردن اکڑا کے صلہ کے بارے میں سوچا اور پھر اس کا مستقبل سوچ کر طنزیہ مسکرا دیا۔

@@@@

بی جان نے حویلی کے مکینوں سے چھپ کر باران اور صلہ کا نکاح کرا دیا تھا لیکن ابھی تک کسی کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ باران نے نکاح کے بعد صلہ کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کی تھی جب کہ کمرے میں بیٹھی صلہ اپنے نصیب پر رو رو کر تھک گئی تھی۔ باران کو آج شام کراچی چلے جانا تھا لیکن بی جان کے اصرار کے بعد وہ ایک دن یہاں اور ٹھہر گیا۔ آج تو اس نے بی جان کی بات مان لی تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب حیدر آباد واپس نہیں آئے گا۔

@@@@@

بڑے سے ہوادار کمرے میں اس وقت ہو کا عالم تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا، کمرے میں اس وقت دو افراد موجود تھے لیکن دونوں ہی بالکل خاموش اپنے دماغ لڑانے میں مصروف تھے۔ کچھ وقت سرکنے کے بعد کمرے میں پھیلی خاموشی میں ایک نسوانی آواز سے خلل پڑا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم بے فکر ہو جائو جلد ہی میں اس کو زیر کر دوں گی،اس کی دولت عزت ہر چیز میری بن جائے گی ،خان حویلی پر بھی صرف میرا راج ہو گا۔

اس نسوانی آواز میں اتنی پختگی تھی کہ کمرے کا پر سکون ماحول چیرتی چلی گئی۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، تمہیں جو کرنا ہو گا جلدی کرنا ہو گا، باران خانزادہ مجھے برباد چاہیئے ،میری آنکھیں اس کا زوال دیکھنے کے لئے تڑپ رہی تھیں۔ کمرے میں ایک دوسری مردانہ آواز گونجی۔

"میں اس کی زندگی سے سکون بالکل اس طرح چھینوں گی جیسے اس کے باپ نے میرے باپ کی زندگی سے چھینا تھا، بلکہ اس کی ہی نہیں اس کے پورے خاندان کا سکون چھین لوں گی۔ جس طرح ان لوگوں نے میرے ماں باپ کو ختم کیا تھا ٹھیک اسی طرح اس حویلی کے لوگ بھی ختم ہوں گے۔اس نسوانی آواز میں اب غصہ شامل تھا۔جب کہ اس کی آنکھیں حویلی والوں کا چین سکون غارت ہوتا دیکھنے کے لئے بے تاب تھیں۔

@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہال کمرے میں اس وقت پر سکون ماحول تھا۔ صوفے پر بیٹھے نفوس کسی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے ،ایک صوفے پر ہاشم خان اور ان کی بیوی سبین براجمان تھیں تو دوسرے صوفے پر رحیم خان اور ان کی بیوی عالیہ کروفر سے بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ چاروں بی جان کا جس شدت سے انتظار کر رہے تھے اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں کوئی بہت ضروری بات کرنی ہے۔ اگلے پل بی جان اپنے گرد چادر لپیٹ کر ہال کمرے میں داخل ہوئیں تو سب ہوشیار ہو کے بیٹھ گئے۔ بی جان ہال کمرے میں آ کے اپنی شاہی نشست پر بیٹھ گئی تھیں۔

"کہو کیوں بلایا ہے مجھے ؟"

بی جان نے رحیم کی جانب اشارہ کر کے کہا جس نے تھوڑی دیر قبل بی جان کو فوراً ہال کمرے میں آنے کا کہا تھا۔

"بی جان، آپ جانتی ہیں بلوچ قبیلے سے ہماری کتنے برسوں سے لڑائی چل رہی ہے، پہلے تو وہ خون کے بدلے میرا خون مانگنے پر بضد تھے لیکن اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ خان حویلی کی بیٹی خون بہا میں انہیں ونی کر دی جائے، میری مومنہ تو جرمنی گئی ہے اس لئے ہمیں صلہ کو ونی کر دینا چاہیئے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رحیم خان نے شاطرپن دکھاتے درمیان میں سے زمین والی بات کاٹ دی تھی تاکہ بی جان صلہ کو ونی کرنے سے منع نہ کردیں۔رحیم کی بات سن کر بی جان نے سرد نظروں سے رحیم کو دیکھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا رحیم"

بی جان کا لہجہ ایکدم سرد تھا۔۔۔۔برف سے بھی زیادہ سرد۔

"کیوں نہیں ہو سکتا بی جان؟ہم نے کتنی محنت و محبت سے صلہ کو پالا ہے آگر آج وہ میری جان بچالے گی تو کچھ غلط تو نہیں ہے"

بی جان کی بات سن کر رحیم خان فوراً اچھل پڑا تھا,رحیم خان کی بات سن کر بی جان نے ایک آئبرو اچکائے رحیم خان کو تاسف سے دیکھا۔

"تمھاری بات سے میں متفق ہوں،بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ تم لوگ نے صلہ کو کتنی محبت سے پالا ہے،خیر تم لوگوں کو بتادوں کسی کی منکوحہ کو ونی نہیں کیا جا سکتا اس لئے صلہ ونی نہیں ہو سکتی"بی جان کے لہجے میں ڈھیر سارا طنز چھپا تھا۔

"کیا مطلب کس کی منکوحہ ہے صلہ؟یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بی جان؟

بی جان کی بات سن کر وہاں بیٹھے تمام نفوس جھٹکا کھا کے اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا مطلب کس کی منکوحہ ہے صلہ؟ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بی جان؟"

بی جان کی بات سن کر وہاں بیٹھے تمام نفوس جھٹکا کھا کے اپنی جگہ سے اٹھ گئے جب کہ بی جان کے چہرے پر حد درجے کا اطمینان تھا۔آنکھوں میں جلتے دیئے ان کا سکون ظاہر کر رہے تھے۔

"باران کی منکوحہ ہے صلہ"

یہ جملہ تھا یا قیامت جو سب لوگوں کے سر پر ٹوٹ پڑی تھی،وہاں موجود سب لوگوں کو لگا کہ حویلی کی چھت ان کے سر پر آ گری ہو۔

"بی جان مانا کہ آپ بڑی ہیں،آپ کو سارے اختیارات حاصل ہیں لیکن اس کا ہر گز مطلب یہ نہیں کہ آپ کا جو دل چاہے گا آپ بولیں گی"

باران کی ماں سبین بپھری شیرنی کی طرح کھڑی ہو کے بدلحاظی سے بولی تو بی جان نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"مجھ پر یقین نہیں ہے تو تم لوگ خود باران سے پوچھ لو،بیوی ہے صلہ اس کی،لو آگیا باران پوچھو"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان اپنی جگہ پر بیٹھ کر بڑے آرام سے بول رہی تھیں جب اچانک سے باران خان ہال کمرے میں نمودار ہوا اور یہاں چلتی میٹنگ دیکھ کر حیران رہ گیا۔اس نے بی جان کی بات نہیں سنی تھی اس لئے حیرت سے گھر والوں کے سپاٹ چہرے دیکھنے لگا۔

"باران بی جان کو دیکھو کیا بول رہی ہیں؟؟ کہہ رہی ہیں کہ صلہ تمہاری بیوی ہے بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں کبھی یقین نہیں کرتی میرا بیٹا تو اس لڑکی سے سخت نفرت کرتا ہے"

سبین ہر گز یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھیں اس لئے بڑے اعتماد سے بی جان کو مخاطب کرنے لگیں۔

"ماں بی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں"

اپنی ماں کا مان ٹوٹتا دیکھ کر باران کا چہرہ شرمندگی سے جھک گیا جب کہ باران کی بات سن کر وہاں کھڑے لوگوں کو دو سو چالیس والٹ کا خطرناک جھٹکا چھو کر گزرا جب کہ سبین تو صدمے کے مارے اپنی جگہ پر ساکت و جامد رہ گئیں۔

"باران تم مذاق کر رہے ہو نہ؟؟ کہو باران یہ سب جھوٹ ہے؟ ایسا نہیں ہو سکتا، میرا بیٹا اس کم ذات لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین بیگم باران کے پاس گئیں اور اس کا چہرہ زور زور سے تھپتھپا کے ہذیانی کیفیت میں دریافت کرنے لگیں جب باران نے جبڑے بھینچ کر سختی نے ان کو شانوں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔

"پلیز ماں اتنا شور شرابہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں نے اس لڑکی سے نکاح ضرور کیا ہے لیکن اس کو کسی قسم کا کوئی حق نہیں دیا، اس گھر میں اس کی جو اوقات تھی وہی رہے گی۔ کبھی بھی وہ اس حویلی پر یا باران خان پر راج نہیں کر سکتی"

باران نے ان کے شانوں پر دونوں ہاتھ جما کے انہیں دلاسہ دیا تو وہ روتی ہوئیں اس کے سینے سے لگ گئی، جھٹکا بہت گہرا لگا تھا انہیں اس خبر سے کیونکہ باران کی شادی کے متعلق انہوں نے کئیں خواب سجائے ہوئے تھے اور پھر صلہ جس سے وہ بالکل نفرت کرتی تھیں اس سے نکاح کیسے برداشت کر پاتیں۔

"ماں پلیز خاموش ہو جائیں، صرف نکاح ہی ہوا ہے اور کچھ نہیں، آپ ٹینشن مت لیں آپ کی بہو ہمارے اسٹیٹس کے مطابق ہی آئے گی" اس نے اپنی ماں کا ماتھا چوما اور پھر تاسف بھری نظروں سے بی جان کو دیکھا جو اس کی بات سن کر بڑی مشکل سے خود پر ضبط کر رہی تھیں۔

"مجھے کراچی کے لئے نکلنا ہو گا ماں، میں ریڈی ہو جاتا ہوں"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے ماحول میں پھیلی گرما گرمی ختم کرنے کے لئے سب کا رخ اپنے جانے کی طرف کرایا تو سب نارمل ہو کے اس کے لئے مختلف کاموں میں لگ گئے لیکن بی جان جانتی تھیں سب کے اندر لاوا ابل رہا تھا جو ابھی صلہ پر ہی پھٹتا۔

@@@@

وہ آنکھوں پر سیاہ گلاسس چڑھائے اپنا بیگ اٹھاتا کمرے سے نکلا تو کسی خیال کے تحت اس کے باہر کی طرف بڑھتے قدم رکے اور پھر وہ سیڑھیوں کی طرف جانے کے بجائے منزل کے آخری کمرے کی طرف بڑھا۔ آنکھوں میں طنز و تنفر کے شعلے جلائے وہ تیزی سے اس کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے کمرے کے پاس جا کے اس نے گلاسس اتار کر شرٹ میں لگائے اور پھر بیگ وہی رکھ کر سخت تنے ہوئے مغرور نقوش لئے کمرے میں داخل ہوا، کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اپنا آنکھوں پر رکھا ہاتھ ہٹایا تو سامنے کھڑے مرد کو دیکھ جان ہوا ہونے لگی۔ نا جانے کب سے وہ بیڈ پر بالکل سیدھی، آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی۔ باران کو دیکھ وہ اپنے حواسوں میں واپس آتی اٹھ کر بیٹھی تو احساس ہوا دوپٹہ اس کے پاس نہیں تھا، اس نے گھبرا کے بیڈ کے کنارے سے دوپٹہ اٹھایا اور پھر ڈر کے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کھڑی ہو گئی۔اس کے اٹھتے ہی باران دھیرے دھیرے قدم بڑھاتااس کی طرف آنے لگاتو صلہ کے گلے میں خوف کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

باران خان نے بری طرح سے جبڑے بھینچے ہوئے تھے جسے دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنا غصہ اور نفرت ضبط کیا ہوا تھا۔

صلہ کے ماتھے پر خوف سے پسینے کی ننھی بوندیں نمودار ہونے لگیں۔

الفاظ تھے کہ زبان سے روٹھ گئے تھے۔وہ چاہ کہ بھی منہ سے کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم نے مجھ سے نکاح کر لیا تو اس حویلی پر آرام سے راج کر لو گی؟بی جان تمہاری باتوں میں آسکتی ہیں لیکن باران خان کبھی بھی ایسی غلطی نہیں کر سکتا،ابھی تو میں جا رہا ہوں لیکن دعا کرنا کہ باران واپس حیدر آباد نہ آئے کیونکہ پھر تمہاری زندگی میں صرف و صرف اذیت ہو گی،پل پل تمہیں میری نفرت سہنی ہو گی،میرا قہر برداشت کرنا ہو گا"

اس نے اپنے ہاتھ سے صلہ کا منہ دبوچا اور پھر چبا چبا کے لفظ ادا کرتا نفرت سے اسے دیکھ کر تنبیہ کرتا باہر کی طرف لپکا،اسے پہلے اس لڑکی سے اتنی نفرت نہیں تھی لیکن جب سے وہ اس کے نکاح میں آئی تھی تب سے ہی وہ لڑکی اس کے حواسوں پر بری طرح سوار ہو گئی تھی،اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کو جان سے ہی مار دے، صلہ کو ڈرا دھمکا کہ وہ مغرور خانزادہ آنکھوں پر گلاسس اور لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ سجا کے کمرے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ اس کے جاتے ہی خوف سے تھر تھراتی صلہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔

@@@@

نیلگوں آسمان پر پھیلی آفتاب کی سنہری شعائیں اب دھیرے سے مدھم پڑ رہی تھیں, سفید بادل آسمان پر سیر کرتے دکھائی دیتے، مختلف پھولوں کی خوشبو نے بایرن ریاست کے دارالحکومت میونخ کی فضا کو معطر کر دیا تھا۔ جرمنی کے خوبصورت اور رنگین شہر میونخ کی وکٹالین مارکیٹ میں اس وقت ہلکی پھلکی چہل پہل تھی۔ چھوٹی بڑی دکانیں، ریستوران اور کیفیز پر کافی رونق تھی وہیں ایک کافی شاپ میں وہ پرسکون سا بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔ بلیک جینز اور ڈارک گرین سوئٹر پہنا وہ لمبا لیکن پتلا دبلا لڑکا تھا۔ اس کے سامنے میز پر کافی کا مگ اور ایک کتاب بھی رکھی ہوئی تھی لیکن وہ کسی اور ہی خیال میں گم تھا۔ شاید اس کے جسے وہ پاکستان میں چھوڑ آیا تھا۔ اس نے ٹیکنکل یونیورسٹی اوف میونخ میں ایڈمیشن لیا تھا، وہ انجینئرنگ کا اسٹوڈنٹ تھا۔ خاندانی بزنس سے کوئی دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے انجینئر بننا مناسب سمجھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہیلو کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں"

اس کی سوچوں کی طنابیں نسوانی آواز سے ٹوٹیں تو اس نے دھیرے سے سر اچکا کے سامنے دیکھا، گلاب جیسے چہرے پر گلابی رنگ کا ترکش طرز کا اسکارف لئے گرے رنگ کا کوٹ اور بلیک جینز پہنے وہ دراز قد لڑکی پوری توجہ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"یس افکورس"

اس کا موڈ قطعاً ٹھیک نہیں تھا لیکن وہ کسی سے اخلاق خراب نہیں کرتا تھا لہذا اس نے گڑیا جیسی اس لڑکی کو بیٹھنے کی اجازت دی تو وہ مسکرا کے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ حیدر نے دوبارہ گردن اچکا کے اسے نہیں دیکھا بس پھر سے کپ ہونٹوں سے لگایا اور کتاب کھول لی۔

"آپ ٹم کے اسٹوڈنٹ ہیں نہ؟"

اس لڑکے کی کوئی توجہ نہ پا کے اس لڑکی نے خود ہی بات کرنے میں پہل کی، حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں بھی وہی ہوتی ہوں، آپ کون سے ملک سے آئے ہیں میرے خیال سے آپ پاکستانی ہیں"

اس لڑکی نے خود ہی باتوں کا سلسلہ جاری رکھنے کی کوشش کی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ کا خیال تو درست ہے لیکن آپ کو کیسے پتا"

اس کی بات سن کر حیدر تجسس سے پوچھنے لگا کہ اس نے اتنا پرفیکٹ تکا کیسے لگا لیا تھا حالانکہ یہاں پر ہر ملک کے اسٹوڈنٹس دکھائی دیتے۔

"آکثر پاکستانی کافی یا چائے ٹھنڈی کر کے پیتے ہیں اور آپ کی کافی بھی کب سے ٹھنڈی ہو رہی تھی اس لئے "

وہ لڑکی بھولپن سے کہتی ہنس دی تھی، ارد گرد کے ماحول سے فراموش وہ پرجوشی سے حیدر کی جانب متوجہ تھی۔

"نائس لاجک "

حیدر نے اس کی ذہانت کی تعریف کی اور زیر لب مسکرا دیا لیکن ایکدم ہی اس کی نظریں بے ساختہ اس لڑکی کی جانب اٹھ گئیں، وہ حیران سا رہ گیا۔ سامنے بیٹھی لڑکی بھلے حجاب میں مقید تھی لیکن اس کے نین نقوش میں صلہ کی بہت شباہت آ رہی تھی۔ وہ بالکل صلہ جیسی تو نہیں تھی لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسا تھا جو بالکل صلہ کے چہرے جیسا تھا شاید معصومیت۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس لڑکی کی معصومیت بھی صلہ جیسی تھی، کوئی اور ہوتا تو کبھی نہیں مانتا کہ اس لڑکی میں صلہ جیسا کچھ ہے کیونکہ یہ روئی کی گڑیا جیسی سرخ و سفید تھی، اس کی جلد کو دیکھ کر احساس ہوتا کہ ہاتھ لگاؤ تو میلی ہو جائے گی جب کہ صلہ اتنی گوری نہیں بس صاف ستھری رنگت کی مالکن تھی لیکن حیدر وہ بچپن سے صلہ کے ساتھ رہا تھا اس لئے اسے یہ لڑکی صلہ سے مشابہت رکھتی ہوئی لگی۔

"آپ کہاں سے ہیں"

وہ گہری سوچ سے نکل کر بے ساختہ ہی پوچھ بیٹھا تھا۔

"جی میں بھی پاکستان سے ہوں، آپ کس شہر سے ہیں"

وہ بڑی معصومیت سے میز پر کہنی ٹکائے اس پر چہرہ جمائے اس کو دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔

"حیدر آباد اور آپ؟"

حیدر نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور خود بھی اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"جی میں کراچی سے ہوں"

وہ بہت نرمی سے بتانے لگی، روشنی میں تو اس کا چہرہ یوں دمک رہا تھا جیسے وہ پری ہو، اس کا حلیہ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کسی بڑے گھر کی لڑکی ہے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وائو کراچی، ویسے میرے بھائی بھی اکثر کراچی میں ہوتے ہیں لیکن میں آج تک نہیں گیا، روشنیوں کے شہر کراچی کی بڑی تعریفیں سنی ہیں"

بھائی کا نام لیتے ہی حیدر کے لبوں کو ایک خوب مسکان نے چھوا تو یہ سادہ سا لڑکا اس گڑیا جیسی لڑکی کو ہنستا ہوا بہت پیارا لگا۔

"بالکل ہمارا شہر کراچی بہت خوبصورت ہے، کبھی آیئے گا سیر کرائیں گے آپ کو"

اس لڑکی نے کھلے دل سے اسے کراچی آنے کی دعوت دی تو ہنس کر رہ گیا۔ وکٹالین فوڈ اسٹریٹ پر اب رونق بڑھنے لگی تھی۔ کافی شاپ میں بھی اب رش بڑھ رہا تھا جسے دیکھ حیدر کو ہوسٹل واپس جانے کا خیال آیا۔

"فلحال تو ہم میونخ میں ہیں اس لئے ابھی یہاں کی سیر کرنے کا سوچیں، چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی"

وہ شوخ لہجے میں کہتا اپنی کتاب اٹھا کے کرسی کھسکا کے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ نے اپنا نام تو بتایا نہیں؟"

اس کے اٹھنے پر وہ لڑکی یوں فکر مند ہوئی جیسے اس کی کتنی ضروری ٹرین چھوٹنے والی ہو۔

"حیدر خان"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حیدر نے کندھے اچکا کے مختصر سا جواب دیا تو حیدر کا نام سن کر وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

"میرا نام آیت ہے۔۔۔آیت جمال حسین"

اس گلاب کے پھول جیسی لڑکی نے بھی پیاری سی مسکراہٹ حیدر کی جانب اچھالے اپنا نام بتایا تو اس کا نام سن کر سر کو جنبش دیتا حیدر کافی شاپ کی حدود سے واک آئوٹ کر گیا۔

@@@@@

کمرے نما کچن میں رکھی کھانے کی گول میز پر وہ جلدی جلدی سامان ترتیب سے رکھ رہی تھی، پلیٹیں ، چمچ، گلاس ہر چیز سلیقے سے میز پر رکھی ہوئی تھی درمیان میں بڑی ترتیب سے سجا کے چائنس رائس کی ڈش رکھی گئی تھی ساتھ ہی چائنس طرز کا سلاد بھی سجا ہوا رکھا تھا،ایک ڈش میں کسٹرڈ تھا جب کہ دوسری ڈش میں شاہی ٹکڑے رکھے ہوئے تھے۔ مختلف پکوانوں کی خوشبو نے پورا اپارٹمنٹ مہکا دیا تھا۔

ٹیبل سجانے کے بعد وہ بیڈروم میں آئی اور پھر اپنے جوڑے میں لپٹے بال کیچر سے آزاد کر دیئے، کسی آبشار کی طرح بال اس کی کمر پر پھیل کر نیچے تک چلے گئے۔ وہ بے انتہا خوبصورت بالوں کی مالکن تھی۔ سیاہ چمکدار گھنے لمبے بال جو اس کی کمر سے بھی نیچے جاتے تھے۔ دیکھنے والے اس کے بالوں کو



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھتے رہ جاتے۔ آ گریوں کہا جاتا کہ باران خان بھی اس کے بالوں پر فدا ہوا تھا تو یہ بھی کچھ غلط نہیں تھا۔ میک اپ سے پاک چہرے پر اس نے بس ہونٹوں پر گلوز لگایا ہوا تھا۔ ڈارک بلیو کلر کی گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک اور جینز میں ملبوس وہ پچیس سال کی دراز قد لڑکی تھی۔ ڈور بیل کی آواز اپارٹمنٹ میں گونجی تو وہ شانوں پر دوپٹہ ڈال کر باہر کی طرف لپکی، اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے مردانہ وجاہت کے پیکر کو دیکھ ساری تھکن اڑن چھو ہو گئی۔ وہ سیدھا آفس سے آ رہا تھا اس لئے بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، مغرور اٹھی سرخ ناک اور تیکھے نین نقش جس پر لائٹ سی بئیرڈ اس پر خوب جچتی، وہ بالکل شہزادہ جیسا تھا آ گریوں بھی کہا جائے کہ شہزادہ ہی تھا تو کچھ غلط نہ ہوتا، وہ خان حویلی کا شہزادہ ہی تو تھا جس سے خان حویلی کی شان میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"شکر ہے جناب نے ایک ہفتے بعد دیدار تو کرایا" ہونٹوں پر امڈنے والی مسکراہٹ اس نے ضبط کی اور مصنوعی خفگی کا اظہار کرتی اپارٹمنٹ کے اندر آ گئی۔

"میڈم آپ کی وجہ سے ہی ایک ہفتے میں واپس آ گیا ورنہ ماں کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا مجھے واپس بھیجنے کا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بھی اس کے پیچھے اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا۔

"ہمم ہمم چلو جاؤ تم فریش ہو کے آؤ کھانا بالکل ریڈی ہے"

وہ محسوس کرنے لگی باران اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا اسے لگا تھکن کی وجہ سے کر رہا ہو گا اس لئے کچن کی طرف جانے لگی تا کہ باران بھی فریش ہو کے وہی آ جائے۔

"میڈم ہزار بار سمجھایا ہے تم نہیں آپ بولا کرو پورے پانچ سال بڑا ہوں میں تم سے، عزت کیا کرو میری جیسے باقی دنیا کرتی ہے"

باران اس کو ڈرانے کی غرض سے غصے سے بولا تو روشنی کا قہقہہ فضا میں بلند ہو کے رہ گیا۔

"مانتی ہوں پانچ سال بڑے ہو اور دنیا تمہارے سامنے ادب سے پیش آتی ہے لیکن میں ہر گز ایسا نہیں کر سکتی، مجھ سے نہیں ہوتی یہ آپ جناب، چلو اب جلدی کچن میں آ جاؤ"

روشنی کھلکھلا کے کچن کی طرف بڑھی تو اس کی بات سن کر باران فریش ہونے کی غرض سے اس کے بیڈروم میں چلا گیا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کچھ وقت سرکنے کے بعد باران فریش ہو کے کچن میں آیا تو کچن میں دوسری لڑکی کو بیٹھا دیکھ اس کا موڈ خراب ہو گیا۔یہ روشنی کی سہیلی تھی جو اس کے ساتھ یہاں اپارٹمنٹ میں رہتی تھی،دونوں مل جل کر اپارٹمنٹ کا کرایہ ادا کرتیں،دونوں ہی اچھی جاب کرتی تھی اس لئے کوئی مشکل پیش نہ آتی۔

روشنی کی دوست فنزا بھی جاب سے آگئی تھی اس لئے فورا کھانے کی میز پر بیٹھ گئی۔اتنے دنوں بعد تو باران خان روشنی سے مل رہا تھا پھر اسے فنزا کی مداخلت پسند نہیں آئی لیکن کیا کرتا روشنی کی اس دوست کو وہ زرا سی لفٹ نہیں کراتا تھا اس لئے خاموشی سے جا کے ٹیبل پر بیٹھ گیا اور غرور کی اعلی مثال بنا خاموشی سے کھانا نوش فرمانے لگا۔

@@@@

کھانا کھانے کے بعد روشنی اسے اپنے بیڈروم میں لے آئی،بیڈروم میں آکے باران نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر رکھ دیا،اب وہ سفید رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا۔روشنی محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگی ،باران آگے بڑھ کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ روشنی ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کے کھڑی ہو گئی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اتنی دور کھڑی ہو کے اتنے پیار سے مت دیکھو، ویسے آج یہاں ڈنر سے اچھا تھا ہم کہیں باہر جا کے ڈنر کر لیتے کم از کم تمہاری یہ دوست تو سر پر سوار نہیں ہوتی اور پھر اس کا پٹر پٹر بولنا مجھے سخت زہر لگ رہا تھا"

باران نے اپنی آستینیں کہنیوں تک چڑھائیں اور پھر بالوں میں ہاتھ مارا اپنا پف سیٹ کرتا بولا تو روشنی مسکراتی ہوئی اس کے برابر میں آ بیٹھی۔

"اکثر لڑکیاں زیادہ بولنا پسند کرتی ہیں یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے"

اس کے برابر میں بیٹھ کر روشنی نے ادا سے کہا تو باران خان اس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا لیکن پھر ذہن میں اچانک سے ایک خیال نے کوندا مارا تو وہ ہڑ بڑا کے روشنی سے نظریں چرا گیا تھا، اس صلہ یاد آ گئی تھی، اکثر اس نے صلہ کو بھی بہت بولتے ہوئے دیکھا تھا شاید اسی وجہ سے وہ اس سے چڑتا بھی تھا۔

"پتا ہے تم مجھے اس لئے ہی پسند ہو کیونکہ تم دوسری لڑکیوں کی طرح فضول نہیں بولتیں، تم بہت سمجھدار سلجھی ہوئی ایک پیاری لڑکی ہو بلکہ اس دنیا میں تم وہ پہلی لڑکی ہو جو باران خان کے دل پر لگی ہے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے اس کا نرم موم سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر دھیمے لہجے میں سرگوشی کی، اس کی بات سن روشنی کے گال سرخ ٹماٹر جیسے ہوگئے تھے، وہ بلش کر رہی تھی۔

"اچھا تم بیٹھو میں کافی بنا کے لاتی ہوں"

باران کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھا اس لئے وہ کافی نروس ہو رہی تھی جس کے باعث فوراً بہانہ سوچ کر ہاتھ چھڑاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھ سے دور جانے کے بہانے تمہیں کچھ زیادہ ہی آتے ہیں"

باران اس کا بہانہ سمجھ گیا تھا اس لئے مصنوعی خفگی کا اظہار کرنے لگا۔

"ایسی بات نہیں ہے باران, تم ہمیشہ غلط سمجھتے ہو، اتنے عرصے ہماری دوستی رہی اور پھر تم نے مجھ سے محبت کا اظہار کیا اس لئے دور بھاگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تمہارے ساتھ میں اپنی مرضی سے ہوں، محبت کرتی ہوں تم سے بھلا کیوں تم سے دور ہونا چاہوں گی اور جس محبت کرتے ہیں اس کی دوری انسان کو مار دیتی ہے"

وہ نرم لہجے میں اسے سمجھانے لگی تو اس کے منہ سے محبت کا اقرار سن کر باران کا موڈ بڑا خوشگوار ہوگیا۔ وہ بہت کم محبت کا اظہار کرتی تھی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چلو تم کافی بناؤ میں بھی کچن میں آجاتا ہوں"

باران خان کی بات سن کر روشنی کمرے سے نکل کر کچن کی جانب لپکی تو باران بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

@@@@

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ کر کافی انجوائے کر رہے تھے، دونوں ہی اپنی ٹف روٹین کے بعد بہت مشکل سے ایک دوسرے کے لئے وقت نکالتے۔ باران کی دوستی روشنی سے آفس کی میٹنگ میں ہی ہوئی تھی، وہ باران کے بزنس پارٹنر کی سیکرٹری تھی تب ہی دونوں کے درمیان اچھی بات چیت ہو گئی تھی، یہ دوستی کب محبت میں بدل گئی پتا ہی نہیں چلا ورنہ آج تک باران نے کسی لڑکی میں خاص انٹرسٹ نہیں لیا تھا۔

کافی کے سپ بھرتے دونوں ہی مختلف موضوع پر بات کر چکے تھے، کافی ختم ہونے کے بعد باران مگ ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا"

اس نے الوداعی کلمات بولے اور کچن سے باہر نکل گیا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باران"

روشنی کچن سے باہر ائی تو یاد آیا وہ اپنا کوٹ یہیں بھول کے جا رہا تھا۔اس لئے اس نے جھٹ سے باران کو آواز دی۔

"جی"

اس کے پکارنے پر وہ بڑی فرمانبرداری سے پلٹا اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تم اپنا کوٹ تو بھول گئے ہو،روکو میں لے کر آتی ہوں"

اکثر اس کی محبت پر روشنی کافی گھبرا جاتی تھی،اس نے دیکھا تھا باران کا غصہ،یہ بہت بڑی بات تھی کہ وہ اس سے محبت سے بات کرتا تھا۔روشنی بیڈروم میں گئی اور پھر اس کا کوٹ اٹھا کر لے آئی۔

"شکریہ"

باران نے اس کے ہاتھ سے کوٹ لیا اور پھر تیزی سے باہر کی طرف نکل گیا جب کہ اس کے جاتے ہی روشنی نے ایک گہرا سانس فضا میں خارج کیا۔

باران جا چکا تھا اس لئے اس نے دروازہ لاک کیا اور روم میں جانے کے لئے پلٹی لیکن سامنے فزا کو کھڑا دیکھ استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تمہارا باران بہت ہینڈ سم ہے لیکن ایک بات سمجھ نہیں آتی یہ مجھے زرا سی بھی لفٹ کیوں نہیں کراتا؟"

فزا منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی تو روشنی کو بے ساختہ ہنسی آگئی۔

"ایسی بات نہیں ہے بس وہ لڑکیوں میں اتنا انٹرسٹ نہیں لیتا"

وہ ٹالنے والے انداز میں کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تو فزا بھی بے تابی سے اس کے پیچھے لپکی۔

"لڑکیوں میں انٹرسٹ نہیں لیتا تو تم کیا لڑکا ہو جو وہ تم میں اتنی دلچسپی لیتا ہے"

فزا شرارت سے بول کر اس کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی، روشنی نے اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا اور پھر بیڈ کے دوسری طرف جا کے کرائون سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔

"میری بات کچھ اور ہے یار"

روشنی نے سادگی سے کہا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ اٹھا کے اپنی گود میں رکھ لیا۔

"ویسے تم کتنی خوش نصیب ہو نہ روشنی، اتنا ہینڈ سم، مغرور بزنس مین باران خان تمہارا دیوانہ ہے"

فزا بیڈ کے پیرہانے پر بیٹھ کر حسرت سے روشنی کو دیکھنے لگی، روشنی کی نظریں تو لیپ ٹاپ کی اسکرین پر تھیں لیکن سماعتوں میں فزا کی آواز گھلی تو اس کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ امڈ آئی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جس طرح خوش دکھنے والا ہر انسان خوش نہیں ہوتا اسی طرح خوش نصیب دکھنے والا ہر انسان خوش نصیب نہیں ہوتا، ہر انسان کے پیچھے بہت تلخیاں ہوتی ہیں"

اس کا لہجہ بھی بہت تلخ تھا۔ وہ اکثر بڑی تلخ ہو جاتی تھی، فنزا نے اس سے کئی بار پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ اس کے دل میں ایسا کیا ہے جو وہ اچانک سے اتنی تلخ ہو جاتی تھی لیکن وہ اپنا غم اپنے دل میں رکھنے کی عادی تھی اس لئے فنزا تک سے کوئی بات شئیر نہ کرتی۔

@@@@

وہ ملازموں کے ساتھ صبح کا ناشتہ تیار کروا کے ڈائننگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی جب اپنے کمرے سے نکل کر سب ڈائننگ ٹیبل پر آ کے بیٹھ گئے۔ سبین بیگم نے تو اس لڑکی کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ بی جان بھی آ کے اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھ گئی تھیں۔

صلہ کپوں میں چائے انڈیل کر سب کو پیش کر رہی تھی، اسے سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کی اجازت نہیں تھی اس لئے ملازموں کے ساتھ ہی ناشتہ کرتی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان کے کپ میں چائے ڈالنے کے بعد وہ سبین بیگم کے کپ میں چائے ڈالنے کے لئے ان کے پاس آ کے کھڑی ہوئی تو سبین بیگم نے کیتلی پر اپنی کہنی ماری جس سے کیتلی صلہ کے ہاتھ سے چھوٹی اور گرم چائے سبین بیگم کے اوپر گر گئی۔

"ہائے میں مر گئی، منحوس لڑکی کیا کرنے میں لگی ہوئی ہو"

سبین طلش سے پھٹتی فوراا ٹھیں اور ایک زوردار تھپڑ صلہ کے منہ پر رسید کیا۔ یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ صلہ کو کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ بی جان نے کھا جانے والی نظروں سے سبین کو دیکھا تھا۔

"ہائے مجھے جلا دیا، ہاشم میں جل گئی مجھے ہوسپٹل لے کر چلیں, اس لڑکی نے مجھے جلا دیا"

سبین بیگم نے روتے ہوئے دہائیاں دیں تو ہاشم فوراا ان کو پکڑ کر باہر کی طرف لپکے تاکہ انہیں ہوسپٹل لے جاسکیں۔

"تمہارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا؟ جو میری بہن کو مارنے پر تلی ہوئی ہے، پہلے ان کے بیٹے سے نکاح کر لیا اور اب ان کی جان لینا چاہتی ہو تاکہ کوئی تمہارے راستے میں نہ آئے"

سبین اور ہاشم کے جاتے ہی عالیہ تیز آواز میں چلائی، صلہ خود میں سمٹی آنکھوں میں آنسو لئے ساکت و جامد کھڑی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بس عالیہ اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا، شرم نہیں آتی تم لوگوں کو، بن ماں باپ کی بچی سے ایسا سلوک کرتے ہوئے"

بی جان فوراً کھڑے ہو کے اس کے حق میں بول پڑیں۔

"گستاخی معاف بی جان لیکن آپ نے ہی اس لڑکی کو سر پر چڑھایا ہوا ہے پتا نہیں کہاں سے اٹھا کے لے آئی تھیں آپ اسے، ایک پرائے خون سے آپ کو اتنی انسیت کیوں ہے مجھے تو یہی سمجھ نہیں آتا"

عالیہ بھی اپنی دل کی بھڑاس نکالنے میں مصروف تھی، بی جان نے اس کی باتوں کو نظر انداز کیا اور پھر صلہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

لمبے گھنیرے بالوں کو اس نے انگلیوں سے لپیٹ کر جوڑے میں مقید کیا اور پھر سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا، وہ اپنے بال بہت کم کھولتی تھی اسے اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں اس کے بالوں کو کسی کی نظر ہی نہ لگ جائے۔ وہ آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی، فزا تو کب کی جا چکی تھی بس وہ تھوڑی دیر میں آفس کے لئے نکلتی، ابھی اس نے لپ اسٹک اٹھا کے ہونٹوں پر لگائی تھی جب ڈور بیل بجنے کی آواز آئی، صبح کے نو بج رہے تھے اور اس وقت دروازے پر کون آ گیا تھا اسی کشمکش میں مبتلا اس نے جا کے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہال تم؟ آج اتنی صبح سویرے"

وہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو بالکل فریش تھا۔ کتھئی رنگ کی پلین شرٹ اور سیاہ جینز پہنے وہ ایک خوبرو نوجوان تھا۔

"تمہیں دیکھنے کا دل کر گیا اس لئے آگیا"

نہال اس کے پیچھے ہی اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا تھا، روشنی اسے اپنے کمرے کی طرف لے کر چلی گئی۔

"اب بتایئے جناب کام دھندا نہیں ہے کچھ جو صبح سویرے یہاں نظر آرہے ہیں"

کمرے میں آنے کے بعد وہ سینے پر ہاتھ باندھے ایک اداسی بولی، اس کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی جو باران خان کے سامنے ہونے پر مدھم پڑ جاتی تھی جب کہ نہال کو دیکھ یہ چمک مزید بڑھ جاتی۔

"میری زندگی ہو تم، دل کرتا ہے صبح اٹھوں تو تمہیں اپنے پاس دیکھوں لیکن یار مجبور ہوں تمہاری وجہ سے ہی تم سے دور ہوں"

نہال اس کے قریب آیا اور پھر محبت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ اس کی بات سن کر روشنی بھی تلخ سا مسکرا دی، وہ خود کونسا چاہتی تھی اس سے دور رہنا بس خود بھی مجبور تھی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"روشنی تم واپس گھر آجائو یار، ممی پاپا تمہیں بہت مس کرتے ہیں، جب سے تم یہاں آئی ہو وہاں ہمارے گھر میں سناٹا چھا گیا ہے"

نہال اب اس سے منتیں کرنے لگا۔

"نہال تم جانتے ہو نہ میں کس وجہ سے اس اپارٹمنٹ میں رہتی ہوں، مجھے بھی تم سب کی بہت یاد آتی ہے اور تم فکر نہیں کرو مجھے واپس اسی گھر میں تمہارے پاس تمہاری دلہن بن کے آنا ہے"

روشنی نے بھی اسے نرمی سے سمجھاتے اس کا حوصلہ بڑھانا چاہا، جانتی تھی وہ بہت اداس ہے اور اداس کیوں نہیں ہوتا بچپن سے اس کے ساتھ پلا بڑھا تھا، وہ دونوں ایک دوسرے کو بچپن سے پسند کرتے تھے، جوان ہوتے ہی یہ پسند محبت میں بدل گئی تھی لیکن پھر ایک دن ان دونوں کے درمیان ایک تیسرا آگیا جس کا نام تھا باران خان!!

روشنی کے ماں باپ اس کے بچپن میں ہی کسی دشمنی کی وجہ سے مار دیئے گئے تھے، وہ اپنے بابا کے دوست اظہر انکل کے رہتی تھی جن کا بس ایک ہی بیٹا تھا نہال۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اظہر انکل اور ان کی بیوی نے بہت محبت و شفقت سے روشنی کو پالا تھا لیکن اب باران خان کی وجہ سے اسے ان کا بھی گھر چھوڑنا پڑا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ باران خان کو نہال یا اس کی فیملی کے متعلق بھنک بھی پڑے۔

"روشنی میری جان, چھوڑ دو نہ ساری ضد، اپنا انتقام اللہ پر چھوڑ دو، وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے، تم میرے ساتھ گھر چلو ہم شادی کریں گے اور پھر خوشحال زندگی گزاریں گے "

نہال نے سامنے کھڑی روشنی کا ہاتھ پکڑا اور پھر التجا کرنے لگا۔ اس کی بات سن کر روشنی نے تڑپ کر اسے دیکھا، جتنی محبت نہال اس سے کرتا تھا وہ اس سے کئی زیادہ محبت نہال سے کرتی لیکن محبت کو پیروں کی جکڑیاں بنا کے وہ اپنا انتقام نہیں بھول سکتی تھی۔

"کیسے چھوڑ دوں نہال؟ تم نے کتنی آسانی سے بول دیا کہ چھوڑ دوں؟ ان لوگوں کو چھوڑ دوں جنہوں نے میرا بچپن یتیم کر دیا؟ میرے ماں باپ کو دردناک موت دی یا پھر میری وہ چھ ماہ کی بہن اس معصوم کا کیا قصور تھا جو وہ ان کی دشمنی کی نذر ہو گئی، میری آنکھوں میں میری ماں کا سسکتا چہرہ آتا ہے، جب ان دونوں کی دیتھ ہوئی تھی سات سال کی تھی میں، مجھے ہوش تھا ہر بات کا۔ میری گڑیا تک کو مار دیا تھا ان لوگوں نے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ماضی یاد کرتے ہوئے ایکدم ہی اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا، وہ بیڈ پر بیٹھ کر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی ،اس نے بہت ہی کم عمر میں اپنی فیملی کو کھو دیا تھا۔

"ایم سوری روشنی، آگر مجھے تمہارے دکھ کا احساس نہیں ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں باران خان کے پاس نہیں جانے دیتا کہنے کو یہ ایک اذیت ناک بات ہے اپنی محبت کو کسی اور کے پاس دیکھنا لیکن میں تمہارے لئے یہ بھی کر رہا ہوں بس میرا بھروسہ کبھی نہیں توڑنا، بدلے کی اس لڑائی میں تم مجھے بھول کر باران خان سے محبت نہ کر بیٹھنا میں جیتے جی مر جائوں گا یار"

نہال نے اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور پھر انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

"میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں نہال، تم میری محبت ہی نہیں میرا عشق ہو، تم تو میرا سہارا ہو، بچپن سے اب تک تم نے ہی تو مجھے سنبھالا ہے میں تمہارے ساتھ بیوفائی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی، باران خان صرف میرا دشمن ہے وہ میرا دوست بھی کبھی نہیں بن سکتا، میں نے وعدہ کیا ہے نہ تم سے، جس دن میں اپنے مجرموں کو ختم کر دوں گی اس دن ہم دونوں شادی کر لیں گے"

روشنی نے بھی سرخ آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں محبت سے دیکھا تو نہال پر سکون ہو گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے اپنی محبت اور تم پر پورا یقین ہے بس اس باران کے قریب مت جانا، میں برداشت نہیں کر پائوں گا"

نہال نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے اس سے التجا کی تھی، باران خان جیسے انسان کی دسترس میں روشنی کو وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اب تک کا پہلا انسان تھا جو اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ اس لئے دیکھ لیتا تھا کیونکہ اس کی محبت اپنا انتقام لینے چاہتی تھی، اپنے مجرموں کو سزا دینا چاہتی تھی۔

"میں باران خان سے شادی کے لئے تیار تو ہوں لیکن اس سے شادی نہیں کروں گی، بہت غرور ہے نہ اسے خود پر، اس کا یہ سارا غرور کرچی کرچی کردوں گی"

روشنی کے لہجے میں بڑی پختگی تھی اس کے ارادے بڑے مضبوط تھے، جانتی تھی جو وہ کر رہی تھی وہ بہت رسک والا کھیل تھا لیکن آگر وہ یہ کھیل نہیں کھیلتی تو ساری زندگی اسے چین نہیں ملتا۔

"تمہارے لئے چائے بنائوں؟"

رونے کی وجہ سے روشنی کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو گئی تھیں، نہال کو وہ بہت پیاری لگی، اس وقت وہ روتی ہوئی کوئی چھوٹی بچی ہی لگ رہی تھی، اس کا لہجہ نم تھا بہت ٹوٹا سا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں بابا میں بس آفس کے لئے نکل رہا ہوں، لیٹ ہو جاؤں گا اور مجھے لگتا ہے تم بھی آفس کے لئے ریڈی ہو تو آؤ میں تمہیں پک کر دوں"

نہال بولتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تب ہی ڈور بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یا میرے خدا کون آگیا؟" ڈور بیل کی آواز سن کر روشنی گھبرا سی گئی۔

"کیا ہو گیا اتنا کیوں ڈر رہی ہو جاؤ دروازہ کھولو"

نہال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھانے کی کوشش کی تو وہ اثبات میں سر ہلاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اس کا دل بس یہی دعا کر رہا تھا کہ دروازے پر باران خان نہ ہو، آگر باران یہاں نہال کو دیکھ لیتا تو اس کا سارا کھیل خراب ہو جاتا۔

اس نے ڈرتے ہوئے دروازہ کھولا لیکن اگلے ہی پل وہ پر سکون ہو گئی۔ دروازے پر چوکیدار کھڑا تھا جو مینٹینس کے پیسے لینے آیا تھا۔

کافی دیر تک جب روشنی کمرے میں نہیں آئی تو نہال خود ہی باہر آگیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی اندر کمرے میں پیسے لینے کے لئے جانے لگی جب نہال نے اسے روک دیا اور خود ہی اپنے والٹ سے پیسے نکال کر چوکیدار کو دے دیئے۔

"چوکیدار تھا اور تم اتنا کیوں گھبرا رہی تھیں؟"

نہال تجسس سے اس کا چہرہ دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔

"مجھے لگا باران ہے تب ہی"

روشنی نے ایک گہرا سانس لیا۔جب کہ اس کی بات سن کر نہال نے ضبط سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اس سے، جان سے مار دوں گا اسے آگر اس نے تمہاری طرف غلط آنکھ سے بھی دیکھا"

نہال کو کافی چڑ تھی باران نام کے اس انسان سے۔

"اچھا جی جناب نہیں ڈر رہی میں، اب چلیں"

اس کی خفگی دیکھ روشنی کو اس پر بڑا پیار آیا، اس نے ہاتھ بڑھا کے نہال کے بالوں کو خراب کیا اور پھر اپنا بیگ لینے کے لئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ بی جان کے کمرے میں نرم و گداز تھری سیٹر صوفے پر اداس سے بیٹھی تھی۔بی جان بھی سخت اشتعال میں تھیں اس لئے بیڈ پر خاموشی سے بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔حویلی والوں کا رویہ دن بہ دن صلہ کے ساتھ خراب ہوتا جارہا تھا۔بی جان نے صلہ کو ایک مصیبت سے تو بچالیا تھا لیکن کتنی ہی مصیبتیں اس کے گلے میں ڈال دی تھیں۔ تھوڑی سی چائے گرنے پر سبین نے حویلی میں ایک واویلا مچائے رکھا تھا اگر اس بارے میں باران خان کو خبر ہو جاتی تو وہ اسے چھوڑتا نہیں۔

"صلہ ادھر آؤ میرا بچہ"

تھوڑی دیر بعد بی جان نے تسبیح سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور پھر نرمی سے صوفے پر سمٹی بیٹھی صلہ کو مخاطب کیا۔ان کی بات سن صلہ سست روی سے اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔وہ بی جان کے پاس آئی تو بی جان نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"بی جان کیا میں ساری زندگی یونہی رہ جاؤں گی"

وہ من موہنی صورت والی بھولی سے لڑکی بڑے دکھ سے استفسار کرنے لگی۔بی جان کے علاوہ کوئی ایسا نہیں تھا اس کے پاس جس سے وہ اپنا حال دل بیان کر لیتی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں بیٹا اللہ سے اچھی امید رکھو، وہ سب ٹھیک کر دیتا ہے، وہ اپنے بندے کو کبھی بے آسرا نہیں چھوڑتا دیکھنا مجھے یقین ہے ایک دن باران کے دل میں تمہارے لئے محبت پیدا ہو جائے گی"

بی جان نے نرمی سے اس کے بال سہلاتے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

"بی جان مجھے بہت ڈر لگتا ہے بڑے خان سے۔۔۔میں ان کے ساتھ کیسے رہوں گی؟؟

صلہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے جو بی جان کے دامن کو بھگونے لگے۔

"صلہ بچہ تم پڑھائی شروع کرو، باران کتنا پڑھا لکھا ہے نہ اور تم صرف میٹرک پاس ہو، تمہیں خود کو اس کے معیار تک لے کر آنا ہے دیکھنا پھر وہ تمہارے ساتھ کیسا ہو جائے گا۔اچھے سے دل لگا کر پڑھائی کرو ،اپنا خیال رکھو، نکاح کے دو بول میں بڑی طاقت ہوتی ہے"

بی جان کی بات سن کر وہ سرعت سے اٹھ کر بیٹھی۔

"بی جان آگر پڑھنے لکھنے سے میری زندگی بہتر ہو سکتی ہے تو میں ضرور پڑھوں گی، آپ چلیں گی میرے ساتھ کل کالج میں داخلہ کرانے"

بی جان کی باتیں اس کی سمجھ میں آنے لگی تھیں اس لئے فوراً راضی ہو گئی۔

"ضرور میرا بچہ"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی بات سن کی بی جان نے فوراہامی بھرلی تھی،وہ صلہ کو کبھی بھی کسی بھی موڑ پر اکیلے نہیں چھوڑ سکتی تھیں۔

@@@@@

وہ ریوالونگ چیئر پر پشت ٹکائے بیٹھا جھول رہا تھا۔سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھلا رکھا تھا جس کی اسکرین روشن تھی۔لیپ ٹاپ کے بالکل برابر میں فائلز کا ڈھیر لگا تھا۔وہ اس آفس کا باس تھا لیکن پھر بھی زیادہ تر کام خود ہی سرانجام دیتا۔وہ محنت کرنے کا عادی تھی اور اسی محنت و مشقت کی بدولت آج اس کے بزنس کی جڑیں کئی ملکوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

وہ بہت خوشحال و مطمئن زندگی بسر کر رہا تھا،اس کے دماغ پر کوئی بوجھ نہیں تھا،زندگی میں سکون ہی سکون تھا،اسے محبت کی طرف سے بھی کوئی درد نہیں ملا تھا اس نے روشنی کو چاہا اور روشنی اس کی ہوگئی تھی لیکن بی جان نے اس کا نکاح صلہ سے کروا کے اس کی اچھی خاصی پر سکون زندگی میں زہر گھول دیا تھا۔یہ پہلی بار تھا کہ اس کے سامنے کام کا ڈھیر رکھا ہوا تھا لیکن اس کا کام کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا اور اس سوچ کا نام تھا صلہ۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ دکھنے میں جتنا بھی سخت دل اور سنکی تھا لیکن اس کا دل کہیں نہ کہیں سے نرم ضرور تھا۔اس وقت وہ یہی سوچ رہا تھا کہ بی جان نے صلہ کا اس سے نکاح کر کے صلہ کی زندگی خراب کر دی ہے، وہ ایک جیتی جاگتی لڑکی سے اس کی زندگی نہیں چھین سکتا تھا اور پھر وہ لڑکی اس کے بھائی کی محبت بھی تھی۔اسے تو یہی پتا تھا کہ صلہ اور حیدر ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔اس نے سوچ لیا تھا کہ حیدر کے پاکستان آنے سے پہلے وہ صلہ کو اس رشتے سے آزاد کر دے گا

@@@@@

ٹیکنکل یونیورسٹی آف میونخ میں اس وقت اسٹوڈنٹس کی چہل پہل تھی۔کچھ اسٹوڈنٹس کوریڈور میں نظر آتے تو کچھ لائبریری میں بیٹھ کر کتابوں میں گم تھے۔کچھ کلاس رومز میں تھے اور کچھ کیفیٹریا میں بیٹھ کر مزیدار پکوانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے وہی آڈیٹوریم کے عقبی حصے میں وہ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا گم صم دکھائی دے رہا تھا۔اسے میونخ آئے کئی دن گزر گئے تھے لیکن ابھی تک اس کا یہاں دل نہیں لگا تھا۔مومنہ اس کے ساتھ ہی جرمنی آئی تھی لیکن اس کی اور مومنہ کی حویلی میں کبھی بنتی نہیں تھی اس لئے یہاں بھی دونوں کے درمیان کچھ زیادہ رابطہ نہیں تھا۔میونخ میں مومنہ کی خالہ رہائش پزیر تھیں اس لئے مومنہ کو ہوسٹل کی ضرورت نہ پڑی۔حیدر اور مومنہ دونوں ہی کم عمر تھے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس لئے ہاشم نے ان دونوں کو مومنہ کی خالہ کے گھر رہنے کے لئے کہا تھا لیکن یہاں آ کے حیدر نے ہوسٹل کا ہی انتخاب کیا۔

پردیس میں اپنوں سے دور رہنا بہت مشکل ہوتا ہے اور یہی حال حیدر کا تھا، اسے گھر والے اور خاص طور پر صلہ بہت یاد آرہی تھی۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب جامنی رنگ کے ترکش طرز کے اسکارف میں مقید آیت اس کے برابر میں آ کے بیٹھ گئی۔اس کی آہٹ سے حیدر کی سوچوں کی طنابیں ٹوٹیں اور وہ سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔

"کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں تم کافی اداس دکھتے ہو، اس دن کے بعد مجھ سے ملے بھی نہیں، کوئی بات ہے تو تم مجھ سے شئیر کر سکتے ہو"

گلاب کے پھول کی طرح کھلی ہوئی آیت بڑی اپنائیت سے پوچھنے لگی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں"

حیدر نے بیزاریت سے مختصر سا جواب دیا۔

"میں یہاں اکیلی ہوں اور میری کوئی فرینڈ بھی نہیں ہے تو تم میرے فرینڈ بنو گے؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آیت نے دوستانہ رویے میں کہتے اس کے آگے دوستی کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔حیدر نے چونک کر اس کا بھولا سا چہرہ دیکھا۔وہ اس معصوم لڑکی کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اس لئے خود بھی ہاتھ بڑھا کے اس سے ہاتھ ملا لیا۔

"گڈ،اب ہم دوست ہیں تو چلو بتائو کہ کیوں اداس ہو"

آیت فوراََہی اس سے بے تکلف ہو گئی تھی،حیدر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"بتائو؟"

آیت نے اس کی حیرانگی میں ڈوبی آنکھیں دیکھ اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا جیسے حیدر کو ہوش میں لانا چاہ رہی ہو۔

"بس ایسے ہی مجھے اپنی دوست کی یاد آرہی تھی،وہ بھی تمہاری جیسی ہے"

اس کے اتنے اصرار پر بلآخر حیدر بول ہی پڑا۔

"اوہ تو تم اس کو بھی ساتھ لے آتے؟"

آیت نے فوراََ اس کی پریشانی کا حل نکال کر اس کے سامنے پیش کیا۔

"اس کو پڑھنے کا شوق نہیں ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حیدر نے کندھے اچکا کے جواب دیا تو یہ بات سن کر آیت کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ہمم یعنی کہ تمہاری دوست زرا سی ڈفر ہے لیکن کوئی نہیں تمہاری دوسری دوست بہت جینئس اور پڑھنے لکھنے کی شوقین ہے"

آیت شوخ سے اسے بتانے لگی

"میری نظر میں وہ اس دنیا کی سب سے ذہین لڑکی ہے"

حیدر کو آیت کا صلہ کے لئے یوں بولنا اچھا نہیں لگا اس لئے فوراً تصیح کی۔

"تو تم اس کو کال کر لو نہ؟"

آیت نے بنا برا منائے فوراً سے دوسرا حل پیش کیا

"اس کے پاس فون نہیں ہے یار، حویلی والے اسے فون یوز کرنے نہیں دیتے"

حیدر افسردگی سے بتانے لگا۔

"کیا مطلب؟ تمہاری دوست حویلی سے بلونگ کرتی ہے مطلب میں نے سنا ہے یہ حویلیوں والے لوگ بہت ظالم جابر ہوتے ہیں،ان کے گھر کی لڑکیاں تو گھٹ گھٹ کے مر جاتی ہیں"

آیت بے ساختہ ہی بول پڑی جب کہ اس کی بات سن بے ساختہ حیدر کو ہنسی آ گئی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میڈم صرف میری دوست ہی نہیں بلکہ میں بھی حویلی میں رہتا ہوں"

وہ فوراسے آیت کو تفصیل بتانے لگا۔اس کی بات سن کر آیت کی آنکھیں یوں پھٹی جیسے چوری پکڑی گئی ہو جب کہ اس نے زبان دانتوں تلے دبالی۔

"اووومائی گاڈ، تم حویلی میں رہتے ہو لیکن تم تو کہیں سے بھی ایسے ظالم نہیں لگتے، تمہاری دوست تمہاری کزن بھی ہوگی جب ہی تمہارے ساتھ رہتی ہے"

آیت اپنا دماغ لڑاتی بولنے لگی۔

"ہاں ساتھ تو رہتی ہے لیکن کزن نہیں ہے دراصل وہ بی جان کے کسی دور کے رشتے دار کی بیٹی ہے اس کے پیرنٹس نہیں ہے اس لئے ہمارے ساتھ رہتی ہے اور ظالم تو میں نہیں ہوں لیکن میرے بھیا بہت خونخوار بندے ہیں بالکل ویسے ہی جیسا تم نے سنا ہے"

حیدراس کو فرصت سے ساری بات بتانے لگا،اب وہ بھی آیت سے بے تکلفی سے بات کر رہا تھا

"اووسوسیڈ"

صلہ کے بارے میں جان کے آیت کافی اداس ہوگئی تھی،اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں ایکدم ہی بجھ گئیں۔

"چلو میں لائبریری جارہاہوں پھر ملاقات ہوگی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حیدر اپنا بیگ تھامے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"سنو حیدر، شام میں میرے ساتھ "پینا کو تھیک ڈر موڈرن" چلو گے؟"

وہ بھی اپنا بیگ کندھے پر لٹکا کے اٹھتی ہوئی استفسار کرنے لگی۔

"یہ کس بلا کا نام ہے؟"

حیدر تجسس سے پوچھنے لگا۔

"یہ ایک آرٹ گیلری ہے، یہ گیلری جدید آرٹ، ڈیزائن اور گرافک ڈیزائنز کے لئے مختص ہے ، یہاں ہمیں آرٹ، مجسمات، انسٹالیشنز اور مختلف ڈیزائن کی نمائشیں دیکھنے کو ملیں گی۔اب جب میونخ آ گئے ہیں تو یہاں کی مشہور جگہوں پر گھوم ہی لیتے ہیں"

آیت نے اسے تفصیل سے "پینا کو تھیک ڈر موڈرن" کے بارے میں بتایا تو حیدر کے سمجھ میں بھی آ گئی۔

"ٹھیک ہے شام میں تمہارے ہوسٹل کے باہر ملتے ہیں"

وہ مسکرا کے اسے دیکھتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین بیڈ پر لیٹی کراہنے کا ناٹک کر رہی تھیں اور ساتھ ساتھ صلہ کو کوس رہی تھیں جس نے ان پر تھوڑی سی چائے پھینک کر اس کا جسم جلا دیا تھا۔وہی اس سے تھوڑے فاصلے پر عالیہ بیٹھی اپنے ناخنوں پر نیل پینٹ لگا رہی تھی۔

"باجی آپ کو کیا لگتا ہے باران نے یوں اچانک سے صلہ سے نکاح کیوں کیا"؟

نیل پینٹ کا برش ہاتھ میں لے کر عالیہ نے اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے اپنی بڑی بہن سے استفسار کیا۔

"میرا بیٹا باران اس منحوس کی شکل پر تھوکے بھی نہ، یہ تو بی جان ہیں جو اپنے بڑے ہونے کا فائدہ اٹھا رہی ہیں مجھے پورا یقین ہے بی جان نے مجبور کیا ہو گا میرے بیٹے کو اس نکاح کے لئے"

سبین اپنا درد بھول کر اب سیدھی ہو کے بیٹھی اور سخت لہجے میں صلہ کے متعلق زہر اگلنے لگی۔

"ویسے باجی ایسی کیا آفت آئی ہو گی جو بی جان نے یہ فیصلہ کیا؟"

عالیہ نے اب نیل پینٹ اٹھا کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اپنی بہن کے قریب آ کے بیٹھ گئی۔

"مجھے تو لگتا ہے بی جان کو خبر مل گئی ہو گی کہ رحیم خان صلہ کے ساتھ کیا کرنے والا ہے اس لئے انہوں نے صلہ کا نکاح کروا دیا تاکہ صلہ اس حویلی میں ہی رہے"

سبین اپنا دماغ چلاتے ہوئے بلآخر حقیقت تک پہنچ ہی گئی تھی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بی جان کی وجہ سے ہمیں اپنی زمینوں سے ہاتھ دھونا پڑا، ویسے باجی تمہیں کیا لگتا ہے بی جان کا کیا بلوچ قبیلے سے کوئی تعلق یا رابطہ ہے جو ان تک یہ بات پہنچ گئی؟"

عالیہ نے بھی بال کی کھال نکالنی شروع کر دی۔

"ہاں، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں، آگر بی جان کا دشمنوں سے کوئی تعلق ہے تو بی جان کو اس کی بہت بڑی قیمت چکانی پڑے گی، ویسے پچیس سال پہلے جو ہوا تھا اس کے بعد بی جان کا ان لوگوں سے تعلق تو نہیں ہونا چاہئیے"

سبین نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"ایک کام کرتی ہوں بی جان کی جاسوسی شروع کر دیتی ہوں پھر پتا چل جائے گا کہ بی جان کے اندر چل کیا رہا ہے"

عالیہ نے شاطر پن دکھاتے ہوئے کہا تو سبین کے لبوں پر بھی طنزیہ مسکراہٹ ابھر گئی تھی۔

آسمان پر پرندے جھنڈ بنائے اڑ رہے تھے، نیلے آسمان پر سورج کی ہلکی سنہری شعاعیں ابھی بھی موجود تھیں، شام ڈھلنے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ وقت کا کام تھا یتنا سو وہ بیت گیا تھا۔ باران خان کو کراچی آئے چھ ماہ گزر گئے تھے۔ ان چھ ماہ میں روشنی سے اس کی ملاقات بہت کم ہوئی تھی کیونکہ روشنی اپنی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جاب میں بہت بڑی تھی پھر باران بھی اپنے بزنس میں بہت الجھا ہوا تھا، کافی وقت کے بعد آج باران نے روشنی سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ دونوں ڈنر کے لئے ریسٹورینٹ جا رہے تھے۔ باران نے پہلے روشنی کو اس کے اپارٹمنٹ سے پک کیا اور پھر دونوں مہنگے ترین ریسٹورینٹ میں کھانے کے لئے چلے گئے۔ روشنی بلیک کلر کے قمیض شلوار پر سرخ دوپٹہ پہنی ہوئی تھی، لمبے بال اونچی پونی ٹیل میں مقید تھے، چہرے پر بلا کی معصومیت اور سادگی تھی۔ باران خان بھی بلیک کلر کی جینز پر بلیک کلر کی شرٹ پہنا ہوا تھا، مہنگے پرفیوم کی خوشبو اس کے وجود سے اٹھ رہی تھی۔ وہ بہت ہینڈسم اور ڈیشنگ تھا اکثر لڑکیاں اسے دیکھ کر آہ بھر کے رہ جاتیں۔

ریسٹورینٹ میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ارد گرد کی باتیں کر کے ڈنر کر رہے تھے جب روشنی کی نظر خود سے کچھ فاصلے پر رکھی ٹیبلز پر گئی۔ نہال وہاں اپنے دو دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی پوری توجہ روشنی اور باران خان کی جانب ہی تھی۔ یہ اتفاق تھا کہ نہال کے سامنے روشنی باران کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، نہال کا سرخ چہرہ دیکھ روشنی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اسے باران کے ساتھ دیکھ تپ چکا ہے۔ خوف سے روشنی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہو گئی، وہ نہال کی آنکھوں میں یہ تپش نہیں دیکھ پا رہی تھی لیکن کیا کرتی بے بس تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کھانا کھاتے باران نے روشنی کی جانب دیکھا جو دوسری ٹیبلز کی جانب دیکھ رہی تھی، باران نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو نظریں نہال پر آکے ٹھہر گئیں۔ روشنی اس لڑکے کو اتنی محویت سے کیوں دیکھ رہی تھی اور وہ لڑکا بھی بہت سخت نظروں سے روشنی کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھا ہوا تھا۔ باران نے روشنی کو تو کچھ نہ کہا لیکن نہال کی جانب رخ کر کے اسے مخاطب کیا۔

"اووو ہیلو کیا؟"

اس نے نہال کی نظروں کے آگے چٹکی بجائی اور پھر سرد لہجے میں استفسار کیا۔

نہال جو پہلے ہی اپنی روشنی کو اس سنکی شخص کے ساتھ دیکھ کر جل کڑھ رہا تھا مانو باران خان نے اس کے غصے کو ہوا دے دی تھی۔

"اپنے کام سے کام رکھ "

نہال نے بھی اسے شہادت کی انگلی دکھاتے تنبیہ کی اور پھر غصے سے روشنی کی طرف دیکھا۔ باران اور نہال کی تکرار ہوتی دیکھ روشنی نے ہڑبڑا کے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔ وہ دل میں دعا کرنے لگی کہ آج نہال اور باران کے درمیان کوئی بات نہ بڑھے ورنہ اس کی سالوں کی محنت پر پانی پھر جاتا۔

"یو باسٹرڈ"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران سختی سے جبڑے بھینچے جھٹکا کھا کے کرسی سے اٹھا اور پھر نہال کی ٹیبل کی طرف لپکا، ابھی وہ ایک قدم آگے بڑھا تا جب روشنی نے اس کا بازو سختی سے جکڑ لیا۔

"باران پلیز یہ سب مت کرو ہمیں گھر چلنا چاہیے"

روشنی اس کا بازو جکڑ کر کھڑی التجا کرنے لگی۔

"چھوڑو مجھے اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے گالی دینے کی"

دوسری طرف نہال بھی باران کی بات سن کر آپے سے باہر ہوتا اس سے لڑنے کے لئے آگے بڑھا جب ہی اس کے دونوں دوستوں نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا۔ ویسے تو نہال ایک سادہ طبیعت کا لڑکا تھا لیکن رقیب کو سامنے دیکھ ہر کسی کا خون کھول سکتا تھا پھر وہ تو نہال تھا روشنی کو خود سے بڑھ کر چاہنے والا۔ قسمت بھی اس کے صبر کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی۔

"باران پلیز یہاں سے چلو"

روشنی نے معذرت خواں نظروں سے نہال کو دیکھا اور پھر باران کو گھسیٹتی ہوئی ریسٹورینٹ سے باہر نکل گئی۔

READERS CHOICE

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سیاہ رنگ کی لینڈ کروزر تیز رفتار سے چلتی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی، ڈرائیونگ سیٹ پر باران جبڑے بھینچے بیٹھا تھا جب کہ اس کے برابر سیٹ پر روشنی براجمان تھی۔ کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کی وجہ سے روشنی کی سٹی گم تھی اس لئے وہ بالکل ساکت وجامد بیٹھی تھی۔

"آگر آج تم مجھے نہ روکتیں نہ تو اس کا حشر نشر بگاڑ دیتا، کیسے بے شرمی سے دیکھ رہا تھا تمہیں سالا، میں نے کس طرح اسے چھوڑا ہے نہ میں ہی جانتا ہوں، تمہاری طرف کوئی آنکھ اٹھا کے بھی دیکھتا ہے تو میرا دماغ خراب ہو جاتا ہے"

اس نے ایک بار پھر ڈیش بورڈ پر مکا مار کر اپنے غصے کو قابو کرنا چاہا، اس کی بات سن کر روشنی خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"باران، لڑکوں کی عادت ہوتی ہے ہر لڑکی کو دیکھنا آگر تم ہر لڑکے کی اس حرکت پر یہ رئیکٹ دو گے تو کیسے چلے گا"

روشنی نے اس کا دھیان دوسری طرف کرایا تاکہ نہال کی طرف سے اس کا ذہن ہٹ جائے۔

"جو شے باران خان کی دسترس میں ہو اس پر کسی کی نظر بھی برداشت نہیں کر پاتا یہ خانزادہ پھر تم تو ایک جیتی جاگتی لڑکی ہو باران خان کی من چاہی لڑکی، تم پر کیسے کسی کی نظر برداشت کر سکتا ہوں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سامنے کی جانب دیکھ کر ڈرائیونگ کر رہا تھا اس لئے روشنی کے چہرے پر ابھرنے والے طنزیہ تاثرات نہیں دیکھ سکا تھا، وہ جب روشنی سے اس طرح اظہار کرتا تھا تو روشنی کے جلتے دل کو تسکین ملتی تھی ، جانتی تھی باران خان اس کو جتنا چاہے گا اتنا ہی آخر میں ٹوٹ جائے گا۔

"تمہارا اپارٹمنٹ آگیا ہے، فری ہو کے مجھے کال کرنا اور اپنا بہت خیال رکھنا"

باران نے اس کے اپارٹمنٹ کے پاس گاڑی روک کر اسے تاکید کی تو روشنی فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی سے باہر نکل آئی۔

"اللہ حافظ"

روشنی نے الوداعی کلمات کہے اور پھر تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"تو نفرت سے تو نہ مرتا اے میرے دشمن
تجھے محبت کے جال میں پھنسایا میں نے
تیری آنکھوں کے سامنے یار بن کر
تیرے پیٹھ میں خنجر مارا میں نے"

@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپارٹمنٹ آتے ہی اس نے اپنا دوپٹہ بیڈ پر پھینکا اور پھر پرس میں سے فون نکال کر نہال کو کال ملائی۔اگلی طرف سے کال منقطع کر دی گئی تھی،روشنی نے پھر ٹرائے کیا لیکن نہال نے اس کی کال ریسیو نہیں کی تھی جس کا مطلب تھا کہ وہ روشنی سے سخت خفا ہے۔روشنی دنیا کی سختی برداشت کر سکتی تھی لیکن نہال کی خفگی اس کی جان نکالنے کے لئے کافی ہوتی تھی۔ابھی بھی وہ جلے پیر کی بلی کی طرف پورے کمرے کے چکر کاٹتی نہال کو مسلسل کال کر رہی تھی جب نہال کا فون پاور آف آنے لگا۔اب روشنی کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا تھا نہال کو منانے کے لئے اس لئے اس نے فوراً دوپٹہ اٹھا کے سر پر پہنا اور پھر پرس اٹھا کے اپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی۔

@@@@

کچھ وقت سرکنے کے بعد وہ اظہر انکل کے گھر میں موجود تھی۔نہال نے گھر میں آتے ہی خود کو کمرے میں لاکڈ کر لیا تھا جس کی وجہ سے اظہر انکل اور ان کی بیوی کافی پریشان ہو گئی تھیں۔روشنی کو دیکھ کر ان دونوں کی کچھ ہمت بندھی کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے نہال روشنی کی کوئی بات رد نہیں کر سکتا تھا،ان کی توقع کے عین مطابق روشنی نے جب نہال کے کمرے کا دروازہ بجا کے اسے آواز دی تو نہال نے فوراً دروازہ کھول دیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"انکل آنٹی مجھے نہال سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے کیا آپ لوگ مجھے پانچ منٹ دے سکتے ہیں"

روشنی نے ان کی جانب دیکھ کر اجازت طلب کی تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلا کے وہاں سے چلے گئے

،روشنی نہال کے کمرے میں داخل ہو گئی۔نہال بیڈ کے کنارے پر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔

"نہال،ایم سوری،میں سمجھ سکتی ہوں اس وقت تم پر کیا گزر رہی ہو گی،میں بھی آگر تمہارے ساتھ کسی اور لڑکی کو دیکھتی تو میرا بھی یہی رد عمل ہوتا"

روشنی اس کے برابر میں آ کے بیٹھی اور پھر نرمی سے اسے مخاطب کیا۔روشنی کی بات سن کر نہال نے سر اچکا کے اسے دیکھا،اس کی آنکھیں ایکدم سرخ تھیں روشنی کو ایکدم ہی اس کی فکر لاحق ہوئی۔

"نہال تم ٹھیک تو ہو یہ تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں،کہیں تمہارا بی پی تو ہائی نہیں ہو گیا؟"

اس کی بوجھل سرخ آنکھوں کو دیکھ روشنی متفکر ہو گئی۔

"روشنی تم خود سوچو میرے لئے بھلا اس سے بڑی بھی کوئی تکلیف ہو گی جس سے میں گزر رہا ہوں،اس بار ان سے مجھے جتنی نفرت ہے اتنا ہی اسے تمہارے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے،میں اب اور برداشت نہیں کر سکتا یار،میرے دل میں اب طاقت نہیں ہے اسے تمہارے ساتھ دیکھنے کی،تم جلدی سے یہ کھیل ختم کرو ورنہ میں خود اسے جان سے مار دوں گا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے تڑپتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور پھر اپنی سرخ آنکھیں اس کی نم آنکھوں میں گاڑ دیں۔نہال کا ہاتھ باقاعدہ لرز رہا تھا،اس کے پورے وجود میں لرزش تھی،واقعی اپنے من پسند شخص کو کسی دوسرے کے ساتھ دیکھنا بہت اذیت ناک ہوتا ہے اور دوسرا شخص بھی وہ جس سے آپ کو سخت نفرت ہو

"نہال پلیز خود کو سنبھالو۔مجھ پر بھروسہ رکھو میں صرف تمہاری ہوں،میں نے سوچ لیا ہے اب میں جلد یہ کھیل ختم کردوں گی،میں بھی تھک گئی ہوں باران خان سے جھوٹی محبت کا ناٹک کر کر کے"

روشنی بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی پر جا کے کھڑی ہوئی اور پھر کشمکش کا شکار ہو کے بے دردی سے اپنی انگلیاں مسلنے لگیں۔

"جتنا جلدی ہو سکتا ہے اس باران کے ٹاپک کو وائنڈ اپ کرو روشنی میں اب مزید برداشت نہیں کر پارہا ،ایسا نہ باران سے اپنے عزیزوں کا بدلہ لیتے لیتے تم اپنا ایک اور عزیز کھو دو"

نہال کے الفاظ تھے یا پھر خنجر،روشنی کو اپنا دل لہولہان ہوتا محسوس ہوا،وہ تڑپ کر رہ گئی،نہال کو کھونے کا تصور بھی جان لیوا تھا۔اس دنیا میں ہمیشہ سے وہ خالی ہاتھ رہی تھی لیکن نہال اس کی سب سے قیمتی دولت تھا اسے کسی صورت نہیں کھو سکتی تھی وہ۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو نہال پاگل ہو گئے ہو کیا؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے پلٹ کر دیکھا تو نہال اس کی پشت پر کھڑا تھا،اس نے ایک ہی جست میں کئیں مکے نہال کے سینے پر برسا دیئے۔

"پاگل ہی تو ہوں تمہارے لئے"

نہال نے خمار آلود لہجے میں کہا اور پھر روشنی کا بلش کرتا چہرہ دیکھنے لگا،وہ بے ساختہ نظریں جھکا گئی تھی۔پلکوں کی باڑ نے آنکھوں پر سایہ کر دیا تھا۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں اس پاگل جانور سے پنگا لینے کی،آگر وہ تمہیں نقصان پہنچا دیتا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتی،آج تو اس کی لگامیں میرے ہاتھ میں تھیں لیکن آگر میں اس کے ساتھ نہ ہوتی تو تم کیا کرتے"

روشنی اب مصنوعی خفگی کا اظہار کرنے لگی۔

"وہ مجھے میری ہی جان کو دیکھنے سے منع کر رہا تھا کیسے برداشت کر لیتا میں،تمہاری وجہ سے خاموش رہ گیا آگر آج تم نہ ہوتیں وہاں تو اس کے ساتھ دو دو ہاتھ کر ہی لیتا ویسے بھلے وہ مجھ سے تین چار سال بڑا ہے لیکن طاقت مجھ میں اس سے بھی زیادہ ہے"

نہال نے سینے تان کر کہتے فخریہ کالر جھاڑے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اچھا چلو اب موڈ ٹھیک کرو اور مجھے گھر چھوڑ کر آئو، اتنا تھک گئی تھی پھر بھی تمہاری وجہ سے ٹیکسی کر کے آئی ہوں"

روشنی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر گویا اپنی جمائی روکی، اس کی آنکھیں بھی نیند سے بھری ہوئی تھیں، وہ صبح جلدی جو اٹھ جاتی تھی۔ نہال کو بے ساختہ ہی اس معصوم سی گڑیا پر پیار آیا جو محض اپنے گھر والوں کا انتقام لینے کے لئے اتنی مضبوط بن گئی تھی۔

"روشنی بہت تھک جاتی ہو یار تم، چھوڑ دو آفس، تمہیں جاب کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس اللہ پاک کا دیا ہوا سب کچھ ہے، بس تم میرے پاس آجائو، میری محرم بن جائو، ہم دونوں کی زندگی میں صرف سکون ہی سکون ہو گا۔

نہال نے بڑی چاہ سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اور محبت پاش نظروں سے اس کا چہرہ دیکھتا مخاطب ہوا۔

"میں بھی تھک گئی ہوں نہال، تمہارے پاس آنا چاہتی ہوں اس لئے اب مجھے جلدی کچھ کرنا ہو گا"

روشنی کے لہجے میں پختگی جب کہ آنکھوں میں الگ سی چمک تھی جسے دیکھ نہال پر سکون ہو گیا تھا۔

@@@@



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ باران خان کے آفس کے روم میں اس وقت اس کے بالکل سامنے چیئر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ باران خان لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں ٹکائے کچھ مصروف سا تھا جب کہ روشنی اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ آج وہ اپنے آفس جانے کا ارادہ ترک کر کے باران کے آفس چلی آئی تھی تاکہ اپنے کھیل کی اگلی چال چل سکے۔

"باران اور کتنا رہ گیا ہے میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں"

تھوڑی دیر بعد روشنی اکتا کر بول ہی پڑی۔ اس کی بات سن باران کے لب بے ساختہ پھیلے اور اس نے سرسری سی نظر روشنی کے چہرے پر ڈال کر پھر لیپ ٹاپ کی جانب مرکوز کرلی۔

"بس دو منٹ اور ڈارلنگ، بہت ضروری پریزنٹیشن ہے"

اس نے دھیرے سے جواب دیا اور پھر اس کے کہنے کے بالکل دو منٹ بعد ہی اس نے لیپ ٹاپ بند کر دیا، وہ اپنی باتوں کا بہت پکا تھا۔

"اب فرمایئے کیوں اتنی پریشان ہیں آپ"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے دونوں ہاتھ فولڈ کر کے ٹیبل پر جمائے پھر اس کے حسین چہرے کو دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔ابھی روشنی کچھ کہنے کے لئے لب وا کرتی جب باران کا بزنس پارٹنر جو کہ اس کا کافی گہرا دوست بھی تھا کمرے میں داخل ہوا۔

"اووو ایم سوری مجھے ناک کر کے آنا چاہیئے تھا ویسے باران یہ بہت غلط بات ہے کبھی اس حسین دوشیزہ کو میرے پاس بھی بھیج دیا کر, اکیلے ہی انجوائے کرتا رہتا ہے ویسے بہت ہاٹ ہے تیری گرل فرینڈ"

ہنی کو باران اور روشنی کے سنجیدہ تعلق کا علم نہیں تھا اس لئے وہ روشنی کو بھی دوسری لڑکیوں کی طرف سمجھ کر فلرٹ کرنے لگا۔

"جسٹ شٹ اپ، ہم دونوں کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے اور آئندہ کے بعد روشنی کے متعلق سوچنے سے پہلے دس بار سوچنا ورنہ بھول جائوں گا کہ تو دوست ہے میرا"

اس کے بولنے کی دیر تھی کہ باران خان کسی بپھرے شیر کی طرح جھٹکا کھا کر اٹھا اور اس کا گریبان تھام لیا جب کہ اس کی بات سن کر تو روشنی ساکت ہی رہ گئی تھی۔

"اتنا کیوں غصہ کر رہا ہے میں نے مذاق میں ہی بولا تھا نہ، مجھے کیا پتا یہ لڑکی تیری کون لگتی ہے ویسے اس کی جیسی زیادہ تر لڑکیاں۔۔؟؟



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہنی نے جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوا کے منہ سے پھر خرافات نکالنی شروع کی تھی جب اس کی بات مکمل ہونے سے ہی پہلے باران نے اس کو زور سے دھکا دیا، وہ لڑکھڑا کے پیچھے کی جانب گرا۔

"اس لڑکی کی خاطر آج تو نے اپنے دوست پر ہاتھ ڈال دیا، بھولوں گا نہیں میں کبھی یہ بات"

ہنی اس کو سخت نظروں سے تنبیہ کر کے اپنی شرٹ جھاڑتا وہاں سے واک آئوٹ کر گیا۔

"ایم سوری روشنی"

اس کے جاتے ہی باران روشنی کی جانب متوجہ ہوا جو بالکل ساکت بیٹھی تھی۔

"کوئی بات نہیں، باران مجھے ابھی جانا ہے بہت ضروری کام یاد آگیا، تم رات میں میری طرف چکر لگا لینا مجھے ملنا ہے تم سے ضروری بات بھی کرنی ہے"

روشنی نے باران سے نظریں چراتے ہوئے کہا اور پھر پرس اٹھا کے باہر کی طرف لپک گئی جب کہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ باران خان واپس اپنی چیئر پر آ کے بیٹھ گیا تھا۔

@@@@@@

آفس سے آف کر کے وہ واپسی میں روشنی کی طرف جانے کا ارادہ کیئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب راستے میں ہنی کی کال آنے لگی، ہنی نے اسے فوراً اپنے گھر آنے کا کہا تھا، باران نے اسے کہا بھی کہ اس وقت وہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی کے گھر جا رہا ہے لیکن ہنی نہ مانا، وہ بضد تھا کہ باران تھوڑی دیر کے لئے اس کے گھر آئے، اس کی ضد کے آگے باران کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے کیونکہ وہ باران کا بزنس پارٹنر ہونے کے ساتھ اس کا دوست بھی تھا۔

"بول کیوں بلایا مجھے"

کچھ وقت سرکنے کے بعد باران اس کے گھر میں اس کے کمرے میں موجود تھا۔

"سوری یار، میں نے صبح جو تیرے اور روشنی کے لئے کہا اس پر میں شرمندہ ہوں بس کچھ مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی"

ہنی نے شرمندہ سی صورت بنائی اور پھر باران خان سے معافی مانگنے لگا۔

"اٹس اوکے یار، آئندہ خیال رکھنا، میں روشنی کے بارے میں بہت پوزیسیو ہوں اور وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔ ابھی میں چلتا ہوں وہ میرا انتظار کر رہی ہو گی"

باران نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکا تو ہنی کے لبوں پر مکروہ مسکراہٹ ابھر گئی لیکن باران خان اس کی مسکراہٹ سمجھ نہیں پایا تھا اگر سمجھ جاتا تو یقیناً بہت بڑے خسارے سے بچ جاتا۔

"ایک منٹ رک، تیرے لئے کولڈ ڈرنک منگوائی ہے وہ پی لے پھر چلے جانا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہنی نے بھی مصنوعی میٹھی مسکراہٹ چہرے پر سجائے باہر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"نہیں یار میرا بالکل بھی دل نہیں ہے ابھی"

باران نے فورا نفی کی۔

"میرے گھر آیا اور ایسی چلا جائے گا، دیٹس ناٹ فیئر یار، لے آگئ کولڈ ڈرنگ "

وہ ابھی باران خان سے مخاطب ہی تھا جب ملازم ٹرے اٹھائے اس کے کمرے میں داخل ہوا، ٹرے میں دو کانچ کے گلاس تھے جس میں سیاہ مشروب تھا۔ ملازم کو دیکھ باران اثبات میں سر ہلا کے کرسی پر بیٹھ گیا اب وہ یونہی جا کے ہنی کو ناراض نہیں کر سکتا تھا۔

ملازم نے ٹرے میں سے ایک گلاس اٹھا کے پہلے ہنی کے ہاتھ میں دیا پھر دوسرا باران کو پکڑا دیا جسے باران نے فورا اپنے لبوں سے لگا لیا تھا۔

باران کو کولڈ ڈرنک پیتا دیکھ ہنی کے لبوں پر خباثت بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"بہت پارسائی ہے نہ تجھ میں اور تیری روشنی میں، آج تم دونوں کی پارسائی نکل جائے گی جب باران یہ نشے والا مشروب پی کر اس سے ملنے جائے گا اور اپنے حواسوں کو کھو کر بے قابو ہو جائے گا تب دیکھوں گا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیسے میرا گریبان پکڑتا ہے، آج جو یہ روشنی کے ساتھ کرنے والا ہے ایسا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا"

ہنی نے سوچتے ہوئے اپنا خالی گلاس واپس ٹرے میں رکھ دیا، باران نے بھی گلاس خالی کر کے ٹرے میں رکھا اور جانے کے لئے نکل پڑا تھا۔ ہنی کے گھر سے نکلتے وقت باران خان نے اپنے وجود کے اندر بہت تپش محسوس کی تھی

وہ ہنی کے گھر سے روشنی کے گھر جانے کے لئے نکل پڑا تھا لیکن راستے میں ہی اسے اپنے اندر گھٹن محسوس ہونے لگی، اس کے ہاتھ پیر جلنے لگے تھے۔ اپنی کیفیت وہ خود نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ روشنی کے گھر جانے کے بجائے اس نے گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ لی، وہ ڈرائیونگ نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ اپنے گھر آیا تو ڈرائیور چوکیدار کے ساتھ دروازے پر ہی بیٹھا ہوا تھا، باران خان کو دیکھتے ہی وہ گاڑی کی طرف لپکا

"اجمل گاڑی تم چلاؤ"

باران گاڑی سے اترا اور پھر پچھلی سیٹ پر جا کے بیٹھ گیا، باران کے حکم کی تعمیل کرتے اجمل نے فورا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

"صاحب کہاں جانا ہے؟"



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اجمل نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے پیچھے مڑ کر استفسار کیا تو دیکھا باران خان کی انکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"روشنی کے اپارٹمنٹ کی طرف چلو"

اس نے آنکھیں مینچ کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لیا تو اجمل اس کے حکم کی تعمیل کرتا گاڑی چلانے لگا۔ گاڑی تیز رفتار سے چلتی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی۔ بہت ضبط کرنے کے بعد بلآخر باران خان نے ہڑبڑا کے آنکھیں کھولی تھیں، اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح جل رہی تھیں۔

"اجمل گاڑی روکو"

باران خان کی رعب دار آواز اجمل کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے فورا بریک پر پیر رکھا، گاڑی جھٹکا کھا کر رک گئی

"صاحب کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں؟"

اجمل فکر سے باران خان کو دیکھنے لگا جس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"اجمل پانی کی بوتل دو"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے انگوٹھے سے اپنی آنکھیں مسلیں اور پھر ڈیش بورڈ کی طرف اشارہ کیا جہاں پانی کی بوتل رکھی ہوئی تھی،اجمل نے پانی کی بوتل اٹھا کے باران کی طرف بڑھائی جسے باران نے سرعت سے پکڑا اور پھر ڈھکن کھول کر بوتل منہ سے لگالی۔اس کے ہاتھ پیر پیشانی اور آنکھیں بری طرح سے جل رہی تھیں۔

"صاحب آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے،گھر چلیں واپس"

اجمل نے اس کی حالت دیکھ فوراً کہا کیونکہ اس حالت میں اس کا روشنی کے گھر جانا مناسب نہیں تھا۔

"اجمل ایک کام کرو خان حویلی چلو"

باران خان نے روشنی کے گھر جانے کا ارادہ ترک کیا اور حویلی جانا مناسب سمجھا۔عام طور پر وہ اس طرح آج تک حویلی نہیں گیا تھا اور نہ ہی آج سے پہلے اس کی ایسی حالت ہوئی تھی۔

"جی صاحب"

اجمل نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر گاڑی حیدر آباد کی طرف موڑ لی۔

@@@@@

تقریباً دو تین گھنٹے کے سفر کے بعد وہ حیدر آباد کی حدود میں داخل ہو گئے تھے،پوری شان و شوکت سے کھڑی خان حویلی میں اس وقت سناٹے کا عالم تھا کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی جس کا مطلب تھا کہ حویلی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے مکین گہری نیند سو رہے تھے۔ باران خان کو دیکھ دروازے پر کھڑے گارڈ نے اسے سلام کیا جس کا جواب وہ سر کو جنبش دے کر دیتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا تو ہال کمرے میں بھی سناٹا تھا، ملازم بھی سرونٹ کوارٹر میں جا کے سو گئے تھے۔ باران خان اب دھیرے دھیرے اپنے ہوش کھونے لگا تھا، وہ جو کب سے اتنا ضبط کیا ہوا تھا اب حواسوں سے بیگانہ ہونے لگا۔ اس وقت اسے کچھ نہیں سوجھ رہا تھا، نشے آور ادویات نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتا سیڑھیوں پر چڑھ گیا تاکہ اپنے کمرے میں جا سکے لیکن اس وقت وہ اتنا بھی نہیں کر پایا اور سیڑھیوں پر ہی دھڑام سے گر گیا۔

اگلے دن صلہ کا پیپر تھا اس لئے وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی، پڑھتے پڑھتے اسے بھوک کا احساس ہوا کیونکہ اس نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے کتابیں بند کر کے اٹھی اور پھر باہر کی طرف لپکی۔

کمرے سے نکل کر وہ سیڑھیوں کی جانب آئی تو باران کو اس حالت میں دیکھ خوف کے مارے اپنی جگہ پر ہی ساکت و جامد ہو گئی۔ ایک پل کو تو صلہ نے سوچا کہ واپس پلٹ جائے لیکن پھر باران کی حالت دیکھ اسے یہ مناسب نہیں لگا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آنکھیں بند کئے پیر پھیلائے سیڑھی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"خان آپ کو کیا ہوا؟ ٹھیک تو ہیں نہ آپ؟

صلہ جھک کر بیٹھی اور پھر اس کو ہلا کر استفسار کرنے لگی۔

"پپ۔۔پلیز۔۔۔مجھے میرے کمرے تک پہنچا دو"

باران نے خمار آلود لہجے میں کہا اور پھر آنکھیں موند لیں، صلہ جو باران کے خوف سے کانپ رہی تھی باران کی بات سن کر اب اس کا کچھ حوصلہ بڑھا تھا۔اس نے باران کو بازوؤں سے پکڑا اور پھر سہارا دے کر اسے کمرے کی طرف لے کر بڑھ گئی۔وہ نازک سی جان اس لمبے چوڑے مرد کو سہارا دے کر اس کے کمرے تک لے کے جا رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ خود سے چل بھی نہیں پا رہا تھا۔باران خان کے کمرے کے پاس آ کے صلہ نے آگے بڑھ کر اس کے کمرے کا دروازہ کھولا اور پھر وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔

صلہ نے باران کو بیڈ تک چھوڑا تو وہ ترچھا ہو کے بیڈ پر گر گیا۔اندر ہی اندر صلہ کا دل ڈر رہا تھا اس لئے وہ جلد سے جلد باران خان کے کمرے سے نکلنے کا سوچنے لگی۔ابھی وہ بیڈ کے پاس سے آگے بڑھتی جب باران خان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔اس اچانک افتاد کے لئے وہ تیار نہیں تھی اس لئے

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سیدھا اس کے چوڑے سینے پر آ کے گری۔ باران خان کی قربت میں آتے ہی ایکدم اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"خ۔۔خا۔۔خان پلیز چھوڑیں مجھے، کیا ہو گیا آپ کو"

باران نے اپنے سینے سے لگی اس لڑکی کے گرد اپنے دونوں ہاتھ مضبوطی سے باندھ لئے تھے، صلہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگی مگر باران اسے چھوڑنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ اگلے پل باران نے اس کے جوڑے میں مقید بال آزاد کئے اور پھر اس کے بالوں میں چہرہ چھپا لیا۔ اس زور زبردستی پر وہ نازک سی لڑکی دھیمی آواز میں رونے لگی لیکن اس کے رونے کی پرواہ کئے بغیر باران خان اس پر اپنے جذبات عیاں کرنے لگا۔

@@@@@@

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکتا بہت ہی گہری سوچ میں گم تھا۔ صبح سویرے ہی وہ حویلی سے واپس کراچی آ گیا تھا اور حویلی میں کسی کو اس کے آنے کی بھنک تک نہیں پڑی تھی۔ اس نے چوکیدار کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ حویلی میں کسی کو بھی باران کے آنے کا نہ بتائے ایسا کرنے سے حویلی والے اس کی وجہ سے پریشان ہو جاتے۔ گزشتہ رات وہ جو صلہ کے ساتھ کر آیا تھا اب اس پر بری طرح سے نادم



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھا۔وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ اسے اچانک سے کیا ہو گیا تھا لیکن رات کا ایک ایک پل اسے اچھے سے یاد تھا۔جس لڑکی کو وہ دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا پوری رات اس پر اپنی چاہتیں نچھاور کرتا رہا یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اس کم عمر لڑکی پر اس کا کیا اثر پڑتا۔کل رات وہ روشنی سے ملنے نہیں جا سکا تھا جس کی وجہ سے روشنی اس سے ناراض ہو گئی تھی،باران خان اسے منانا چاہتا تھا لیکن اب وہ اس سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا۔اس کے حصے کی محبت وہ کسی اور کو دے آیا تھا۔جس لڑکی سے اس نے یہ سوچ کر نکاح کیا تھا کہ اسے کبھی حق نہیں دے گا انجانے میں اس کا حق ادا کر آیا تھا۔تکلیف سے اس کا سر درد کرنے لگا تھا،وہ یہ سب سوچنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن صلہ کا چہرہ اس کی آنکھوں سے نہیں ہٹ رہا تھا خیر اس سب کے بعد اسے یہ بات تو پتا چل گئی تھی کہ صلہ اتنی بری نہیں ہے جتنا وہ سمجھتا تھا

@@@@

کمرے میں پھیلی تیز روشنی اس کی آنکھوں میں چبھی تو اسے احساس ہوا کہ وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی کیونکہ اس کے کمرے میں سورج کی اتنی تیز روشنی نہیں آتی تھی۔کونے والا کمرہ ہونے کی وجہ سے اس کے کمرے میں نیم اندھیرا رہتا تھا۔اس نے آنکھ کھول کر کمرے کا جائزہ لیا تو جسم میں ایک سو بیس والٹ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کا گہرا جھٹکا لگتا محسوس ہوا، وہ باران خان کے کمرے میں تھی، اس شخص کے کمرے میں جو نشے کی حالت میں اس کے ساتھ زبردستی۔۔۔۔

یہی سوچ کر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی، خوف کے مارے اس کی کنپٹیوں کی رگیں پھڑ پھڑا رہی تھیں۔ اس نے بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کے گود میں رکھا اور پھر باران کے ساتھ بیتا ایک ایک پل سوچتی تکیے میں منہ دبا کر اپنے آنسو بہانے لگی۔

کافی دیر تک وہ یونہی سسکتی رہی، پھر حوصلہ مضبوط کر کے آنسو پونچھتی اٹھ کھڑی ہوئی، جسم بے جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا لیکن اس وقت اس کا باران خان کے کمرے سے جانا بہت ضروری تھا کیونکہ اسے گر حویلی میں سے کوئی باران کے کمرے میں دیکھ لیتا تو ایک نئی قیامت کھڑی ہو جاتی۔ وہ باران خان کے کمرے سے نکلی اور پھر سب سے نظریں بچا کے اپنے کمرے میں آ گئی، اس کے کمرے میں بیڈ پر پڑیں بند کتابیں اس کے انتظار میں سو کھ گئی تھیں۔ کل اس کا پہلا پرچہ تھا لیکن اب اس کا دل پڑھائی سے بالکل اچاٹ ہو گیا تھا۔ پیشانی الگ بخار سے جھلس رہی تھی اس لئے وہ خاموشی سے جا کے نڈھال وجود کے ساتھ بیڈ پر ڈھے گئی۔

@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سارا دن آفس میں گزار کر بلآخر وہ روشنی کے اپارٹمنٹ آہی گیا تھا اس کی ناراضگی جو برداشت نہیں کر پاتا تھا۔ روشنی اپنے کمرے میں منہ بسورے بیٹھی تھی۔

"روشنی، میں نے کل آنے کا وعدہ کیا تھا اور آ نہیں سکا اس لئے سوری"

باران خان بھی بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے سے مکمل گریز کیا۔۔

اگر روشنی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ جان جاتی تو کیا کرتا۔

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی باران"

روشنی منہ بنا کے خفگی کا اظہار کرنے لگی، کل کتنا انتظار کیا تھا اس نے باران کا لیکن باران کو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔

"یار روشنی پلیز ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ میں کل آتا لیکن بس اچانک سے کچھ پرابلم ہوگئی"

باران شرمندگی سے سر جھکائے بولنے لگا، روشنی نے آج سے پہلے اسے اتنا شرمندہ نہیں دیکھا تھا۔

"ایسی کیا مصروفیت یا پرابلم تھی جو مجھ سے بڑھ کر تھی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی اس کے قریب آئی اور تجسس سے پوچھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو بہت اداس سا تھا۔۔اس کی آنکھیں بھی بوجھل ہو رہی تھیں۔۔کسی احساس تلے دبی بوجھل آنکھیں بالکل بجھی ہوئی تھیں۔

روشنی کا سوال سن کر باران چونک سا گیا، کیا جواب دیتا اسے، ایک پل کو تو دل میں آئی کہ روشنی کو ساری سچائی بتا دے لیکن پھر اس کے دور ہونے کے ڈر سے ارادہ ترک کر گیا تھا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"تھوڑا بزنس کا پرابلم تھا، خیر تم ناراضگی ختم کرو اور بتاؤ کہ تمہیں مجھ سے کیا بات کرنی تھی؟"

باران نے اس کا دھیان اب اصل مدعے کی طرف کرایا تھا جس کی وجہ سے وہ یہاں آیا تھا۔

"باران میں کہہ رہی تھی کہ تمہیں نہیں لگتا اب ہمیں شادی کر لینی چاہیئے؟"

روشنی جھجھکتے ہوئے بولی تو باران ایکدم ہی مسکرا اٹھا۔

"بالکل میری جان، شادی تو ہم نے کرنی ہے میں جلد ہی ماں بابا اور بی جان سے بات کروں گا"

باران نے دھیمے سے کہہ کر روشنی کی ٹھوڑی کو پیار سے چھوا تھا۔

"ہاں لیکن تمہیں یاد ہے نہ ہم شادی حویلی جا کر ہی کریں گے"

روشنی نے گویا اسے فوراً یاد دلایا تھا۔ بہت وقت پہلے ہی روشنی نے باران سے اپنی اس خواہش کا اظہار کر دیا تھا کہ وہ شادی سے پہلے باران کی خان حویلی جانا چاہتی ہے، باران کو اس کی خواہش پر کوئی شک نہیں تھا اس لئے فوراً ہامی بھر لی تھی۔

"ہاں میری جان بالکل یاد ہے، شادی سے کچھ عرصہ پہلے ہم وہاں چلے جائیں گے اور پھر سب کے ساتھ پوری تیاری سے شادی کریں گے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے پورے دل سے اس کی بات مانی تو روشنی مشکوک سا مسکرا دی، اب بس دیر تھی باران کی حویلی کے لوگوں سے بات کرنے کی اور پھر روشنی خان حویلی تک پہنچ جاتی اور پھر شروع ہوتی روشنی کے انتقام کی داستان۔۔۔

۔

پورے ایک مہینے بعد آج اس کے امتحان ختم ہو گئے تھے، امتحان کے دوران بی جان نے سختی سے سب کو تنبیہ کر دی تھی کہ صلہ سے کوئی کام نہ کرایا جائے، بس اسے پڑھنے دیا جائے اس لئے صلہ نے سکون سے سارے پیپر دے دیئے۔ اس دن کے بعد سے اس کا چہرہ بالکل ہی بجھ گیا تھا جس پر بی جان نے کوئی توجہ نہ دی کیونکہ انہیں لگا کہ امتحانوں کی وجہ سے وہ کچھ نڈھال سی ہے، بی جان ہال کمرے میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ صلہ ان کی پشت پر کھڑی ان کے سر میں بادام کا تیل ڈال کر مالش کر رہی تھی۔ وہ ایکدم چپ و ساکت کھڑی تھی پہلے تو چہک چہک کر بی جان سے باتیں کرتی لیکن اب اس کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا کہ جیسے یہ وہ صلہ ہی نہیں تھی۔ بی جان کے سر میں تیل ڈالتے اچانک سے صلہ کو ابکائی سی آئی تو بی جان کچھ پریشان سی ہو گئیں۔

کیا ہوا صلہ بچے طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان اس کا بجھا ہوا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگیں، اپنی اس حالت صلہ خود بھی حیران و پریشان تھی۔ آج تک ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا ہو رہا تھا۔

"نہیں بی جان بس ایسے ہی جی مالش کر رہا ہے"

صلہ نے تیل کی شیشی ٹیبل پر رکھی اور بی جان کے پاس آ کے بیٹھ گئی، بی جان نے تفصیلی نظروں سے اس کا جائزہ لیا اس کا رنگ ایکدم زرد پڑ گیا تھا۔

"کچھ دنوں سے تمہیں کھانسی بھی بہت ہے ایک کام کرو میرے ساتھ ڈاکٹر کے چلو"

بی جان اس کے لئے بہت حساس تھیں اس لئے فوراً سے اس کی حالت دیکھ کر حل پیش کیا۔

"نہیں بی جان، خدانخواستہ ایسی کوئی طبیعت خراب نہیں ہے آپ میری فکر نہیں کریں میں ٹھیک ہوں"

اس نے بی جان کو تسلی دی کیونکہ اس کے وہم و گمان میں بھی ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ بھی اپنی طبیعت خراب کو معمولی سمجھ رہی تھی۔

"اچھا تمہارے بال بھی بہت روکھے پھیکے ہو رہے ہیں آؤ میں تمہارے تیل ڈال کے مالش کر دوں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان نے محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو وہ اثبات میں سر ہلا کے صوفے کے آگے والے حصے پر زمین پر بیٹھ گئی۔

@@@@@

اظہر ہاشمی متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے، وہ لوگ زیادہ امیر تو نہ تھے لیکن ان کا گھرانہ خوشحال تھا، گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں تھی، اظہر کی گورنمنٹ جاب تھی جب کہ نہال بھی ایک آفس میں جاب کرتا تھا۔

آفس کا آف ہوتے ہی نہال اپنے کیبین سے نکلنے لگا تو اس کی کولیگ ربیکا پریشان چہرہ لئے اس کے پاس آئی ویسے تو نہال کی زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں تھی اس لئے آج تک اس نے آفس میں ربیکا یا کسی اور لڑکی سے بات نہیں کی تھی لیکن آج ربیکا کو پریشان دیکھ اسے اگنور کرنا اچھا نہیں لگا وہ ایک اچھا اور نیک دل انسان تھا۔

"سب خیریت ہے آپ اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں؟"

وہ جھجھکتے ہوئے استفسار کرنے لگا کیونکہ ربیکا رونی صورت بنائے اس کے سامنے کھڑی تھی بول کچھ بھی نہیں رہی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میرے فادر کو ہارٹ اٹیک آیا ہے مجھے فوراً ہوسپٹل جانا ہے یہاں کوئی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیا آپ میری مدد کر دینگے؟

ربیکا نے بھیگتی آنکھیں صاف کر کے اس سے التجا کی تھی

"اللہ خیر کرے، آپ پریشان نہ ہو، میں اپنی بائیک پر آپ کو ڈراپ کر دوں گا"

نہال فوراً راضی ہوا تو ربیکا احسان مند نظروں سے اسے دیکھ کر باہر کی طرف لپکی، نہال بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔

"روشنی کافی دنوں سے اپنی جاب کی وجہ سے مصروف تھی، جب کہ باران خان ایک ماہ سے دبئی گیا ہوا تھا، کل اس نے واپس آ جانا تھا اس لئے روشنی نے سوچا کہ آج نہال سے ملتے ہوئے گھر جائے گی۔ اس کا ارادہ یہی تھا کہ نہال کے آفس جا کے اسے کال کر کے بلا لے گی اور پھر دونوں کسی قریب ریسٹورینٹ چلے جائیں گے۔

روشنی جیسے ہی نہال کے آفس کی طرف آئی تو دیکھا نہال اپنی بائیک پر کسی لڑکی کو بٹھائے لے کر جا رہا تھا، لڑکی بہت خوبصورت تھی اور ایسے نہال کے ساتھ بیٹھی تھی جیسے دونوں کے درمیان کتنی بے تکلفی ہو۔ یہ دلسوز منظر دیکھ کر روشنی کی آنکھیں دھندلا گئیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اپنی جگہ پر منجمند ہو گئی، جو اس کی آنکھوں نے آج دیکھا تھا وہ نا قابل قبول تھا۔ اس کا نہال کسی اور لڑکی کی جانب راغب ہو گیا تھا، انتقام کی آگ میں وہ نہال کو کیسے فراموش کر گئی تھی۔ اس نے کچھ دیر تک وہاں کھڑے ہو کے آنسو بہائے پھر ٹیکسی کر کے اپارٹمنٹ واپس چلی گئی

@@@@

اپنے کمرے میں آ کے اس نے فون کلچ سے نکالا تو دیکھا باران کی کئیں مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں، موڈ تو اس کا ویسے ہی خراب تھا اور اس سب کا ذمہ دار وہ باران کو سمجھ رہی تھی، نہال بھی تو اس کے ساتھ باران کو برداشت کر لیتا تھا تو پھر وہ کیوں نہال کے ساتھ کسی لڑکی کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی، اس نے باران کے نمبر پر کال بیک کی تو اگلی طرف سے باران کی خوش باش آواز سنائی دی۔

"روشنی میری جان کیسی ہو؟"

باران بڑے پیار سے پوچھ رہا تھا۔ اس کا فالتو اور زبردستی کا پیار دیکھ روشنی مزید تپ گئی۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی باران خان"

وہ غصے سے دانت پیستے بولی، باران سخت حیران ہوا، آج تک اس نے روشنی کو ایسے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہوا روشنی؟ آر یو او کے"

باران خان سنجیدہ ہو کے پوچھنے لگا۔

"کہاں سے او کے یار، تھک گئی ہوں تمہیں بول بول کر کہ اب شادی کرنا چاہتی ہوں، تھک گئی ہوں اکیلے رہ رہ کر لیکن تمہیں تو شاید مجھ سے شادی کرنی نہیں ہے اس لئے ہر بار اگنور کر دیتے ہو اب خود دیکھ لو ایک مہینہ ہو گیا لیکن تم نے ابھی تک گھر میں بات نہیں کی"

روشنی کا تو غصہ ہی ہلکا نہیں ہو پا رہا تھا باران بھی اس کی بات سنجیدگی سے سن رہا تھا

"سوری میری جان بس کام میں اتنا مصروف ہوا کہ فرصت ہی نہ ملی، اچھا میں کل صبح حویلی جاتا ہوں اور وہاں سب سے بات کرتا ہوں"

باران نے دو منٹ میں فیصلہ کر لیا تھا، جسے سن کر روشنی کی باچھیں کھل گئیں۔

"پکا"

وہ کنفرم کرنے کے لئے پوچھنے لگی

"100٪ پکا"

باران نے پختگی سے کہا تو روشنی دھیمے سے مسکرا دی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@

وہ صبح سویرے کمرے سے نکلی تو جسم میں ہلکا پھلکا درد محسوس ہوا،اس نے زیادہ توجہ نہ دی اور خود کو نارمل ظاہر کرانے لگی۔کل اس کے پیپر ختم ہونے کی وجہ سے سبین اور عالیہ تو تیار بیٹھی تھیں اس کے اتنے دنوں کے آرام کا بدلہ نکالنے کے لئے، سو جیسے ہی اس کو دیکھا تو دونوں نے اپنی خواہشوں کا تانتا باندھ دیا تھا۔

"صلہ تم جانتی ہو کہ ہاشم کو ملازموں کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں ہے، تمہارے پرچے چل رہے تھے تو بڑی مشکل سے ہم نے ملازموں کے ہاتھ کا کھانا حلق میں اتارا تھا،اس لئے آج بہت دل للچا رہا ہے شاباش بریانی بنالو اور کباب بھی فریز کر دو اور آ گر ساتھ میں کھیر بھی بنالو تو اچھا ہو گا،اب تمہیں ہماری خدمتیں کرنی چاہیئے بھلے دل سے نہ صحیح مگر تم ہو تو ہماری بہو نہ!!!

سبین نے میٹھا شیریں لہجہ کرتے صلہ پر کام تھوپ دیا تھا،صلہ انکار تو کر نہیں سکتی تھی اس لئے پھیکا سا مسکرا کے کچن میں چلی گئی اور ان کے حکم کی تعمیل کرنے لگی۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوپہر ہوتے ہی اس نے بریانی تیار کرلی تھی اب وہ کبابوں کا مصالحہ پیس ہی رہی تھی جب اسے چکر آئے اور وہ دھڑام سے زمین بوس ہو گئی، اس کے یوں گر جانے پر ملازموں میں افراتفری مچ گئی، وہ بیہوش ہو گئی تھی، ملازموں نے اسے کمرے میں لٹایا اور بی جان کو اطلاع دی، بی جان بھاگتی ہوئی اس کے کمرے میں آئیں۔ شور شرابہ سن کر عالیہ اور سبین بھی آ گئیں۔

بی جان صلہ کے سرہانے بیٹھی اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر جب اسے ہوش نہ آیا تو بی جان نے لیڈی ڈاکٹر کو فوراً خان حویلی بلا لیا۔ کچھ وقت سرکنے کے بعد تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر بی جان کے کمرے میں موجود تھیں، انہوں نے ٹھیک طریقے سے صلہ کا معائنہ کیا اور بی جان سے مخاطب ہوئیں۔

"فکر کی بات نہیں ہے بی جان، ایسی حالت میں لڑکیوں کو اکثر زیادہ کمزوری ہو جاتی ہے، آپ ان کی ڈائٹ پر توجہ دیں"

ڈاکٹرنی پرچے پر دوائیاں لکھتی جا رہی تھیں جب ڈاکٹرنی کی بات سن کر بی جان کشمکش میں مبتلا ہو گئیں۔ سبین اور عالیہ نے چونک کر ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا تھا۔

"کیسی حالت ڈاکٹر"

بی جان ناسمجھی سے پوچھنے لگیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صلہ پریگنینٹ ہیں بی جان لیکن آپ اتنا حیران کیوں ہو رہی ہیں، آپ نے بتایا تھا نہ کہ آپ کے پوتے سے ان کی شادی ہو گئی ہے"

بی جان کے چہرے کا فق رنگ دیکھ ڈاکٹرنی نے تشویش سے کہا، وہ فیملی ڈاکٹر تھیں اس لئے حویلی کے بارے میں کافی معلومات مل جاتی تھیں انہیں۔

"جی جی"

بی جان نے ڈاکٹرنی کی الجھن دور کرنے کے لئے ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا جب کہ سامنے کھڑی سبین اور عالیہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

ڈاکٹرنی دوائیوں کی پرچی بی جان کے ہاتھ میں تھماتی کمرے سے نکل گئی تھیں جب کہ بی جان کو اپنی ٹانگیں بے جان ہوتی محسوس ہوئیں، یہ کیسے ہو سکتا تھا ایسا کیسے ممکن تھا۔۔۔؟؟

"دیکھ لیا بی جان کیا گل کھلائے ہیں آپ کی لاڈلی نے، آج پچیس سال بعد اس حویلی میں وہی ہو گیا جو پچیس سال پہلے ہوا تھا، لگا دیا اس لڑکی نے ہماری اور سب سے بڑھ کر میرے بیٹے کی عزت پر بٹا جس کے نکاح میں تھی یہ، اٹھائیں اسے اور پوچھیں کالج کے نام پر کس کے ساتھ منہ کالا کرتی رہی ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غصے اور طیش میں آتی سبین منہ سے خرافات اگل رہی تھیں۔بی جان سر پکڑ کے صوفے پر ڈھے گئی تھیں، وہیں سبین کی تیز آواز سن کر صلہ کو ہوش آنے لگا۔

"اٹھ لڑکی اور بتا کس کے ساتھ ہماری عزت خراب کی ہے؟"

صلہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی تھیں سبین نے اس کے پاس آتے اس کے منہ پر طمانچوں کی برسات کر دی تھی، صلہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا، وہ ناسمجھی سے آنکھیں پھیلائے سبین کو دیکھنے لگی، پھر اس نے حیرت سے بی جان کو دیکھا جو سر پکڑے بیٹھی کافی افسردہ دکھائی دے رہی تھیں۔

"کیا ہوا بڑی بیگم پلیز مجھے بتائیں؟"

سبین کا لال سرخ چہرہ دیکھ صلہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔

کیا ہوا، اتنی بچی مت بن جو گل کھلایا ہے وہی ہوا، ماں بننے والی ہے تو اور بول کون ہے اس بچے کا باپ ہے۔

سبین نے ایک بار پھر پوری طاقت سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کئے، صلہ گھائل ہو کے رہ گئی۔

"ایسے نہیں بتائے گی؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین نے اس کی چوٹی میں قید بالوں کو مٹھی میں دبوچا اور گھسیٹتی ہوئی کمرے سے باہر لے گئی، مرد حضرات زمینوں پر گئے ہوئے تھے ورنہ ناجانے آج کیا حال کرتے اس نازک جان کا۔

"میں کہہ رہی ہوں بتا کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے؟"

سبین نے صلہ کو جھٹکے سے زمین پر پھینکا اور پھر اسے درپے در کئیں ٹھوکریں ماریں۔

"پلیز مجھے مت ماریں ماں بیگم، بڑے خان ہی اس کے باپ ہیں، میں ایسی گری ہوئی حرکت کبھی نہیں کر سکتی"

مار کھا کھا کے نڈھال ہوتی صلہ نے سبین کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے، عالیہ بھی ہال کمرے میں کھڑی تھی لیکن بی جان اپنے کمرے میں ہی تھی

ان کی اہمیت ہی نہیں پڑی باہر انے کی کیونکہ اب وہ کس منہ سے صلہ کو بچاتیں، ان کی بہو نے تو اس سب کا زمہ دار پہلے ہیا نہیں ٹھرا دیا تھا۔

"جاہل گندی لڑکی تجھے شرم نہیں ار ہی اتنا بڑا جھوٹ بولتے ہوئے کس قدر بے شرمی سے میرے بیٹے پر تھوپ رہی ہے"

"خبردار اگر تو نے ایک بار پھر اپنی گندی زبان سے میرے بیٹے کا نام لیا تجھے اگ لگا دوں گی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین دانت پیس کر بولتی اسے مارنے کے لئے اگے بڑھی تھیں جب عالیہ نے اکے پکڑ لیا۔

"باجی اپ کا بی پی ہائی ہو جائے گا اس منحوس کا کے لئے خود کے ساتھ غلت مت کرو"

عالیا اپنی بہن کا کندھا دبانے لگی جب کہ طلش سے پھٹتے سبین صلہ کو مارنے پر تلی ہوئی تھی ابھی وہ اگے بڑھ کر صلہ کو دو چار مزید لگاتی جب ہال کمرے میں داخل ہونے والا شخص یہ منظر دیکھ ٹھٹھک گیا۔

اس کے مہنگے پرفیوم کی خوشبو نے ایکدم ہی فضا کو معطر کر دیا تھا۔وہ لمبا چوڑا مرد حیرت سے انکھیں پھیلائے سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جب باران کو دیکھ صلہ اس کی طرف بڑھی اور اس کے قدموں سے لپٹ گئی

"پلیز خان، سب کو سچ بتائیں کہ اپ ہی میرے بچے کے باپ ہیں، میں ایسی لڑکی نہیں ہوں پلیز سب کو سچ بتاہیں میں، میں اپ کو جتنی بھی ناپسند ہوں لیکن خدا کے لئے جھوٹ مت بولئے گا، میری زندگی اور عزت اپ کے ہاتھ میں ہے خان، میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اور اس بچے کے باپ اپ ہیں سب کو بتائیں پلیز خان"

وہ باران خان کے پیر پکڑ کر سسک سسک کر رودی، بی جان بھی کمرے سے باہر نکل آئی تھیں اور سارا تماشہ دیکھ رہی تھیں۔صلہ کی بات سن کر باران کو یوں لگا جیسے حویلی کی چھت اس کے سر پر آ گری



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہو، وہ آنکھیں پھاڑے صلہ کو دیکھنے لگا جو اس کے قدموں میں بیٹھی ہاتھ جوڑ کر رحم طلب کر رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں کچھ ماہ پہلے والا وہ منظر دوڑنے لگا۔

"باران دیکھ کیا رہے ہو بیٹا؟اس جھوٹی مکار لڑکی کا منہ نوچ لو، تمہارے سامنے کھڑے ہو کے غلط بیانی کر رہی ہے"

سبین ایک بار پھر حلق کے بل چلائی تھیں، باران نے ایک پل کے لئے رک کر اپنی ماں کو غور سے دیکھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو جیسے کچھ ثابت کر رہا ہو۔اگلے پل وہ جھکا اور پھر صلہ کے شانوں سے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیا۔اس کا روتا سسکتا چہرہ، گالوں سے نکلتا خون دیکھ باران خان کو ایکدم ہی دل میں تکلیف محسوس ہوئی۔

"ہاتھ کیسے لگایا میری بیوی کو"

وہ پوری طاقت سے ڈھاڑا تھا،اس کی اواز سن کر سبین بے ساختہ ہیں چونک گئیں جب کے خوف کے مارے صلہ خود میں سمٹنے لگی جب باران خان نے اس چھوٹی سی نازک لڑکی کو خود میں سمیٹ لیا۔اس نے صلہ کو اپنے سینے میں چھپا کر اس کے گرد ہاتھ مضبوطی سے باندھے تھے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اپ انسان ہیں یا حیوان، اتنا ظلم کرتا ہے کوئی کسی پر، اپ کے دل میں ایک بار بھی خدا کا خوف نہیں جاگا، ایک معصوم لڑکی کو اپ نے اتنی بے دردی سے مارا ہے جب جے اس کی تو کوئی غلطی بھی نہیں تھی، غلطی اپ کے بیٹے کی تھی اپئے اور بالکل ایسے ہی ماریئے مجھے "

اسے سینے سے لگا باران خان نے سرد پن سے اپنی ماں کو دیکھا تو ان کی نظریں جھک گئیں۔

"اپ کو شرم نہیں ائی اپنے بیٹے کی اولاد کو کسی اور کی اولاد کہتے ہوئے کم از کم یہی سوچ لیتیں کہ اس حویلی میں کوئی مرد بھی نہیں ہے جو۔۔۔۔؟؟

اس نے اپنا جملہ درمیان میں چھوڑ دیا تھا کیونکہ اسے محسوس ہوا اس کے سینے سے لگی صلہ سسک سسک کر رو رہی تھی اس نے صلہ کو سیدھا کیا اور پھر افسوس کے اپنی ماں کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے صلہ کے انسو صاف کئے۔ حویلی کے مکینوں اور ملازموں نے پہلی بار باران خان کا یہ روپ دیکھا تھا۔ سب ہی ششدر رہ گئے تھے ایک پل کو تو سب کو گمان ہوا یے باران خان ہے ہی نہیں اس کی شکل کا شاید کوئی دوسرا بندہ ہو۔

"اس بچے کا باپ میں ہوں خبردار اب کسی نے صلہ کو یا میرے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جان لے لوگا اس کی"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چاروں نگاہیں گھماتے اس نے سب کو تنبیہ کی ابھی وہ اگے کچھ بولتا جب صلہ چکرا کے گرنے لگی، باران خان نے جلدی سے اگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھالیا تھا اور پھر اس نازک سی معصوم لڑکی کو اپنے میں لے گیا جب کے عالیہ اور سبین نے شرمندگی سے بی جان کو دیکھا تھا جواب ناجانے ان دونوں کا کیا حال کرتیں۔

@@@@@@@

اپنے کمرے میں اکے اس نے صلہ کو بیڈ پر لٹایا اور پھر وارڈوب سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے چہرے کے زخموں پر مرہم لگانے لگا۔ وہ اج تک صلہ سے نفرت کا دعوی کرتا رہا تھا لیکن اج اس کی یہ حالت دیکھ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس بے ضرر لڑکی سے اسے کبھی بھی نفرت نہیں تھی۔ اج وہ زیادہ دلبرداشتہ اس لئے ہو گیا تھا کہ صلہ کی اس حالت کا وہ زمہ دار تھا۔ اس معصوم کم عمر لڑکی کی کوئی غلطی نہیں تھی بلکہ یہ تو اس کی اچھائی تھی کہ اس نے باران کی غلطی کا پردہ رکھا تھا۔ وہ اج حویلی روشنی کے متعلق بات کرنے کے لئے ایا تھا لیکن اب اس کا دماغ خراب ہو کے رہ گیا تھا۔ اسے رہ رہ کر اپنی ماں پر غصہ ارہا تھا جنہونے حد ہی کردی تھی۔ بے حال پڑی صلہ سے اسے بہت انسیت محسوس ہو رہی تھی یا شاید نکاح کے دو بول نے باران خان جیسے پتھر کو بھی پگھلا دیا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے صلہ کے چہرے پر مرہم لگایا اور پھر اس کے نوچے ہوئے بکھرے بال چوٹی سے ازاد کر دیئے۔ اب وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر دھیرے دھیرے اس کا سر سہلانے لگا تا کہ تکلیف میں کچھ ارام اجائے۔ تھوڑی دیر بعد ملازم جوس لے کر اگیا تھا، باران نے صلہ کے چہرے پر ہلکے سے پانی چھڑکا اور پھر جب وہ ہلکے سے ہوش میں انے لگی تو اس کا سہارا دے کر بیٹھا کے اس کے لبوں سے جوس کا گلاس لگا دیا۔ اللہ پاک انسان کا کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا ہی دیتا ہے اور آج بھی اللہ پاک نے سخت کٹھن حالات میں باران خان کو صلہ کا سہارا بنا کے بھیج دیا تھا

وہ جب تک ہوش سے بیگانی رہی تب تک باران خان خاموشی سے اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کے سرخ چہرے کو تکتا رہا جس کی معصومیت باران کو اپنے دل کے بے حد قریب محسوس ہونے لگی۔ اپنے کمرے میں کسی کو برداشت نہ کرنے والے باران خان نے اس لڑکی کو اپنے بستر پر خود لٹایا تھا۔ کافی دیر تک یونہی بیٹھے رہنے کے بعد باران خان نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر رکھا اور شرٹ کے اوپر کے بٹن تیزی سے کھول دیئے۔ شرٹ لوز کرتے ہی اس کی نظر ایکدم صلہ کے سراپے پر پڑی تو یاد آیا کہ اب صلہ کے ساتھ اس کے وجود کا ٹکڑا بھی جڑا ہوا تھا۔ اس ننھے مہمان کا سوچ کر باران خان بے ساختہ مسکرا دیا۔ اسے اپنے سے منسلک رشتے بہت عزیز تھے اور پھر اب تو بات اس کی اولاد کی تھی وہ کیسے خود



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غرضی دکھا پاتا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر صلہ کے چہرے کو پیار سے چھوا،ایسا کرتے ہوئے باران خان کو محسوس ہوا جیسے وہ اپنے بچے کی ماں کو نہیں بلکہ بچے کو ہی پیار کر رہا ہو۔

اس کا لمس خود پر محسوس کر کے صلہ کسمسا کے اٹھ بیٹھی مگر سامنے باران خان کو دیکھ کچھ وقت پہلے کا دردناک منظر آنکھوں میں ٹھہر گیا۔اس نے نظریں دوڑائے باران خان کا کمرہ دیکھا اور پھر بڑی ہمت کر کے نظریں باران خان کے چہرے پر ڈالیں جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔باران کو دیکھ کر صلہ کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آ گیا۔

باران نے اسے ڈرتے دیکھا تو کھسک کر اس کے قریب ہوا اور پھر اس کا ڈر زائل کرنے کی نیت سے اپنے ہاتھ اس کے شانوں پر جمائے پورے استحقاق سے اس کی پیشانی پر اپنے دہکتے لب رکھ دیئے۔

صلہ کی آنکھیں تو حیرت سے پھیل کے رہ گئی تھیں،آج باران خان اسے حیران کئے جا رہا تھا۔شرم و حیا کے مارے صلہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔باران نے اس کے شانوں پر گرفت مضبوط کی تو وہ پوری طرح سے اس کے حصار میں مقید ہو گئی۔اس نازک سی جان کو باران خان نے ایک بار پھر خود میں سمیٹ لیا تھا شاید ایسا کر کے وہ اس کا درد ختم کرنا چاہ رہا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کے ماتھے سے لب ہٹا کر باران خان نے نرمی سے اس کے گال پر پڑے ناخنوں کے نشانوں پر انگلی رکھی اور اس کے زخموں کو سہلانے لگا۔ شرم و جھجھک کے باعث صلہ کی پلکیں اب باقاعدہ لرز رہی تھیں۔ باران خان پر صلہ کا ایسا خمار چڑھا تھا کہ کچھ پلوں کے لئے وہ روشنی کو بھول ہی گیا۔

"خا۔۔خان مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے"

اس کی شدتیں بڑھتی دیکھ صلہ نے ڈرتے ہوئے ہونٹوں سے لفظ ادا کئے تو باران خان کی نظریں بے ساختہ اس کے نازک سے لبوں پر ٹک گئیں اگلے پل ہی اس نے نظروں کا زاویہ بدلا اور صلہ سے تھوڑا فاصلہ قائم کر کے بیٹھ گیا۔اس کے دور ہونے پر صلہ نے سکھ کا سانس لیا۔

"دیکھو صلہ آج جو کچھ ہوا میں اس کی معافی چاہتا ہوں اور تم سے وعدہ بھی کرتا ہوں کہ آئندہ کے بعد تمہارے ساتھ ایسی کوئی حرکت کسی کو کرنے نہیں دوں گا، آج تک ہمارے درمیان جو بھی تھا وہ اب نہیں ہے۔ جب میں نے تم سے نکاح کیا تھا تب میں نے تمہیں اپنی بیوی نہیں مانا تھا لیکن آج میں تمہیں اپنی بیوی اور اپنے بچے کی ہونے والی ماں بھی مانتا ہوں اور تمہاری بہت عزت بھی کرتا ہوں۔ جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا میں جانتا ہوں کہ اس میں تمہاری مرضی شامل نہیں تھی اور تم کسی اور میں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ صلہ تم اگر چاہو تو میرے بچے کی پیدائش کے بعد مجھ سے علیحدہ ہو کر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنی مرضی سے زندگی گزار سکتی ہو میں تمہارے ساتھ کوئی زور زبردستی کرنے کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی میں کسی کی زندگی اس پر تنگ کرنے کا حق دار ہوں۔تم جو چاہو گی وہی ہو گا،میری اولاد میری زمہ داری ہے میں خود سے بڑھ کر اس سے پیار کروں گا اس لئے خیال رکھنا میرے بچے پر کوئی آنچ نہ آئے"

باران خان نظریں جھکائے بیٹھا گھمبیر لہجے میں بات کر رہا تھا اس کی بات سن کر صلہ نے تڑپ کر اسے دیکھا وہ کیسے اس کے بچے کو صرف اپنا بچہ بول سکتا تھا اور اب تک اس نے صلہ پر جو مہربانیاں کی تھیں وہ اس بچے کے خاطر ہی کی تھیں۔صلہ کا کوئی جواب نہ پا کے باران خان نے گردن گھما کے صلہ کی جانب دیکھا۔

"مجھے پتا ہے تم کیا سوچ رہی ہو،بے فکر تمہاری اولاد پر تمہارا جو حق ہے وہ میں نہیں چھینوں گا اور نہ ہی کسی کو چھیننے دوں گا"

باران خان کی بات سن کر صلہ کو ایسا لگا جیسے باران خان نے اس کی آنکھیں پڑھ لی ہوں۔جیسے یہ شخص دل کا حال جان گیا ہوں۔

"صلہ تم میری بیوی ہو اور یہ کوئی عام بات نہیں ہے،بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہیں اس سے میں اچھے سے واقف ہوں میں مردوں کے لئے جتنا بھی ظالم ہوں عورت زات کی میری نظر میں بہت عزت ہے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آگر آج تک میں نے تمہارے ساتھ بھی کوئی بد تمیزی کی ہے تو اس لئے کہ مجھے تمہاری الٹی سیدھی حرکتیں اور چلتی ہوئی زبان سے بہت چڑ ہے خیر ان سب باتوں کو چھوڑو مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ایک لڑکی ہے۔روشنی نام ہے اس کا۔ہم دونوں کئیں سالوں سے ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں،یہ بات یقیناتمہارے لئے بہت دردناک ہے لیکن میں روشنی سے شادی کرناچاہتاہوں،میں اسے چھوڑ نہیں سکتا،ہاں میں تم سے اس بات کاوعدہ کر سکتاہوں کہ تمہیں تمہارے حق سے کبھی محروم نہیں کروں گا،کیاتم مجھے دوسری شادی کرنے کی اجازت دیتی ہو؟

باران خان بڑی آس بھری نظروں سے صلہ کو دیکھ رہاتھا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور وہ کچھ سوچ کر بے دردی سے اپنانچلا لب کاٹ رہی تھی۔

"جواب دوصلہ؟"

باران نے ایک بار پھر استفسار کیاتھا۔صلہ کی آنکھوں میں نمی اتر گئی بھلے اس کی عمر کم تھی لیکن وہ اپنی عمر سے کئی زیادہ بڑی اور سمجھدار تھی۔جانتی تھی اب اس کے اوپر سوکن نام کاایک اور ظلم مسلط کر دیا جائے گا۔باران خان اس سے اجازت مانگ رہاتھا یہ اس کے لئے بہت بڑی بات تھی وہ کیسے اسے منع



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کر سکتی تھی اور منع کرنے کا وہ حق نہیں رکھتی تھی کیونکہ وہ خود اس کی زبردستی کی بیوی بنی ہوئی تھی۔اس نے نظریں اٹھا کے باران خان کو نہ دیکھا بس اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ گرل"

باران خان نے اس کی ٹھوڑی کو پیار سے چھوا اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ صلہ نے درد سے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر اس وجود کو محسوس کیا تھا جو اب اپنی ماں کے ساتھ لوگوں کے ظلم کا شکار ہونے والا تھا۔

@@@@

وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ بی جان کے کمرے سے نکلا تھا۔صلہ کے بعد بی جان اور اس کی فیملی کو بھی روشنی اور اس کی شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔بی جان صلہ کے لئے کچھ اداس تھیں لیکن باران کی خوشی کے لئے خوش بھی تھیں۔ سبین تو اپنی پڑھی لکھی خوبصورت اور معیاری بہو کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہی تھیں یہ جانے بغیر کے وہ بہو ان کا کیسے حشر نشر بگاڑنے والی ہے۔ سبین نے باران کو کہہ دیا تھا کہ وہ جلد از جلد روشنی کو حویلی لے آئے تاکہ ان کی دھوم دھام سے شادی کر دی جائے۔ہاشم اپنی بیوی اور بھائی رحیم کے مقابلے میں ایکھ سلجھے ہوئے سمجھدار آدمی تھے ان کے خیال میں باران کی دوسری



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شادی صلہ کی حق تلفی تھی لیکن بیٹے کے آگے کچھ بول نہیں سکتے تھے وہ ان سے اجازت مانگ رہا تھا یہ بھی بڑی بات تھی ورنہ وہ اپنی مرضی کا مالک تھا۔خان حویلی کے باورچی خانے میں اس وقت مختلف پکوانوں اور مٹھائیوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ملازم پھولوں اور برقی قمقموں سے پوری حویلی کو سجا رہے تھے، سبین اور عالیہ کی شاپنگ شروع ہوگئی تھی وہیں مرد بھی اپنے باران کی شادی کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہانے کے لئے تیار تھے۔حیدر اور مومنہ کو بھی باران کی شادی کے لئے چھٹیوں میں پاکستان آنے کا پیغام بھیج دیا تھا مختصر یہ کہ خان حویلی میں باران خان کی شادی کی بڑی زور و شور سے تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔

@@@@

آج تین دن بعد وہ کراچی واپس جانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔یہ پہلی بار تھا جب اس کے کراچی جانے پر سب بے حد خوش تھے کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ اس بار اپنی دلہن لے کر لوٹتا۔اپنے کمرے سے نکل کر باران بی جان کے کمرے کی طرف چل دیا کیونکہ آج کل صلہ بی جان کے کمرے میں رہ رہی تھی۔باران خان نے اسے کہا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں رہ لے لیکن صلہ نے اس کو یہ کہہ کر صاف منع کر دیا کہ اس کمرے پر حق صرف روشنی کا ہے۔صلہ کو تو چھوٹے کمرے میں رہنے کی عادت تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران خان نے ہاتھ بڑھا کے دھیرے سے بی جان کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے بی جان کی گود میں سر رکھ کر سمٹ کر لیٹی ہوئی نظر آئی۔ باران خان کی آہٹ محسوس کرتے ہی وہ سرعت سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"

باران بی جان کے پاس جانے کے بجائے اس کے قریب ہو کے بیٹھا اور نرمی سے پوچھنے لگا۔ وہ سرخ اور نارنجی کے امتزاج کی کرتی پہنی ہوئی تھی شلوار اور دوپٹہ بھی ہم رنگ تھے، لمبے سیاہ بال چوٹی میں قید تھے۔ چہرہ بالکل سادہ تھا معصوم سا۔

"جی اب بہت اچھی ہے"

صلہ نے نظریں جھکا کے دھیرے سے جواب دیا۔ جب کہ باران کا صلہ کے ساتھ اچھا برتاؤ دیکھ بی جان بھی دھیما سا مسکرا دیں۔

"بی جان مجھے آنے میں ایک ہفتہ لگ جائے گا جب تک آپ کی ذمہ داری ہے اس بیوقوف لڑکی کا خیال رکھئے گا، صبح اور رات ایک گلاس دودھ یہ لازمی پیئے اور اس کے کھانے کا بھی خاص خیال رکھنا ہے آپ نے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے اس کے کندھے پر جھولتی چوٹی پکڑ کر نرمی سے کھینچی تو صلہ ہڑ بڑا گئی۔

"آپ کو ہماری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے خان، آپ بے فکر ہو کے جایئے"

صلہ ایکدم ہی تپ کر بول اٹھی۔ کافی دنوں سے اس کی زبان باران خان کے سامنے پھسلی نہیں تھی لیکن آج اس کی زبان چلنے پر بھی باران کو غصہ نہیں آیا۔ اس کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر باران نے ہاتھ آگے بڑھا کے اس کی کمر کے گرد باندھا اور اسے خود سے لگا لیا۔

صلہ کو باران سے اس حرکت کی امید نہیں تھی اس لئے اس کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں جب کہ اس کے چہرے پر پھیلی شرم دیکھ باران خان زیر لب مسکرا دیا۔

"کیا کہہ رہی تھی بچی؟"

باران خان نے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تو صلہ مچل کر رہ گئی مگر بی جان کے سامنے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔ باران خان نے اس کے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائی اور پھر لب بھینچ کر اس کے سرخ پڑتے رخسار دیکھنے لگا۔

"کچھ نہیں خان میں کہہ رہی تھی آپ نے جیسا کہا ہے بالکل ویسی ہو گا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی بے باکی دیکھ صلہ جھٹ سے بول پڑی، بی جان ان کی نوک جھونک دیکھ وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئیں۔

"بی جان آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

صلہ نے ان کو آواز لگا کر روکنا چاہا مگر بی جان ان سنی کرتی باہر کی طرف نکل گئیں۔

"دیکھو صلہ روشنی بھلے ہی میری محبت ہے لیکن تمہارا بھی مجھ پر اتنا ہی حق ہے جتنا اس کا ہوگا لہذا تمہیں مجھ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے"

اس کے چہرے پر پھیلا خوف دیکھ باران نے بہت نرمی سے باری باری اس کی آنکھوں پر لب رکھ دیئے۔ صلہ کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہونے لگی تھیں جب باران خان نے اسے ایک بار پھر خود میں سمیٹ کر سینے سے لگا لیا۔

@@@@@

وہ ہوسٹل کی بالکونی میں کھڑا ارد گرد کے پر کیف منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اسے میونخ آئے سات آٹھ ماہ گزر چکے تھے اس عرصے میں اس کی صلہ سے بات نہیں ہو پائی تھی لیکن اپنی نئی دوست آیت کے ساتھ وہ میونخ کی کئی خاص جگہیں گھوم آیا تھا جن میں سر فہرست پینا کوتھیک ڈر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

موڈرن، BMW میوزیم، نمفنبرگ، انگلش گارڈن اور نوئشوانسٹائن شامل تھے۔ چار ماہ بعد وہ چھٹیوں میں اپنے گھر جا سکتا تھا اس نے اپنے بھائی اور ماں کو خاص طور پر تاکید کر دی تھی کہ جب تک وہ پاکستان نہ آجائے تب تک اس کا بھائی بالکل شادی نہ کرے یہ اتفاق تھا کہ اسے ابھی تک صلہ اور باران کے نکاح کے بارے میں پتا نہیں چلا تھا اور جب پتا چلتا تو نا جانے کیا حالت ہوتی اس دیوانے کی۔ آج کل وہ آیت سے کم مل جل رہا تھا کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا آیت اب دوستی سے آگے بڑھنے لگی تھی، وہ حیدر کے لئے جو جذبات رکھنے لگی تھی اس سے حیدر اچھے سے واقف تھا۔ وہ آیت کی محبت کا بدلہ محبت سے نہیں دے سکتا تھا کیونکہ وہ صلہ کو پسند کرتا تھا اس لئے اس نے آیت سے دور رہنے میں ہی بہتری سمجھی تھی کیونکہ آیت جمال حسین حیدر خانزادہ کے لئے حد سے زیادہ پوزیسیو ہونے لگی تھی۔

@@@@@

باران خان نے حویلی میں ہی روشنی کو کال کر کے بتادیا تھا کہ حویلی والے اس کی شادی کے لئے راضی ہیں اور ایک ہفتے کے اندر روشنی حویلی جانے کی تیاری کر لے کیونکہ پھر اس نے ہمیشہ حویلی میں ہی رہنا تھا۔ روشنی نے اپنا جاب سے ریزائن کر دیا تھا اور نہال سے مل کر اسے تسلی دے آئی تھی کہ وہ جلد ہی اپنا بدلہ پورا کر کے نہال کے پاس واپس لوٹے گی اس کے ساتھ ہی اس نے نہال سے وعدہ لے لیا تھا کہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی کی غیر موجودگی میں نہال کسی دوسری لڑکی کا سوچے گا بھی نہیں، نہال نے بھی دل پر پتھر رکھ کر روشنی کو باران خان کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی تھی لیکن اس کے ساتھ روشنی سے چھپکے نہال نے بھی حیدر آباد جانے کا بندوبست کر لیا تھا کیونکہ اتنے دشمنوں کے درمیان وہ روشنی کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

باران خان نے سوچ لیا تھا کہ وہ شادی سے پہلے روشنی کو صلہ کے اور اپنے بچے کے بارے میں بتا دے گا کیونکہ وہ روشنی کے ساتھ کوئی بے ایمانی نہیں کر سکتا تھا اسی غرض سے وہ کراچی آ کے سب سے پہلے روشنی کے اپارٹمنٹ کے لئے نکل گیا تھا

باران خان روشنی کے اپارٹمنٹ آیا تو وہ بڑی خوش باش دکھائی دی، حویلی جانے کے لئے اس نے اپنا زیادہ تر سامان پیک کر لیا تھا کیونکہ باران خان کو اس نے یہی بتایا تھا کہ اس دنیا میں اس کا کوئی بھی نہیں ہے۔ باران خان نے نظر بھر کے روشنی کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور پھر اسے بیٹھنے کا کہہ کر خود بھی بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"روشنی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے، میں تمہیں کسی اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہتا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران خان کے تاثرات سنجیدہ ہو گئے تھے، روشنی نے آنکھیں واکئے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پھر سر کو جنبش دی تاکہ باران خان جو بولنا چاہ رہا تھا وہ بول سکے۔

"روشنی تمہیں میں نے بتایا تھا نہ ہماری حویلی میں ایک بچی میرا مطلب ہے کہ ایک لڑکی صلہ رہتی ہے جب میں پچھلی بار حیدر آباد گیا تھا تو بی جان نے زبردستی میرا نکاح اس سے کرا دیا تھا میں مجبور تھا آگر ایسا نہیں کرتا تو وہ معصوم میرے چچا کی دشمنی کی نذر ہو جاتی، میں نکاح کر کے اسے چھوڑ کے یہاں کراچی آ گیا تھا لیکن چند ماہ پہلے مجھے نا جانے کیا ہو گیا تھا، میں وہ کر گیا تھا جو مجھے نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ تین دن پہلے جب میں ہم دونوں کی شادی کی بات کرنے حویلی گیا تو مجھے پتا چلا وہ میرے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ آگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ اور میرا بچہ لوگوں کے ظلم کا شکار ہو جائیں گے اور ظلم کرنے والے میرے اپنے ہی ہوں گے اس لئے میں فیصلہ کیا ہے کہ میں صلہ کو نہیں چھوڑوں گا، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں روشنی کے میں تم دونوں میں پورا انصاف کرنے کی کوشش کروں گا، تمہیں اس بات پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟؟"

باران خان نے اپنی بات سنجیدگی سے مکمل کی اور پھر روشنی کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا جہاں کوئی تاثرات نہیں تھے۔ تاثرات بھی کیوں ہوتے روشنی کو اس بات سے زرا برابر بھی فرق نہیں پڑا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھا، باران خان کی آگر دو شادیاں بھی ہوئی ہوتیں تو اسے فرق نہیں پڑتا اس نے کونسا باران خان سے شادی کرنی تھی۔

باران خان کی بات سن کر روشنی اپنی سوچ میں گم تھی جب باران نے اس کا ہاتھ پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، روشنی نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تو باران خان نے بھی شرمندگی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا، روشنی اسے ہاتھ پکڑنے کی بھی اجازت نہیں دیتی تھی۔

"روشنی ایم سوری مجھے تم سے یہ بات چھپانی نہیں چاہئیے تھی"

باران کو لگا وہ خفا ہو گئی اس لئے شرمندگی سے معذرت کرنے لگا، باران کی بات سن کر روشنی نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"باران اٹس اوکے، مجھے پتا ہے تم نے جو کچھ کیا ہو گا مجبوری میں کیا ہو گا، میں اچھے سے جانتی ہوں تمہیں اور مجھے صلہ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، مجھے تم سے مطلب ہے تمہارے ساتھ رہنا ہے اور جو بچہ ابھی دنیا میں آیا نہیں مجھے اس سے بھلا کیسے مسئلہ ہو سکتا ہے، میں تو خوش ہوں کہ اسے دو ماؤں کا پیار ملے گا"

روشنی نے اپنے مخصوص نرم لہجے میں کہا اور پھر دھیما سا مسکرانے لگی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے تم سے یہی امید تھی روشنی ایسے ہی تھوڑی تمہیں اتنا پسند کرتا ہوں"

باران نے گھمبیر لہجہ میں کہا تھا،روشنی کی بات نے باران خان کا دل جیت لیا تھا،وہ یہی تو کرتی تھی ہر موڑ پر باران کا دل جیت لیتی تھی اس بات سے بے خبر کہ جب وہ باران خان کا دل توڑتی تو باران خان کے دل پر کیا گزرتی۔

@@@@@

آفس کے فرسٹ فلور پر وہ اپنے کیبین میں بیٹھا پوری توجہ سے کام میں مصروف تھا جب نک سک سے تیار ہوئی ربیکا اس کے کیبین کی طرف آئی۔نہال کو کسی کی موجودگی کا احساس تو ہوا لیکن اس نے سر اچکا کے دیکھا نہیں بس ایسے ہی اپنے کام میں مگن رہا۔

"نہال جی؟"

ربیکا نے اس کی کوئی توجہ نہ پا کے دھیرے سے اسے پکارا تو اس کی آواز سن کر نہال چونک گیا۔

"جی سب خیریت تو ہے؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے سر اچکا کے اسے دیکھا وہ ہلکے گلابی رنگ کا قمیض شلوار پہنی ہوئی تھی،دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا،سفید رنگت پر سنہری بال کافی بچ رہے تھے مگر اتناسب ہونے کے بعد بھی وہ روشنی کی ٹکر کی نہیں تھی۔روشنی کے لمبے سیاہ بال ہی اس کے پورے حسن پر بھاری تھے۔

"جی سب خیریت ہے میں بس آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی تھی آگر آپ اس دن میری مدد نہ کرتے تو پتا نہیں میں کیا کرتی"

ربیکا نے اپنے مخصوص میٹھے انداز میں اسے مخاطب کیا۔

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں،ایک دوسرے کی مدد کرنا تو ہمارا فرض ہے"

نہال نے مسکرا کے اسے جواب دیا اور پھر لیپ ٹاپ پر جھک گیا جب کہ ربیکا کافی دیر تک وہی کھڑی اسے محبت سے تکتی رہی،یہ سادہ سا لڑکا اس کے دل کو چھو چکا تھا۔

@@@@

وہ سیل فون کان پر لگائے اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑی سیاہ آسمان میں بادلوں کے ساتھ سفر کرتے چاند کو دیکھتے ہوئے نہال سے کال پر بات کر رہی تھی۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہال تمہیں پتا ہے آج مجھ پر باران خان کا ایک اور انکشاف کھلا وہ یہ کہ اس کی بیوی بھی ہے اور وہ باپ بھی بننے والا ہے"

روشنی سنجیدگی سے نہال کو بتانے لگی، اسے عادت تھی نہال کو ہر بات بتانے کی، اس کے لہجے میں کچھ اداسی تھی شاید وہ نہال سے دور ہونے والے تھی تب ہی اداس تھی۔

"ہیں؟ یہ اتنا چھپا رستم ہے مطلب عجیب بندہ ہے محبت کے دعوی تم سے کرتا ہے اور شادی پہلے ہی کر چکا ہے دیکھ لو روشنی تمہیں مجھ جیسا چاہنے والا کہیں بھی نہیں ملے گا جو صرف تم پر ہی پابند رہ جائے "

نہال نے ہنستے ہوئے محض مذاق کیا تھا مگر روشنی واقعی ہی ایموشنل ہو گئی تھی۔

"وہ باران خان تھا تب ہی چھوڑ دیا لیکن ایسی حرکت آگر تم کرتے نہ تو میں تمہیں تو جان سے مارتی ساتھ اس لڑکی کو بھی مار دیتی"

روشنی کے لہجے میں سختی آ گئی تھی، نہال جانتا تھا روشنی اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔

"بے فکر ہو جاؤ میری جان ایسا کچھ نہیں ہو گا، لیکن روشنی خان حویلی جا کے خیال رکھنا، باران کی بیوی یا اس کے بچے کو کوئی نقصان مت پہنچانا وہ بے گناہ ہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے اسے فوراً تاکید کی تھی۔

"ہمم آگر وہ میرے بدلے کے راستے میں نہیں آئی تو میں اسے کچھ نہیں کہوں گی، ویسے کوئی بھی لڑکی سوکن برداشت نہیں کر سکتی تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ میرے ساتھ کوئی اچھا برتاؤ کرے گی"

روشنی نے نہال کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا تھا۔

"روشنی یہ انسان کی فطرت ہوتی ہے، وہ کتنا بھی اچھا ہو مگر رقیب برداشت نہیں کر پاتا، اب مجھے ہی دیکھ لو باران خان سے سخت نفرت ہے مجھے لیکن تمہارے منہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے، ایسے ہی آگر وہ تم سے اچھا برتاؤ نہیں کرے یا کچھ بھی تو تم نے در گزر کرنا ہے، کسی معصوم کو نقصان پہنچا کے تم بھی ان ہی لوگوں کے برابر ہو جاؤ گی جن لوگوں کو تم ختم کرنا چاہتی ہو لہذا اس بات کا خاص خیال رکھنا"

نہال نے اب اسے سختی سے احساس دلانے کی کوشش کی تھی نہال کی بات سے روشنی بھی متفق تھی اس لئے دھیمے سے سر اثبات میں ہلا کے کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی۔ آنے والا وقت اس کے لئے یقیناً کافی کٹھن ہونے والا تھا

@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج پورے ایک ہفتے بعد وہ باران خان کے ساتھ اس عالیشان خان حویلی میں کھڑی تھی جس کو اس نے صرف تصور میں ہی دیکھا تھا لیکن یہ حویلی تو اس کے تصور سے بھی لاکھ گنا بڑھ کر خوبصورت اور قیمتی تھی۔ باران خان اور اس کی ہونے والی دلہن کی آمد کے لئے سارے ملازمین قطار بنا کے سر جھکائے ایک طرف کھڑے تھے دوسری طرف گھر کے مکین کھڑے حیرت سے روشنی کو دیکھ رہے تھے، سب کی نظر اس کے لمبے گھنے بالوں پر اٹک گئی تھی، اتنے خوبصورت بال واقعی وہ سراہنے کے قابل تھی جب کہ روشنی کو دیکھ بی جان کی آنکھیں ایکدم سے نم ہو گئیں جیسے ان کو کوئی عزیز یاد آگیا ہو۔

روشنی ڈارک بلیو کلر کی ٹخنوں تک آتی لانگ فراک پہنی ہوئی تھی، لمبے بال اسٹریٹ کر کے کمرے پر کھلے ہوئے تھے، چہرے پر ہلکی سی لپ اسٹک اور کانوں میں سلور کی جھمکیاں چمک رہی تھیں۔

"روشنی یہ بی جان ہیں"

باران نے بی جان کی طرف اشارہ کر کے روشنی سے تعارف کروایا، باران کی بات سن کر روشنی آگے بڑھی اور بی جان کے گلے لگ گئی۔ اتنے ملنسار لڑکی کو دیکھ بی جان نے ڈھیر ساری دعائوں سے نوازا اور باران کی پسند پر بہت خوش ہوئیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے بی جان کے بعد روشنی کا تعارف سبین اور عالیہ سے کروایا، روشنی آگے بڑھ کر ان سے ملنے لگی۔ سبین کو اپنی ہونے والی بہو بہت پسند آئی تھی۔

"روشنی یہ صلہ ہے"

سب سے آخر میں باران نے روشنی کی توجہ صلہ کی جانب مبذول کروائی جو بی جان کے پیچھے دبکی کھڑی تھی۔ روشنی نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا، وہ بہت کم عمر لڑکی تھی جس کے چہرے پر معصومیت کے علاوہ کوئی حسد یا جلن کا عنصر نہیں تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر روشنی کو ایکدم ہی اس پر ترس آگیا۔ وہ آگے بڑھی اور پھر بی جان کے پیچھے سے اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور اسے گلے سے لگالیا صلہ کو گلے سے لگائے روشنی کو اس سے بہت انسیت محسوس ہو رہی تھی۔ دوسری طرف صلہ جو روشنی سے ڈر رہی تھی اس کی اچھائی دیکھ پر سکون ہو گئی۔

"تم تو بہت پیاری ہو، باران سے بہت تعریفیں سنی ہیں میں نے تمہاری"

روشنی نے دل سے صلہ کی تعریف کی اور پھر پیار سے اس کی ٹھوڑی کو چھوا، روشنی کی بات سن کر صلہ نے چھپکے سے باران خان کی طرف دیکھا تھا جو اسے دیکھ کر زیر لب مسکرا رہا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی اور صلہ کی بات چیت دیکھ کر سبین کے تو کلیجے میں آگ لگ گئی، کہاں وہ روشنی کو صلہ کے دشمن کے روپ میں دیکھنا چاہ رہی تھی یہاں روشنی نے اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا

"آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی، آپ سب بہت اچھے ہیں، بالکل ویسے جیسا باران نے بتایا تھا"

روشنی واپس جا کے باران کے برابر میں کھڑی ہوئی اور مسکرا کے سب کا دل جیت لیا۔

"تم بھی بہت اچھی ہو بیٹا، تھک گئی ہوں گی، صلہ تم روشنی کو کمرے میں لے جاؤ اور اسے جوس وغیرہ بنا کے پلاؤ"

بی جان نے روشنی کا صلہ کے ساتھ اچھا برتاؤ دیکھا تو پر سکون ہو گئیں، ورنہ روشنی کو لے کر ان کے دل میں کئی خدشات نے جنم لے لیا تھا۔

بی جان کی بات سن کر روشنی صلہ کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ ملازم روشنی کا سامان اٹھا کے اس کے کمرے میں لے جانے لگا۔

"کیسی لگی روشنی؟"

صلہ روشنی کو لے کر اوپر فلور پر چلی گئی تھی جب باران خان سبین کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا۔

"بہت خوبصورت ہے لیکن نام کا غرور نہیں ہے لڑکی میں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین نے حیرانگی سے باران خان کو جواب دیا نہیں تو ابھی تک یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ کوئی لڑکی اتنی خوبصورت اور پڑھی لکھی ہو اور غرور کا عنصر اس میں زرا سا بھی نہیں دکھے، وہ اور ان کی بہن تو عام سی شکل صورت ہونے کے باوجود بھی ہر وقت گردن میں سریا لگائے گھومتی تھیں، تکبر تھا کہ سر جھکنے ہی نہیں دیتا تھا۔ غریب کو دیکھتے ہی ان کے ماتھے پر شکنیں ابھر جاتی تھیں۔

" بھئی باران اپنی روشنی سے پوچھو کون سا شیمپو یوز کرتی ہے جو اس کے بال اتنے خوبصورت ہیں، میں تو فین ہو گئی ہوں اس لڑکی کی، آج تک ایسی ماڈلز جیسی ہائٹ والی لڑکی اور اس کے اتنے لمبے گھنے بال میں نے صرف فلموں میں دیکھے تھے، کاش میرے بال بھی ایسے ہو جائیں

عالیہ اتاؤلی ہوتی باران خان سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔

"ماشاللہ بولو عالیہ کیا بچی کے بالوں کو نظر لگاؤ گی؟ جب بھی کسی انسان یا چیز کی تعریف کرو تو فورا ماشااللہ بولا کرو۔ یہ سب اللہ کی تخلیق ہے اور ہمیں ہر وقت اس کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا شکرادا کرنا چاہیئے!

عالیہ کی حرکتیں دیکھ بی جان نے اسے جھاڑ دیا تھا جس پر وہ منہ بنا کے رہ گئی۔

"بی جان میں آپ کی بات سے بالکل متفق ہوں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران خان نے مسکرا کے بی جان کی بات سے اتفاق کیا اور پھر آرام کرنے کی خاطر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"جائو روشنی کے لئے کھانے کا انتظام کروائو، صلہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ کچن میں نہیں جائے گی"

بی جان نے دونوں بہنوں کو دیکھ سخت لہجے میں حکم صادر کیا اور پھر خود بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں جب کہ بی جان کے منہ سے صلہ کی حمایت دیکھ سبین اور عالیہ جل کر راکھ ہونے لگیں لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ روشنی نے ان کی راکھ کو اب خاک میں ملا دینا تھا۔

وہ گیسٹ روم میں آ کے بیڈ پر لیٹ گئی تھی چونکہ وہ لوگ لمبا سفر طے کر کے آرہے تھے اس لئے روشنی کافی تھک گئی تھی۔اس نے حویلی میں آ کے سکھ کا سانس لیا بلا آخر وہ بہت محنت کے بعد اپنی منزل پر پہنچ گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ یونہی لیٹی رہی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور صلہ جوس کا گلاس ہاتھ میں لئے اندر داخل ہوئی، صلہ کو دیکھ کر روشنی سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔صلہ نے دھیمے سے مسکرا کے جوس کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور جانے کے لئے پلٹ گئی جب روشنی کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لئے۔

"صلہ آئو بیٹھو نہ"

روشنی نے مسکرا کے اسے بیٹھنے کی دعوت دی، صلہ اثبات میں سر ہلا کے اس کے سامنے بیٹھ گئی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم بہت کم عمر ہو اتنی جلدی شادی ہونے پر تم نے انکار نہیں کیا"

روشنی اس کے چہرے کو غور سے دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔

"نہیں وہ بی جان کی کسی بات کا انکار نہیں کر سکتی میں وہی تو میرا سب کچھ ہیں ان کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے"

صلہ نے ہچکچاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مسلتے جواب دیا، بی جان کے ذکر پر روشنی کی آنکھوں میں شعلے جل گئے۔

"تمہارا کوئی نہیں مطلب؟ تمہاری فیملی وغیرہ یا کوئی رشتے دار سب کہاں ہیں؟"

روشنی تفتیش سے استفسار کرنے لگی۔

"میرے پیرنٹس اس دنیا میں نہیں ہیں جب میں چھوٹی تھی ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو بی جان مجھے اپنے ساتھ حویلی لے آئی تھیں انہوں نے ہی مجھے پالا ہے ان کے علاوہ میرا کوئی رشتے دار بھی نہیں ہے"

روشنی کو اپنے بارے میں بتاتے ہوئے صلہ کا لہجہ نم ہو گیا تھا، روشنی نے افسوس سے اس گڑیا کو دیکھا۔

"دکھی مت ہو میرے پیرنٹس بھی اس دنیا میں نہیں ہیں اور کبھی کبھی خونی رشتے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ انسان کو ان کے قریب رہ کر گھٹن محسوس ہوتی ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے نظریں گھما کے اس کمرے کے چاروں کونوں کو کوفت سے دیکھا اور صلہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا۔

"آپ کے پیرنٹس کو کیا ہوا تھا؟"

صلہ بھی دکھ سے پوچھنے لگی۔

"وہ ایک دشمنی کی نذر ہو گئے تھے، محبت کی شادی کرنے کے بدلے انہیں اپنی جان کی قربانی دینی پڑی"

روشنی کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا، تلخیاں ابھرنے لگیں تھیں، صلہ کو اس کی بات سن کر کافی دکھ ہوا۔

"خیر تم اب اکیلی نہیں ہو میں ہوں نہ تمہاری بہن، تم مجھ سے کافی سال چھوٹی ہو اس لئے تم مجھے آپی بول سکتی ہو، تم مجھے آپی بولو گی تو مجھے واقعی بہت اچھا لگے گا"

روشنی نے پیار سے اس کے روئی جیسے گالوں کو چھوا تو اس کی اپنائیت دیکھ صلہ بے ساختہ ہی مسکرا دی جب کہ روشنی کو اپنی چھوٹی بہن یاد آگئی تھی جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے کنارے زرا سے نم ہوئے۔

"آپ بہت اچھی ہیں آپی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے بڑے دل سے اسے پکارا تھا، روشنی کا دل آپی لفظ سن کر تڑپ اٹھا، آنکھوں کے کنارے ایکدم ہی بھیگتے چلے گئے، وہ آگے بڑی اور بڑی محبت سے صلہ کو گلے سے لگالیا۔

"اپنے آپ کو کبھی اکیلے مت سمجھنا میں ہوں تمہاری بڑی بہن تم کوئی بھی بات مجھ سے شئیر کر سکتی ہو" تھوڑے سے وقت میں ہی روشنی سمجھ گئی تھی کہ حویلی والوں کا صلہ کے ساتھ کیا رویہ تھا اس لئے اسے صلہ سے بہت ہمدردی ہو گئی تھی۔

"آپی آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کچھ اچھا سا بنا کے لاتی ہوں، آپ کو میرے ہاتھ کا کھانا بہت پسند آئے گا میں بہت اچھا کھانا بناتی ہوں"

اس کی محبت دیکھ صلہ نے بھی اپنائیت دکھائی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی

@@@@@

وہ سب رات کے کھانے کے لئے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے، روشنی کی وجہ سے اُج کھانے میں بہت اہتمام کیا گیا تھا۔ روشنی باران کے برابر والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی سب گھر والوں ٹیبل پر موجود تھے بس صلہ ہی نہیں تھی۔ روشنی نے صلہ کی تلاش میں ارد گرد نظریں گھمائی مگر جب وہ نظر نہیں آئی تو بی جان سے مخاطب ہوئی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بی جان صلہ کہاں ہے؟"

روشنی کی بات سن کر کھانا کھاتی سبین کو دھچکا لگتے لگتے رہا، وہ پہلی ایسی سوتن دیکھ رہی تھیں جسے اپنی سوتن کی اتنی فکر تھی۔

"صلہ کچن میں ہے بیٹا"

بی جان نے طنزیہ نظروں سے سبین اور عالیہ کو دیکھا پھر روشنی کو مخاطب کیا۔

"میں اس کو بلا کے لاتی ہوں"

روشنی اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھی اور کچن کی طرف لپکی۔ وہ کچن میں آئی تو سامنے کا منظر دیکھ بہت دکھ ہوا، ملازم فرش پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے جب کہ صلہ سلپ پر پلیٹ رکھے کھڑے ہو کے کھانا کھا رہی تھی۔

"ارے آپی آپ کو کچھ چاہیئے تھا تو مجھے آواز لگا دیتیں؟"

صلہ کی نظر کچن کے دروازے پر کھڑی روشنی پر پڑی تو وہ سرعت سے بھاگ کر اس کے پاس آئی، یہ سب دیکھ روشنی کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں وہ تو اپنے آپ کو مظلوم اور بے بس سمجھتی تھی لیکن صلہ کو

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھ کر آج اسے اپنا آپ بہت بہتر محسوس ہوا اور اسے احساس ہوا کہ اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئیے جس نے روشنی کو اظہر انکل جیسے نیک انسان کے گھر پرورش کے لئے بھیجا۔

"صلہ آج سے تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ گی"

روشنی نے اس کا بازو پکڑا اور اسے لے کر کچن سے باہر نکل گئی۔

"روشنی بی بی کتنی اچھی ہیں اب ہماری صلہ کو اس حویلی والوں سے وہی محفوظ رکھ سکتی ہیں، ویسے میں نے آج تک کوئی ایسی لڑکی نہیں دیکھی جو اپنے ہونے والے شوہر کی پہلی بیوی سے اتنا لگاؤ رکھے"

کھانا کھاتی ایک ملازمہ نے دوسری ملازمہ کو مخاطب کیا تھا۔

"یہ اللہ پاک کی طرف سے کرم ہے، روشنی بی بی کو صلہ کا سہارا بنا کر بھیج دیا، ہماری بیچاری صلہ نے دکھ تکلیفیں بھی تو کتنی اٹھائی ہیں بس اب یہی دعا ہے اللہ پاک سے کہ صلہ کی ساری پریشانیاں ختم کر دیں"

دوسری ملازمہ نے بھی دل سے دعا کی اور پھر دونوں کھانے میں مشغول ہو گئیں۔

@@@@@

"باران تم آگے والی کرسی پر بیٹھ جاؤ یہاں میں بیٹھوں گی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈائننگ ٹیبل کے پاس آ کے روشنی نے باران کو حکم صادر کیا تھا اس کے پیچھے صلہ سر جھکائے کھڑی تھی۔روشنی کی بات سن کر باران نے فرمانبرداری سے روشنی کی بات مانی اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا ،روشنی نے صلہ کو باران کے دوسری جانب بٹھایا اور خود دوسری جانب آ کے بیٹھ گئی،اب منظر یوں تھا کہ باران کے ایک طرف صلہ تھی جب کہ دوسری طرف روشنی۔باران کا یوں فرمانبرداری سے صلہ کی بات ماننا سبین کو بڑا ہی ناگوار گزرا۔سبین نے نفرت بھری نظروں سے صلہ کو دیکھا اور پھر روشنی کو جو بڑے اطمینان سے کھانا کھا رہی تھی۔

صلہ زندگی میں پہلی بار ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی تھی وہ بھی باران خان کے برابر میں۔اس لئے وہ ڈر کے مارے کسی کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی پتا نہیں گھر والے اسے کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔اس نے جلدی جلدی دو تین نوالے منہ میں ڈالے اور پھر کرسی سے اٹھ کر جانے لگی جب باران خان نے اس کی کلائی پکڑ لی،صلہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ مضبوطی سے صلہ کی کلائی پکڑے غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔سب گھر والے یہ منظر دیکھ سٹپٹا گئے۔کل تک اس گھر میں جس لڑکی کی کوئی اوقات نہیں تھی آج اس کو اتنا خاص مقام مل گیا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اپنی صحت دیکھو اور خوراک دیکھو، شرافت سے بیٹھ کر پیٹ بھر کر کھانا کھائو ورنہ مجھے زبردستی بھی کھلانا آتا ہے"

باران نے غصیلی نظروں سے صلہ کو دیکھا اور پھر نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا اسے کرسی پر بٹھایا۔ یہ منظر دیکھ روشنی اور بی جان دھیمے سے مسکرادیں جب کہ گھر کے باقی افراد سکتے میں رہ گئے۔

@@@@@

کھانا کھانے کے بعد روشنی واپس گیسٹ روم میں آ کے بیٹھ گئی تھی جب اس کے پیچھے ہی باران خان بھی کمرے میں آگیا۔ باران کو اچانک سے کمرے میں دیکھ روشنی چونک گئی۔

"باران تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

روشنی ناگواریت سے پوچھنے لگی۔

"تم سے ملنے آیا ہوں کیا سوچ رہی ہوں گی تم کہ اپنے گھر پر آکے میں بدل گیا تم پر توجہ ہی نہیں دے رہا"

باران خان فرصت سے بات کرنے کی غرض سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں ایسا کچھ نہیں سوچ رہی سمجھے اور میرے کمرے سے جائو گھر والے کیا سوچیں گے ہمارے بارے میں، جب تک ہماری شادی نہیں ہو جاتی تب تک ہمارا اس طرح ملنا ٹھیک نہیں ہے"

روشنی نے سینے پر ہاتھ باندھے تن کر کہا اور باران کو باہر کے لئے اصرار کرنے لگی۔

"مجھ سے زیادہ تو تم بدل گئی ہو روشنی"

باران بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اور مصنوعی خفگی سے استفسار کرنے لگا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے باران رات کافی ہو گئی ہے ایک کام کرو تم صلہ کے کمرے میں جائو ابھی تمہاری جگہ صلہ کے کمرے میں ہے میرے نہیں" روشنی نے باران کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے پیچھے کی جانب دھکیلا، اس کی ضد کے آگے سر جھکا کے باران خان روشنی کے کمرے سے نکل گیا جب کہ باران خان کے باہر جاتے ہی روشنی نے کمرے کا دروازہ لاکڈ کیا اور پھر فون پر نہال کا نمبر ڈائل کرنے لگی، سارے دن سے وہ نہال سے بات کرنے کے لئے تڑپ رہی تھی اب رات میں جا کے اسے نہال سے بات کرنے کا موقع ملا تھا جسے وہ باران خان کے ساتھ گزار کر گنوانا نہیں چاہتی تھی

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی کے کمرے سے واپس وہ اپنے کمرے میں آ گیا تھا لیکن اپنے کمرے میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا ،اپنے اندر اسے بہت خالی پن محسوس ہونے لگا کچھ دیر تک وہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر سگریٹ پیتا رہا لیکن جب اکتا گیا تو اپنے کمرے سے نکل کر صلہ کے کمرے کی طرف لپکا۔

صلہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا وہ بیڈ پر بیٹھی کتابوں میں جھکی ہوئی تھی۔

"آج کل بڑا پڑھا جا رہا ہے بھئی"

باران خان شرارت سے بولتا کمرے کے اندر آ گیا،اس کی آواز سن کر پہلے تو صلہ چونکی پھر خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔

"اگر ہم پہلے ہی اس طرح پڑھ لیتے تو بی جان ہمیں بھی حیدر خان اور مومنہ کے ساتھ جرمنی بھیج دیتیں"

صلہ نے تاسف سے سوچ کر اسے جواب دیا۔باران خان بیڈ پر اس کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔

"اگر تم جرمنی چلی جاتیں تو پھر میری بیوی کیسے بنتیں؟"

باران نے اس کے قریب جھکتے شرارت سے اس کی چوٹی کھینچی،صلہ ہڑبڑا کے رہ گئی

"خان ہمیں پڑھنے دیں،کل ہمارا ٹیسٹ ہے کالج میں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے ڈرتے ہوئے اسے بولا اور پھر کتابیں اپنی گود میں رکھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا پڑھ رہی ہو لاؤ میں تمہیں پڑھاؤں؟"

باران خان نے اس کی گود سے کتابیں اٹھائیں اور اپنے سامنے رکھ لیں۔

"آپ ہمیں پڑھائیں گے کم اور ہماری کلاس زیادہ لگائیں گے اس لئے ہم خود پڑھ لیں گے"

صلہ نے ایک بار پھر اس کے سامنے سے کتاب اٹھالی۔

"تمہارے پاس دو آپشن ہیں یا تو میں تمہیں پڑھاؤں گا یا پھر تم میرے سامنے کتابیں بند کر کے رکھ دو اور میری شرارتیں برداشت کرو"

باران خان نے اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر بند کر دی جب کہ اس کی بات سن کر صلہ کے چہرے پر لالی بکھر گئی۔

"روشنی آپی نے کہا ہے وہ مجھے پڑھائیں گی"

صلہ نے ایک بار پھر احتجاج بلند کیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم روشنی سے پڑھ لینا"

باران نے اس کی کتابیں بیگ میں واپس رکھیں اور پھر کوٹ اتار کر بیڈ کے سائیڈ میں رکھ دیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں وہ بی جان۔۔۔!!

اس کے بدلتے ارادے دیکھ صلہ پھرتی سے بیڈ سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھنے لگی جب باران خان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کے چہرے پر محبت کے رنگ بکھیرنے لگا

پیروں میں سوفٹیز پہنے اس نے انگڑائی لے کر بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولا اور پھر کسلمندی سے اٹھ کر واشروم کی جانب چل دی، کچھ وقت سرکنے کے بعد وہ فریش ہو کے ہال وے میں چلتی نیچے سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی جب اچانک سے سبین کے کمرے کے پاس سے گزرتے اس کی سماعتوں سے کچھ جملے ٹکرائے۔

"باجی یہ روشنی کس قسم کی لڑکی ہے، میں نے زندگی میں پہلی بار ایسی لڑکی دیکھی ہے جو اپنی سوکن کے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اپنے ہونے والے شوہر کے قریب بھی کر دے، باران ابھی بھی صلہ کے کمرے میں بے خبر پڑا سو رہا ہے اس کا مطلب سمجھتی ہیں نہ آپ؟ رات اس نے صلہ کے کمرے میں گزاری ہے اور روشنی کی موجودگی میں ایسا تب ہی ممکن ہے جب روشنی اسے اس چیز کی اجازت دے"

عالیہ بیڈ کی پائنتی پر بیٹھی اپنی بہن کے کان بھر رہی تھی۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اس روشنی نے تو ہماری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا، اب جو کرنا ہو گا ہمیں خود کرنا ہو گا، یہ صلہ اپنے بچے کی وجہ سے اتنا اچھل رہی ہے نہ اس کی یہ خوشی ختم کرنی پڑے گی"

اس بار سبین نے بھی زبان کا زہر اگلا، روشنی آنکھیں پھیلا کے رہ گئی کس قدر سفاک لوگ تھے یہ۔

"روشنی کیا ہوا؟ یہاں کیوں کھڑی ہو"

ابھی وہ مزید کان لگا کے عالیہ اور سبین کی باتیں سنتی جب ایکدم سے کسی نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا، وہ کرنٹ کھا کے پلٹی پھر ایک گہرا سانس لیا۔

"باران تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا"

روشنی نے نفی میں سر جھٹکا، باران اس کو دیکھ کچھ متجسس ہوا۔ وہ رف سے حلیے میں اس کے سامنے کھڑا جمائیاں روک رہا تھا۔

"تم تو یوں ڈر رہی ہو جیسے تمہاری چوری پکڑی گئی ہے"

اس کے چہرے کے بکھرے رنگ دیکھ باران کے تجسس میں اضافہ ہوا۔

"ارے میں کیا بھلا چوری کرنے لگی، یہ میرا گھر ہے اور دیکھو میرے ہاتھ بالکل خالی ہیں، خبر دار مجھ پر چوری کا الزام لگایا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے منہ بسورتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کر دیئے، باران کو اس کی یہ ادا بہت بھلی لگی۔

"ارے میری جان صرف مذاق کر رہا تھا یار"

باران زور سے ہنسا۔ روشنی کے چہرے پر بھی گہری مسکان پھیل گئی پھر وہ دونوں ساتھ ہی نیچے کی طرف بڑھ گئے جب کہ روشنی کے ذہن میں ابھی تک عالیہ اور سبین کی باتیں گھوم رہی تھیں۔

@@@@@

پہلے تو حویلی میں صلہ کی حمایت لینے والی بی جان اکیلی تھیں لیکن اب باران اور روشنی کے آنے سے صلہ کو کافی تحفظ مل گیا تھا۔ اتنے سارے نوکر چاکر ہونے کے بعد بھی سبین اور عالیہ زبردستی اس سے کھانا بنواتی تھیں اور اب وہ ایسا نہیں کر پا رہی تھیں کیونکہ ان کی اس حرکت پر ممکن تھا باران دس بار ملازم اور گھر میں لے آتا۔ دوپہر کا کھانا کھا کے سب اپنے کمرے میں آرام فرما رہے تھے جب روشنی نے صلہ کے لئے جوس بنانے کی غرض سے کچن کا رخ کیا۔ سارے ملازمین سرونٹ کوارٹر میں دوپہر ڈھلنے کا انتظار کرتے ہوئے آرام فرما رہے تھے کیونکہ شام ہوتے ہی حویلی میں کاموں کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی ابھی کچن میں داخل ہی ہوتی جب اس کی نظر کچن کے درمیان میں کھڑی عالیہ پر پڑی، وہ منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی، روشنی کو کچھ تشویش ہوئی تو دیوار کی اوٹ میں چھپ گئی اور عالیہ کی کاروائی دیکھنے لگی۔

"صلہ کی وجہ سے آج کل بی جان مجھ پر کچھ زیادہ ہی حکم چلا رہی ہیں، ابھی دیکھو کیسا مزہ چکھاتی ہوں، آسمان سے سیدھا زمین پر آ کے گرے گی تو اسے اپنی اوقات یاد آئے گی"

عالیہ نے تیل کی بوتل اٹھائی اور پھر کچن کے داخلی حصے پر تیل پھینک دیا۔ سفید چکنے کو ٹائلز کو تیل نے مزید چکنا کر دیا تھا۔

"پہلے صلہ کو یہاں بھیجتی ہوں پھر آپی کو اس سب کے بارے میں بتاؤں گی"

عالیہ نے دماغ میں تدبیر کی اور پھر کنارے سے نکل کر کچن سے باہر آ گئی جب کہ روشنی کا دماغ مائوف ہو کے رہ گیا۔ اسے ایکدم ہی ان حویلی والوں سے نفرت محسوس ہوئی۔ اس نے تنفر سے گردن جھٹکی اور پھر کچھ سوچ کر آنکھیں چھوٹی کیئے سبین کے کمرے کی طرف بڑھی جب کہ عالیہ صلہ کے کمرے کی طرف جا چکی تھی چونکہ صلہ کا کمرہ سب سے آخر میں تھا اس لئے عالیہ کو وہاں پہنچنے میں دیر ہو جاتی اور جب تک تو روشنی اپنا کام دکھا چکی ہوتی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے سبین کے کمرے کے پاس آکے ہلکے سے دروازہ کھٹکھٹایا تو ہاشم کی موجودگی کے باعث سبین خود ہی کمرے سے نکل کر باہر آگئیں۔

"کیا ہوا روشنی؟ سب خیریت ہے"

سبین کے لہجے میں شیریں گھل گئی، روشنی نے اپنے ہونٹوں پر امڈنے والے تبسم پر ضبط کیا۔

"جی وہ میں کہہ رہی تھی کہ باران سے میں نے آپ کے ہاتھ کی کھیر کی بہت تعریفیں سنی ہیں تو کیا آپ بنادیں گی میرا بہت دل چاہ رہا ہے"

روشنی نرمی سے کہتی سبین کا بازو جکڑتی اسے کھینچ کر سیڑھیوں سے اترنے لگیں، اس کا لاڈ دیکھ سبین کو انکار کرنا اچھا نہیں لگا اس لئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں کچن کی طرف آئیں جب روشنی کچن کے باہر ہی رک گئی اور سبین کچن میں داخل ہو گئیں اگلے پل پورا گھر سبین کی زوردار آواز سے گونج اٹھا تھا۔ صلہ کے کمرے میں کھڑی عالیہ اپنی بہن کی آواز سن کر الٹے قدم نیچے کی جانب بھاگی تھی، ان کے پیچھے صلہ بھی نیچے آئی، ہاشم اور بی جان بھی اپنے کمرے سے نکل آئے تھے۔

"میری ٹانگ توڑ دی، یہاں تیل کس کم بخت نے پھینکا تھا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین روتی ہوئی دہائیاں دینے لگیں،ان کی چیخیں سن کر بخوبی اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے۔

"آنٹی پلیز خود کو سنبھالیں اور انکل آپ ایمبولینس کو کال کریں"

روشنی نے اپنی پر سکون مسکراہٹ پر قابو پاتے سبین کے پاس آکے اسے سہارہ دے کر ہبڑ دبڑ مچائی تھی۔عالیہ تو اپنا منہ لئے رہ گئی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اپنی بیو قوفی پر خود کو پیٹے،جو گڑھا اس نے صلہ کے لئے کھودا تھا اس میں وہ خود گر گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس آئی تو سبین کو ہوسپٹل روانہ کردیا گیا،باران بھی جب تک آگیا تھا اور اپنی ماں کے ساتھ ہی اضطراب میں مبتلا ہوسپٹل چلا گیا تھا جب کہ روشنی ترچھی نگاہوں سے عالیہ کے سٹپٹائے ہوئے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

@@@@@

کچن میں گرنے کی وجہ سے سبین کے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے بعد باران اور روشنی کی شادی کو کچھ عرصے کے لئے روک دیا گیا۔روشنی کو یہ بہتر موقع مل گیا تھا اپنا انتقام لینے کا۔یوں تو وہ اس حویلی میں صرف تین لوگوں سے بدلہ لینے آئی تھی لیکن عالیہ اور سبین کی حرکتیں دیکھ اس کا پہلا رخ ان کی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جانب ہو گیا تھا۔ سبین کو تو وہ سبق سیکھا چکی تھی اب باری عالیہ کی تھی اسے ابھی دن میں تارے دکھانے باقی تھے۔

سبین ہوسپٹل سے ڈسچارج ہو کے گھر تو آ گئی تھی مگر مکمل بیڈ ریسٹ پر تھیں۔ پورا گھر ان کی فکر میں گھل رہا تھا خاص طور پر باران، سبین کی خدمت کرنے میں مگن ہونے کی وجہ سے باران صلہ یا روشنی دونوں پر ہی توجہ نہیں دے پا رہا تھا۔ عالیہ بھی بہن کی خدمتوں میں مصروف تھیں۔ رات ہوتے ہی وہ گیسٹ روم سے باہر نکلی تو باران سبین کے کمرے سے نکل رہا تھا، روشنی فوراً اس کی طرف لپکی۔

"باران صلہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تم جا کے اسے دیکھ لو"

روشنی نے فوراً اس کا رخ صلہ کی جانب مبذول کروایا تو باران کچھ مضطرب سا ہوتا صلہ کے کمرے کی طرف چل گیا۔ باران کے جانے کے بعد کمرے میں سبین اور عالیہ اکیلی تھیں، روشنی جاننا چاہتی تھی کہ ان کے درمیان کیا بات ہوتی ہے اسی مقصد کے تحت وہ دروازے کے پاس آ کے کان لگائے کھڑی ہو گئی

"باجی ایک بات بولوں غصہ تو نہیں کرو گی؟"

سبین کے پاس بیٹھی عالیہ نے شرمندگی سے اسے مخاطب کیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں بول"

سبین نے عجلت میں جواب دیا۔

"باجی وہ تیل کچن میں میں نے پھینکا تھا مگر یقین مانو تمہیں نقصان پہنچانے کی غرض سے نہیں بلکہ صلہ کو گرانے کی غرض سے"

بہن اس پر چڑھ نہ دوڑے اس لئے عالیہ نے فوراً رونی صورت بنالی جب کہ عالیہ کی بات سن کر سبین شاکڈ رہ گئی۔

"کمبخت کچھ ایسا کر رہی تھی تو بتا دیتی، اس بے غیرت لڑکی کی وجہ سے اتنی اندھی ہوگئی تھی کہ اپنی بہن کی ٹانگ ہی توڑ دی"

سبین نے اسے تحقیر آمیز نظروں سے گھورا، عالیہ مزید شرمندہ ہوگئی

"باجی تم فکر مت کرو، میں دیکھو اس سے کس طرح تمہارا بدلہ نکالتی ہوں اس کے ساتھ ایسا کروں گی نہ زندگی بھر یاد رکھے گی کہ عالیہ کی چیز ہے"

عالیہ نے اپنی منہ پر سے ہاتھ پھیر کو نیچے جھٹکا اور پھر کچھ سوچ کر مسکرانے لگی۔

"کیا کرے گی تو اس کے ساتھ؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سبین نے دلچسپی سے پوچھا۔

"وہی جو مجھے کرنا چاہئیے اس بار میں اسے جلا کے ماروں گی"

عالیہ پختگی سے کہہ کر ہنس دی جب کہ اس کے کمرے کے باہر کھڑی روشنی کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

"صلہ کو تو تو بعد میں جلائے گی پہلے اپنی خیر منا بڑھیا"

روشنی تنفر سے سوچ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

@@@@@

وہ اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا نوٹ ریڈی کر رہا تھا جب فون بجنے کی آواز سن کر اس کا دھیان بھٹکا۔اسکرین پر آیت کی کال جگمگا رہی تھی۔وہ صبح سے یکے کے بعد دیگرے کئیں کال کر چکی تھی مگر حیدر اس سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کا دوستی سے آگے بڑھنا حیدر کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔وہ اب ادھر ادھر کی بات کرنے کے بجائے بڑے بے خوف انداز میں محبت کو زیر بحث لاتی تھی۔حیدر بچہ تھوڑی تھا جو اس کی حرکتیں سمجھ نہیں پاتا،دن بہ دن وہ اس سے کھنچتا چلا جا رہا تھا اور وہ اتنا ہی اس کے قریب آ رہی تھی،بلآخر بیذار ہو کے حیدر نے کال ریسیو کر ہی لی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہیلو؟"

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

اگلی طرف سے مسلسل پکارا جا رہا تھا مگر حیدر چپ رہا

"حیدر کیا تمہیں میری آواز آ رہی ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اب مقابل کی آواز میں رنجیدگی تھی شاید وہ جان چکی تھی کہ حیدر اس کو جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا۔

"ہمم بولو"

حیدر نے سر جھٹک کر اسے مخاطب کیا۔آیت کا دل مسوس کر رہ گیا۔اس کا لہجہ بہت ٹھنڈا تھا بالکل برف سا جس میں جذبات کی زرا سی بھی تپش نہیں تھی۔

"حیدر میرے ساتھ ایسا مت کرو میں مر جاؤں گی"

بلآخر آیت کی نم آواز حیدر کی سماعتوں سے ٹکرائی اس کے ماتھے پر تین بل نمودار ہوئے۔

"واٹ دا ہیل؟آیت تم میری وجہ سے کیوں مرنے لگیں"

حیدر کو ایکدم ہی اس کی باتوں پر غصہ آیا تھا۔

"کیونکہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی"

اس بار آیت کی پہلے سے بھی زیادہ بھیگی ہوئی آواز سنائی دی،حیدر جانتا تھا وہ رو رہی تھی مگر اس نے ظاہر نہیں کرایا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"دیکھو آیت یہ فالتو کی باتیں مجھ سے مت کرو، یہ سب باتیں دوستی میں اچھی نہیں لگتیں" حیدر نے اسے ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

"دوستی نہیں ہے اب ہمارے درمیان، بات دوستی سے آگے بڑھ گئی ہے حیدر میں تم سے محبت کرتی ہوں اور تم کیوں نہیں سمجھ رہے کہ میرے دل میں تمہارے لئے کیا ہے، آئی لو یو حیدر، آئی لو یو سو مچ "

آیت کی آواز کے ساتھ اس کی ہچکیوں کی آواز بھی آرہی تھی لیکن اس کی بات سن کر حیدر کے پیروں تلے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً زمین کھسک گئی تھی، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آیت جیسی لڑکی اس کے سامنے یوں دھڑلے سے محبت کا اظہار کر ڈالے گی، وہ لڑکی جو ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی ، جسے حیدر نے ہمیشہ حجاب میں دیکھا تھا۔ وہ غصے سے آگ بگولا ہوتا ایکدم ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"شٹ اپ آیت، آئندہ کے بعد یہ بات منہ سے نکالی تو یاد رکھنا اچھا نہیں ہوگا۔ میں صرف صلہ سے محبت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ کسی اور لڑکے کے لئے کچھ سوچ بھی نہیں سکتا، میں نے تمہیں انگلی کیا پکڑائی تم نے تو ہاتھ پکڑ لیا حالانکہ کبھی میں نے تمہیں حد پار کرنے نہیں دی، ہم دوست ضرور تھے مگر ایک حد تک لیکن آج تم ساری حدیں کراس کر چکی ہو اس لئے تمہارا اور میرا آج سے کوئی تعلق نہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حیدر اس کو ٹھیک ٹھاک سنا کے رابطہ منقطع کر چکا تھا جب کہ اس کی بات سن کر آیت ہاتھوں سے چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

وہ پوری رات سکون سے سوئی نہیں تھی، عالیہ کی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ان حویلی والوں کے ہاتھوں وہ اب مزید کسی کی جان جاتی نہیں دیکھ سکتی تھی۔صلہ سے بھلے اس کا کوئی خونی رشتہ نہیں تھا مگر پھر بھی اسے صلہ سے بہت انسیت محسوس ہوتی تھی۔ صبح اٹھتے کے ساتھ ہی وہ ہال کمرے میں آ بیٹھی تھی جانتی تھی عالیہ نے کوئی حرکت ضرور کرنی ہے اور اسے ہر حال میں عالیہ کی حرکتوں پر نظر رکھنی تھی۔اس وقت حویلی میں سب سو رہے تھے، روشنی بھی صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔موقع اچھا دیکھتے عالیہ اپنی چال چلنے کے لئے اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھی، اس کا ارادہ تھا گیس کھول کر چھوڑ دے گی اور پھر صلہ کو زبردستی کچن میں بھیجے گی جیسے ہی صلہ ماچس جلائے گی اس کا کام تمام ہو جائے گا۔عالیہ ہال کمرے سے ہوتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی جب کہ اس کی نظر صوفے پر لیٹی روشنی پر نہیں پڑی تھی البتہ روشنی اسے دیکھ چکی تھی۔عالیہ کو دیکھتے ہی روشنی اس کے پیچھے کچن میں چلی آئی اور دیوار کی اوٹ میں چھپ کر کھڑی ہو گئی۔عالیہ نے مکروہ پن سے مسکراتے ہوئے چولہے کا بٹن گھمایا اور پھر کچن سے نکل گئی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یااللہ یہ کس قسم کی عورتیں ہیں ان کے سینوں میں دل ہے یا پتھر"

عالیہ کے جاتے ہی روشنی نے کچن میں آ کے چولہا بند کیا، کچن میں گیس کی بو پھیل گئی تھی، روشنی نے کچن کی ساری کھڑکیاں کھول دیں۔

صلہ کے کمرے کے پاس جا کے عالیہ نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نیند میں دھت ہوتی صلہ نے آنکھیں زبردستی کھولے کمرے کا دروازہ کھلا۔

"ماہ رانی بہت آرام فرمالیا، جائو اور میرے لئے ناشتہ بنائو"

عالیہ نے اکڑ سے اسے مخاطب کیا، صلہ کی ساری نیند پل میں اڑ گئی

"چچی جان آپ ملازموں کو کہہ دیں وہ بنادیں گے، بی جان نے کہا تھا نہ کھانا یا تو آپ بنائیں گی یا پھر ملازم"

صلہ نے ہمت کر کے اپنا احتجاج بلند کیا تھا۔

"اے لڑکی میرے ساتھ زیادہ ہوشیار مت بن، بھاڑ میں گئے ملازم اور بھاڑ میں گئی بی جان۔ مجھے ملازموں کے ہاتھ کا کچھ پسند نہیں آتا اس لئے فوراً جا کے میرے لئے ناشتہ بنا شاباش"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عالیہ نے اسے جھڑک دیا تھا، صلہ صبر کے گھونٹ پیتی اثبات میں سر ہلا کے کمرے سے باہر نکل گئی۔ صلہ اور عالیہ کے آنے سے پہلے ہی روشنی پھرتی دکھاتی گیسٹ روم میں واپس آگئی تھی اور اب اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی۔ وہ سخت اشتعال میں تھی آگر آج وہ حویلی میں نہ ہوتی اور اسے عالیہ کے ارادوں کا پتا نہ ہوتا تو نا جانے صلہ کس حال میں ہوتی۔

صلہ نے کچن میں جا کے آرام سے عالیہ کے لئے ناشتہ تیار کیا تو عالیہ ہکا بکا رہ گئی۔ وہ تو کچن میں بلاسٹ ہونے کی منتظر تھی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ صلہ نے خاموشی سے ناشتہ اس کے سامنے آکے رکھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ صلہ کے کمرے میں جاتے ہی روشنی واپس کمرے سے باہر آئی اور ریلنگ سے نیچے جھانک کر عالیہ کو دیکھنے لگی جو ناشتہ کرنے میں منہمک تھی۔ اس کو مصروف دیکھ کر روشنی کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے باڈی لوشن اٹھایا اور پھر چھپکے سے سیڑھیوں کی طرف آکے پہلی سیڑھی پر لوشن انڈیل دیا۔ رازداری سے وہ اپنا کام دکھا کے واپس اپنے کمرے میں آئی اور چھپکے سے عالیہ کو دیکھنے لگی۔ عالیہ نے پیٹ بھر کے ناشتہ کیا اور پھر جمائی لے کر نیند پوری کرنے کی غرض سے واپس اپنے کمرے میں جانے لگی، ظاہر سی بات تھی وہ دن کے تین بجے اٹھنے کی عادی تھی اور اس وقت صبح کے نو بج رہے تھے۔ عالیہ نے برتن بھی ہال کمرے کی میز پر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چھوڑ دیئے تھے وہ مگن سے انداز میں سیڑھیاں پار کرنے لگی اس بات سے بے خبر کے اس کی نیند کئی دنوں کے لئے اڑ جانے والی تھی۔ ساری سیڑھیاں پار کرنے کے بعد عالیہ نے جیسے ہی آخری سیڑھی پر پیر رکھا اس کے دونوں پیر ایسے ہی سلپ ہوئے اور وہ پہلی سیڑھی سے سیدھا آخری سیڑھی پر آ کے گری۔ وہ اس قدر خطرناک طریقے سے گری تھی کہ گرتے کے ساتھ ہی بیہوش ہو گئی تھی، نہ چیخ سکی نہ چلا سکی اور نہ ہی کسی کو مدد کے لئے پکار سکی۔ روشنی سرعت سے کمرے سے نکل کر آئی اور اس نے کپڑے سے سیڑھی صاف کر دی تاکہ کوئی اور اب یہاں سے گر نہ سکے۔ سیڑھی صاف کرنے کے بعد اس نے ترس کھاتی نظروں سے نیچے پڑی عالیہ کو دیکھا۔

"جب تم لوگ کسی پر رحم نہیں کرتے تو میں کیوں تم پر رحم کروں، پڑی رہو یہاں تب تک جب تک کوئی اٹھ کر باہر نہ آ جائے"

اذیت ناک لہجے میں بولتی روشنی مٹھیاں بھینچ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی، وہ اتنی پتھر دل نہ تھی اس میں انسانیت باقی تھی اس لئے اسے عالیہ پر رحم آ گیا۔ کمرے میں آ کے وہ عالیہ کی طرف سب کی توجہ کرانے کا سوچ ہی رہی تھی جب نیچے سے ملازمین کی چیخ پکار کی آواز سنائی دی، ملازم یقیناً عالیہ کو اس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حالت میں دیکھ چکے تھے،پل میں ہی پوری حویلی میں ایک افراتفری مچ گئی تھی،عالیہ کو ہوسپٹل پہنچادیا گیا تھاجب کہ روشنی یہ سب دیکھ خاموشی سے بیڈ پر جا کے سیدھی لیٹ گئی تھی۔

@@@@@

"عالیہ چچی آپ کیسے گری تھیں"

ایک ہفتے بعد عالیہ ڈسچارج ہو کے گھر آئی تو اس سے سب سے پہلے یہ سوال باران نے پوچھا۔روشنی اس کے پاس ہی کھڑی تھی،اسکے یوں تفتیش ناک انداز پر سٹپٹا کے رہ گئی۔باران اور تمام حویلی والوں کے لئے یہ حیران کن بات تھی کہ پہلے سبین کچن میں گریں اور ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس کے چند دنوں بعد ہی عالیہ سیڑھیوں سے گری اور اس کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح متاثر ہو گئی ساتھ ہی سر کے پچھلے حصے پر بھی کافی چوٹیں آئی تھیں،عالیہ سر ادھر ادھر ہلانے اور اٹھ کر بیٹھنے سے بالکل قاصر تھی۔

"پتا نہیں بیٹا میرے پیر پھسلے اور میں نیچے گر گئی"

عالیہ نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔

"شاید میرے پیروں کے نیچے کوئی چکنی چیز تھی"

کچھ یاد آنے پر عالیہ ایک بار پھر بولی،باران نے حیرت سے اسے دیکھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چچی آ گر سیڑھیوں پر کچھ تھا تو ہم بھی ان سیڑھیوں سے اتر کر ہی نیچے آئے تھے، پھر تو ہمیں بھی گرنا چاہیئے تھا"

باران کو ان کی بات سخت فضول لگی تھی، باران کو اس کی بات پر یقین نہ کرتے دیکھ روشنی نے گہرا سانس لیا۔

"بی جان آپ نے کہا تھا کھانا میں بناؤ گی کیونکہ ہمارے گھر کے مردوں کو ملازمین کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں، اب تو میں کھانا بنا نہیں سکتی تو صلہ کو ہی ملازمین کے ساتھ کچن دیکھنا پڑے گا"

عالیہ مسکین شکل بناتی بی جان سے مخاطب ہوئی۔ صلہ بی جان کے ساتھ ہی دبکی کھڑی تھی۔

"ہر گز نہیں، صلہ بھی انسان ہے اور پھر کم عمر میں ہی وہ ماں بننے والی ہے، ہم اس پر یہ ظلم ہر گز نہیں ہونے دیں گے، ہمارے گھر میں جتنے بھی ملازم ہیں کسی کے ہاتھ میں ذائقہ نہیں اس لئے ہم شیف کا انتظام کر لیں گے"

بی جان نے درشت لہجے میں عالیہ کو جھڑک دیا تھا، عالیہ کا چہرہ اتر کر رہ گیا جسے دیکھ روشنی نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ قابو کی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جیسا آپ کو ٹھیک لگے بی جان لیکن میں ایک بات کہنا چاہوں گی جب سے روشنی ہماری حویلی میں آئی ہے سب غلط ہوا جا رہا ہے"

روشنی کے محفوظ چہرے کو دیکھ عالیہ نے کوئی مروت نہ رکھی تھی، عالیہ کی بات سن کر روشنی کرنٹ کھا کے رہ گئی یہی حالت باران خان کی بھی تھی۔

"چچی یہ آپ کیا فالتو باتیں کر رہی ہیں؟"

باران ایکدم ہی غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔

"باران تم خود سوچو، آج تک ہمارے ساتھ ایسا کچھ ہوا ہے جو اب ہو گیا، میں اور میری بہن تو اب اپنے کمرے میں محدود ہو گئے نہ اب اس حویلی پر راج کون کرے گا تمہاری پہلی بیوی صلہ یا پھر دوسری ہونے والی بیوی روشنی، تم مانو نہ مانو یہ ان دونوں میں سے ہی کسی کا کام ہے"

عالیہ نے اس بار کافی جرات دکھائی تھی، صلہ اور روشنی حیرت زدہ رہ گئیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آنٹی، جب آپ گری تھیں تو میں اپنے کمرے میں سو رہی تھی، مجھے تو گھر میں ہونے والی چیخ پکار کا بھی کوئی علم نہیں تھا جب میں بارہ بجے سو کے اٹھی تب ملازم سے آپ کی حالت کے بارے میں علم ہوا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے معصوم صورت بنالی تھی۔

"اچھا اگر تم نے نہیں کیا تو یقینا اس میسنی صلہ نے کیا ہوگا، یاد آیا اسے میں نے ناشتہ بنانے کے لئے اٹھایا تھا نہ اس نے مجھ سے اسی کا بدلہ لیا ہوگا"

عالیہ نے اب اپنی توپ کا رخ صلہ کی جانب کر دیا تھا۔

"نہیں چچی جان آپ قسم لے لیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں تو اپنے کمرے میں جا کے سو گئی تھی میں بھلا ایسا کیوں کروں گی"

بی جان کے برابر میں کھڑی صلہ اپنی صفائی دینے لگی۔

"چچی جان آپ کو اس طرح کا کوئی حق نہیں ہے کہ آپ صلہ یا روشنی پر کوئی الزام لگائیں، آپ اپنی غلطی سے گری ہیں اس لئے دوسروں کو قصوروار مت ٹھہرائیں، آئندہ میں اس بات کا لحاظ نہیں کروں گا"

باران سخت لہجے میں بولتا وہاں سے باہر نکل گیا۔

"بی جان یہ سب صلہ نے کیا ہے؟"

باران سے بے عزتی کرانے کے بعد عالیہ نے خفا ہو کے بی جان کو دیکھا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صلہ کا تو نہیں پتا لیکن تم نے صلہ کے ساتھ بہت غلط کیا ہے، جب میں نے منع کر دیا تھا تو تم نے کیوں صلہ کو جا کے پریشان کیا، تمہارے ہاتھ ٹوٹ گئے تھے یا گھر کے سارے ملازمین مفت کی تنخواہ لیتے ہیں" بی جان نے اب عالیہ کی خبر لینی شروع کر دی تھی، اپنے منہ سے سچ اگل کر عالیہ خود ہی پھنس گئی تھی۔

"بی جان آپ جانتی ہیں میں ملازموں کے۔۔۔۔"!!

عالیہ چونک کر اپنی صفائی میں کچھ بولنے لگی تھی جب بی جان نے سختی سے اس کی بات قطع کر دی۔

"ہاں ہاں مغل خاندان سے تعلق ہے نہ تمہارا جو تمہیں ملازمین کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آتا، اپنی یہ حرکتیں بند کر دو عالیہ ورنہ مجھے دیر نہیں لگے گی تمہیں اور رحیم کو جائیداد سے عاق کرنے میں"

بی جان نے بھی سارے لحاظ بھلائے عالیہ کو ٹھیک ٹھاک سنا دی تھی، معاملہ سنگین ہوتا دیکھ صلہ اور روشنی وہاں سے کھسک گئی تھیں جب کہ عالیہ بی جان کی باتیں سن کر شرمندگی سے سر جھکا گئی کیونکہ ہمیشہ کی طرح اس بار وہ بی جان کی باتیں سن کر پیر پٹخ کر کمرے میں نہیں جا سکتی تھی، وہ محتاج ہو گئی تھی، محتاج بھی ایسی کہ اپنی مرضی سے ادھر سے ادھر بھی نہیں ہل سکتی تھی۔ جب تک تکلیف خود پر نہ گزرے تب تک دوسروں کی تکلیف محض مذاق لگتی ہے اور اب اس تکلیف سے گزرتے عالیہ کو اس بات کا اندازہ ہونے والا تھا کہ جو تکلیف وہ صلہ کو دینے والی تھی اس سے صلہ پر کیا گزرتی اور وہ اپنے بچے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کو بھی کھودیتی۔سارے ملازم عالیہ اور سبین کی خدمتیں کرنے میں مصروف ہو گئے تھے جب کہ روشنی پر سکون ہو گئی تھی اب کافی عرصے تک صلہ کو ان دونوں سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔

@@@@@

"آپ کے لئے جوس لائوں؟"

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر سنجیدہ بیٹھا تھا جب صلہ اس کے کمرے میں آکے استفسار کرنے لگی،دوپہر ڈھل گئی تھی باران نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا اس لئے روشنی نے صلہ کو باران کے پاس پوچھنے کے لئے بھیج دیا ورنہ صلہ تو اس کے کمرے میں آنے سے بھی ہچکچاتی تھی۔

"نہیں میرا دل نہیں ہے؟"

باران نے سنجیدگی سے جواب دیا تو صلہ کی آنکھوں میں اس کا پرانا چہرہ لہرا گیا جب وہ بہت کھڑوس ہوا کرتا تھا۔

"آپ کیا پریشان ہیں؟"

صلہ نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا تھا،باران نے اس کی بات سن کر سرا چکا کے اسے دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سوچا تھا شادی سے نمٹ کر کراچی جائوں گا لیکن یہاں تو حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ شادی فلحال نہیں ہو سکتی، ماں اور چچی دونوں ہی بستر پر ہیں اس لئے مجھے روشنی کو یہی چھوڑ کر واپس کراچی جانا ہو گا وہاں میں اپنا بزنس ایسے نہیں چھوڑ سکتا"

باران نے پریشان کن تاثر لئے اسے بتایا تھا، باران کی دوسری شادی کی بات سنتے ہی صلہ کے دل میں ٹیسیں اٹھنے لگ جاتی تھیں حالانکہ اسے روشنی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ روشنی کے ساتھ دل سے مخلص تھی۔

"آپ بے فکر ہو کے کراچی چلے جایئے، میں اور بی جان، روشنی آپی کا خیال رکھ لیں گے، ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"

وہ ڈر سہم کر اسے تسلی کرانے لگی، باران نے مسکرا کے اپنے سامنے کھڑی اس چھوٹی سی نازک لڑکی کو دیکھا جو اس سے بارہ سال چھوٹی تھی۔ وہ اس کو مخاطب بھی یوں کرتا جیسے وہ اس کی بیوی نہیں بلکہ کوئی چھوٹی بچی ہو۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تھینک یوء پھر میں آج ہی کراچی چلے جاتا ہوں لیکن تم نے روشنی کے ساتھ اپنا، میرے بچے کا اور میری ماں کا بھی بہت دھیان رکھنا ہے، ویسے تو تم ننھی سی جان ہو لیکن مجھے تم پر بھروسہ ہے تم کر لوں گی"

باران بیڈ سے اٹھ کر اس کے سامنے آ کے کھڑا ہوا اور پھر اس کی ٹھوڑی انگلی سے اوپر کی جانب اٹھائی۔اس کا نرم تاثر دیکھ صلہ نے کیوٹ سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھال دی تھی جسے دیکھ کر باران نے آگے بڑھ کر اس کی پیشانی کو چوم لیا۔

ایک ماہ گزر گیا تھا، باران خان کراچی جا چکا تھا، عالیہ اور سبین کی صحت کو مد نظر رکھتے باران کی شادی روک دی گئی تھی۔روشنی حویلی میں ہی رہ رہی تھی، حویلی میں آج کل بہت سکون تھا کیونکہ سبین اور عالیہ اپنے کمرے تک محدود تھیں، صلہ اپنی پڑھائی مکمل کر رہی تھی، ساتھ ہی روشنی اور صلہ کی دوستی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔اس دن کے بعد سے روشنی نے فلحال اپنے سارے ارادے ترک کر دیئے تھے وہ ایسا کر کے کسی کی نظروں میں مشکوک نہیں بننا چاہتی تھی ویسے بھی عالیہ اس کو ایک بار ذمہ دار ٹھہرا چکی تھی۔حویلی میں آج کل بہت سناٹا تھا، دوپہر ڈھل رہی تھی، روشنی اپنے کمرے میں آئی اور نہال کو فون کرنے لگی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"روشنی یار کیا ہو گیا ہے اتنا وقت گزر گیا ہے تم کیا کر رہی ہو میرے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟"

کال ریسیو کرتے ہی نہال روشنی پر برسنا شروع ہو گیا تھا۔

"ایم سوری نہال مجبوری ایسی تھی کہ مجھے اپنا انتقام چھوڑ کر دو شاطر عورتوں کی عقل ٹھکانے لگانے پڑی"

روشنی نہال سے معذرت کرتے اسے ساری بات بتانے لگی کہ کس طرح عالیہ اور سبین صلہ کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی اور وہ اپنے کھودے ہوئے گڑھے میں خود گر گئیں۔

"روشنی مجھے نہیں پتا تمہیں ایک ہفتہ دے رہا ہوں جو کرنا ہے کر وورنہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا" نہال نے سخت لہجے میں روشنی کو تنبیہ کی تو روشنی چونک گئی اسے لگا اس کی سماعتوں نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

"کیا کہا؟"

وہ ناسمجھی سے متفکر ہوئی۔

"یہی کہ اگر ایک ہفتے میں تم میرے پاس نہیں آئیں تو میں تمہیں چھوڑ کر ربیکا سے شادی کرلوں گا اس کا پرپوزل آیا ہوا ہے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال شدید غصے میں تھا اس لئے دوٹوک لہجے میں کہتا رابطہ منقطع کر گیا جب کہ روشنی پتھر کی بن کے رہ گئی۔ نہال نے آج تک یہ الفاظ نہیں بولے تھے، روشنی سخت حیران تھی، اسکے ساتھ تعاون کرنے والا شخص اتنا سنگ دل کیسے ہو گیا تھا، وہ جو اس کے بغیر جینے کا تصور کر کے کانپ جاتا تھا آج کتنی آرام سے اتنی بڑی بات بول گیا تھا شاید ہر محبت کرنے والے ایک دن یونہی بدل جاتے ہیں, شاید ربیکا نے اسے اپنی باتوں میں لے لیا تھا یا شاید اس کا دل ربیکا کی طرف جھک گیا تھا۔ فون روشنی کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گیا جب کہ وہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے زمین پر بیٹھتی چلی گئی، اب تک کی زندگی اس کی آنکھوں میں فلم کی طرح گھوم گئی۔ آج تک اس نے پایا کیا تھا سب کچھ تو کھوتی آئی تھی، چھوٹی سی عمر میں ماں باپ سے جدا ہونا ایسا کرب تھا جو اس نے اپنے دل پر سہا تھا، وہ مضبوط نہیں تھی بہت کمزور تھی لیکن پھر بھی اس نے خود کو مضبوط بنائے رکھا تھا، یہ کوئی آسان بات نہیں تھی کہ اس نے اپنے انتقام کی خاطر باران خان جیسے شخص سے جھوٹے پیار کا ناٹک رچا تھا۔ پتھرائی ہوئی آنکھیں ایکدم ہی موم ہوئیں اور پھر مانو پگھلنے لگیں، آنسو اس کی آنکھوں سے زار و قطار بہنے لگا۔

"نہیں میں نہال کو نہیں کھو سکتی"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے ہاتھ کی پشت گال پر رگڑی اور دل میں عہد کرتی جھٹکے سے اٹھی۔ صرف تین لوگ تھے اس کے مجرم، ان تین لوگوں کو روشنی نے انجام تک پہنچانا تھا پھر اتنی تاخیر کیوں ہو رہی تھی اور اب تو راستہ بھی صاف تھا وہ آسانی سے اپنا بدلہ لے سکتی تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد روشنی وارڈروب کی طرف آئی اور اس میں سے اپنا بیگ نکالا، اگلے پل اس نے بیگ کھول کر ایک چھوٹی سی کانچ کی شیشی نکال لی تھی۔ اس کے دماغ میں الجھنیں بری طرح سے گھوم رہی تھی، وہ اسی ذہنی اذیت میں کمرے سے نکل کر کچن میں آئی جہاں ملازم کام کر رہے تھے۔

"روشنی بی بی آپ کو کچھ چاہیئے؟"

ایک ملازمہ نے روشنی کو دیکھتے ہی مئودب انداز میں مخاطب کیا۔

"آج میں اپنے ہاتھ سے شام کی چائے بناؤں گی اس لئے تم سب اپنے کوارٹر میں جا سکتے ہو"

روشنی کو ایک یہی طریقہ سوجھا تھا ان سب کو کچن سے باہر بھیجنے کا۔ روشنی کی بات سن کر ملازم بغیر کسی شک میں مبتلا ہوئے کچن سے باہر نکل گئے کیونکہ روشنی اکثر و بیشتر کچن میں کوئی نہ کوئی کام کر لیتی تھی۔ ملازمین کے کچن سے نکلتے ہی روشنی نے دودھ کی پتیلی چولہے پر رکھ دی اور دودھ گرم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ دودھ گرم کرنے کے بعد اس نے گلاس میں نکالا اور کانچ کی شیشی میں موجود زہر اس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں ڈال دیا، پھر وہ کچن سے نکل کر باہر آگئی۔ کچن سے باہر آتے ہی اس نے دیکھا صلہ ہال کمرے میں موجود تھی۔

"اچھا ہوا صلہ تم آگئیں، یہ دودھ میں نے بی جان کے لئے نکالا ہے وہ شام میں چائے کے بجائے دودھ پیتی ہیں نہ اس لئے تم ان کو دے آئو آج میں اپنے ہاتھ سے سب کو چائے بنا کے پلاتی ہوں" روشنی نے دودھ کا گلاس صلہ کے ہاتھ میں پکڑایا اور مسکرا کے کچن کی طرف بڑھ گئی جب کہ اس کی بات پر اثبات میں سر ہلاتے صلہ بی جان کے کمرے کی طرف چل دی

@@@@@

"بی جان یہ لیں"

بی جان کے کمرے میں آ کے صلہ نے گلاس ان کی طرف بڑھایا، بی جان کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں صلہ کی آواز سن کر چونکی پھر اس کے ہاتھ میں موجود گلاس دیکھا۔

"تم کتنا خیال رکھتی ہو میرا"

بی جان نے اس کے ہاتھ سے گلاس تھاما تو صلہ ان کے سامنے بیٹھ گئی۔

بی جان گلاس ہونٹوں تک لے گئیں لیکن ایکدم ہی ان کی نظر صلہ کے زرد چہرے پر پڑی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صلہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

بی جان تشویش سے پوچھنے لگیں۔

"جی بی جان میں ٹھیک ہوں"

صلہ نے انہیں تسلی دی۔

"تم اپنا خیال رکھ رہی ہو، روز دودھ پی رہی ہو؟"

بی جان نے ایک بار پھر تفتیش کی۔

"بی جان آپ سے جھوٹ نہیں بول سکتی، دو دن سے میں بھول رہی ہوں رات میں دودھ پینا"

صلہ نے معصوم سی صورت بنا کے انہیں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر یہ دودھ میں نہیں تم پیو گی، مجھ سے زیادہ تمہیں ضرورت ہے اس کی"

بی جان نے سختی سے کہہ کر گلاس اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔

"بی جان آپ پی لیں میں ابھی نیچے جا کے پی لوں گی پکا"

صلہ نے نفی کرنی چاہی مگر بی جان بضد تھیں

"مجھے پتا ہے تم کس قدر لاپرواہ ہو اس لئے ابھی میرے سامنے پیو"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان نے زبردستی اس کے ہاتھ میں گلاس تھمایا تو صلہ نے بغیر کوئی احتجاج کئے وہ دودھ پی لیا جانتی تھی بی جان اس کی بات نہیں مانیں گی۔

"میں آپ کے لئے دوسرا گلاس لے کر آتی ہوں"

صلہ وہ گلاس لے کر کمرے سے نکل گئی جب کہ بی جان نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

@@@@@@

"بی جان نے دودھ پی لیا؟"

چولہے کے سامنے کھڑی روشنی نے صلہ کو گلاس لے کر کچن میں آتے دیکھا تو پوچھنے لگی

"نہیں وہ بی جان نے مجھے زبردستی پلا دیا"

صلہ نے کہتے ہوئے اچانک ہی اپنے پیٹ پر تڑپ کے ہاتھ رکھا تھا، گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا تھا جب کہ اس کی بات سن کر روشنی کو لگا محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کچن کی چھت اس کے سر پر آ گری ہو۔

"صلہ تم ٹھیک تو ہو نہ"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آنکھوں میں آنسو لئے وہ صلہ کے پاس گئی جو درد سے تڑپ رہی تھی، روشنی کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔

"صلہ اٹھو ہم ڈاکٹر کے چلتے ہیں"

روشنی صلہ کو سہارا دے کر اٹھانے لگی جب صلہ ہوش سے بیگانی ہوگئی، صلہ کی آنکھیں بند ہوتی دیکھ روشنی نے ہذیانی کیفیت میں چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا پل میں ہی پوری خان حویلی میں کہرام مچ گیا تھا۔

@@@@@@

ایمرجنسی روم کے باہر وہ نم آنکھوں سے کھڑی تھی، کافی دیر گزر گئی تھی صلہ کو اندر مگر ڈاکٹرز نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ روشنی کا بدن ہولے ہولے کانپ رہا تھا نہال کی وجہ سے جذبات میں آکے اس نے ایسا کام کر دیا تھا جس کی وجہ سے صلہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھی

"کہاں ہے صلہ؟ کیسی ہے وہ؟"

باران خان مضطرب ہوتا ہو سپٹل میں داخل ہوا اور روشنی کے پاس آکے پوچھنے لگا، اس کے ماتھے پر بکھری شکنیں دیکھ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی جلد بازی میں کراچی سے حیدر آباد آرہا تھا۔

"باران ڈاکٹر نے ابھی تک کچھ نہیں کہا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے ڈرتے ہوئے باران کو بتایا تو باران کے چہرے پر پریشانی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"یہ سب کیسے ہوا؟ کیا کر رہی تھی وہ؟"

باران تفتیش سے پوچھنے لگا، اس کی بات سن کر روشنی نے خوف سے تھوک نگلا تھا۔ آگر وہ باران کو سچ بتا دیتی تو باران اسے یہیں کھڑے کھڑے زمین میں گاڑھ دیتا۔

"پتا نہیں وہ کچن میں آئی اور اچانک سے اس کی طبیعت خراب ہو گئی"

روشنی نے مجبوری کے باعث جھوٹ بولا تھا۔ روشنی کی بات سن کر باران نے کوئی جواب نہ دیا بس پیچھے کمر پر ہاتھ باندھ کر ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا۔

@@@@@

"بی جان یہ روشنی بہت میسنی ہے آپ مانیں یا نہ مانیں، صلہ کے ساتھ اس نے ہی کچھ گڑبڑ کی ہے یہ ہمارے منہ پر اچھی بن کر رہتی ہے اس کے دل میں کچھ اور چل رہا ہے ہمارے لئے اور میں تو خود حیران تھی کوئی لڑکی اپنی سوکن کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیسے کر سکتی ہے وہ تو اب اس کی حقیقت کھل گئی ضرور اس نے صلہ کے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عالیہ بیڈ پر لیٹی تھی جب کہ سبین اس سے فاصلے پر وئیل پر بیٹھی تھی، بی جان بھی پریشانی سے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھیں، ہوسپٹل سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ طبیعت خراب کی وجہ سے بی جان ہوسپٹل نہیں جا سکی تھیں، صلہ کو ہوسپٹل ہاشم اور روشنی لے کر گئے تھے، بی جان بے حد پریشان تھیں جب ہی عالیہ نے روشنی کے متعلق اپنا زہر اگلنا شروع کر دیا۔

"عالیہ چپ ہو جاؤ ہر وقت اپنا زہر اگلتی رہتی ہو، ہمیں ابھی کچھ نہیں پتا پھر ہم کیوں بغیر سوچے سمجھے روشنی پر الزام لگا دیں جب تک ساری بات پتا نہیں چل جاتی میں تب تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی"

بی جان نے درشتگی سے عالیہ کو جھڑک دیا تھا۔

"بی جان پہلے آپ صلہ کے پیچھے ہمارے ساتھ یہ سلوک کرتی تھیں اب آپ کو روشنی سے اتنی ہمدردی ہو گئی ہے کہ آپ اس کے پیچھے ہمیں زلیل کر دیتی ہیں، اس روشنی سے آخر آپ کا رشتہ کیا ہے؟"

اپنی بہن کا اترا ہوا چہرہ دیکھ سبین نے بھی احتجاج بلند کیا تھا، سبین کی بات سن کر بی جان ایکدم ہی چونک گئیں، ذہن میں جیسے کسی خیال نے کوندا مارا تھا۔ ایک پل کے لئے بی جان کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی تھیں۔ سبین کی بات نے انہیں وہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"بی جان کیا سوچ رہی ہیں؟ کہیں آپ ہم سے کچھ چھپا تو نہیں رہیں؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان کے چہرے کے تاثرات دیکھ سبین تفتیش سے بولی۔

"سبین فالتو باتوں میں اپنا دماغ مت چلاؤ، دعا کرو کے تمہارا پوتا اور بہو صحیح سلامت ہو، کیسی دادی ہو تم اپنے بچے کی اولاد سے تمہیں زرا سی انسیت نہیں ہے؟"

بی جان ایکدم ہی جذبات میں آئی تھیں۔

"بیٹے کی اولاد سے انسیت تب ہوتی نہ جب بہو اپنی پسند کی ہوتی، آپ نے زبردستی صلہ کو میرے بیٹے پر مسلط کیا ہے"

سبین طنزیہ لہجے میں بولی تھیں بی جان کو اس وقت صلہ کی فکر تھی اس لئے وہ سبین اور عالیہ سے بحث کرنا نہیں چاہتی تھیں وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گئیں۔

"ایم سوری مسٹر خانزادہ ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا پائے، زہر کا اثر فوراً بچے پر ہو گیا تھا، آپ کی بیوی کی جان بھی بہت مشکل سے بچا پائے ہیں"

ڈاکٹر اس کے سامنے کھڑے ناجانے کیا کیا بول رہے تھے مگر اس کا دماغ بری طرح مائوف ہو گیا تھا، اس کا بچہ اب نہیں رہا تھا، وہ بچہ جس سے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اسے اتنی انسیت ہو گئی تھی۔ وہ باران خان جو کسی کے آگے کمزور نہیں پڑتا اسے لگا جیسے اس کا وجود کرچی کرچی ہو گیا ہو۔ اس نے ضبط سے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مٹھیاں بھینچی اور ہوسپٹل کی حدود سے واک آئوٹ کر گیا، ڈاکٹر کی بات سن کر اپنی جگہ پر ساکت وجامد کھڑی روشنی نے اسے جاتا دیکھ کئیں آوازیں دی تھیں مگر وہ نہیں رکا تھا۔ روشنی کا ضمیر اسے بری طرح سے جھنجھوڑ رہا تھا، صلہ کے بچے کی قاتل وہ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن یہ سب اس نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل اس کے رخسار کو بھگونے لگے مگر اب اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ اپنے آنسو ہی صاف کر لے، اس نے زندگی میں پہلی بار خود کو اتنا بے بس محسوس کیا تھا ایک طرف نہال نے اس سے منہ موڑ لیا تھا دوسری طرف اس کی وجہ سے صلہ کا اتنا بڑا نقصان ہو گیا تھا وہ بالکل سن ہو کے رہ گئی تھی

@@@@@

اگلے دن روشنی صلہ کو حویلی لے آئی تھی، باران نے پلٹ کر صلہ کی خیریت بھی دریافت نہیں کی تھی ، روشنی جانتی تھی اب اس پر الزام لازمی آئے گا کیونکہ صلہ نے روشنی کے ہاتھ سے لے کر دودھ پیا تھا لیکن حویلی آ کے روشنی سخت حیران رہ گئی۔ سب کا رویہ روشنی کے ساتھ نارمل تھا شاید کسی کو بھی یہ نہیں پتا چلا تھا اس سب کے پیچھے روشنی کا ہاتھ تھا۔ صلہ کو تو اس حادثے کے بعد صدمہ سا لگ گیا تھا اس نے ابھی تک منہ سے ایک لفظ بھی نہ بولا تھا۔ صلہ اپنے کمرے میں ہی گم صم بیٹھی تھی جب باران خان



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اچانک سے کمرے کا دروازہ دھڑام سے کھول کر اندر داخل ہوا،اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔جتنے غصے میں وہ صلہ کے کمرے میں آیا تھا اس کا اشتعال دیکھ روشنی بھی اس کے پیچھے صلہ کے کمرے میں آگئی تھی۔

"آگر تم میرے بچے کو دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھیں تو پہلے بتا دیتیں کم از کم میں تم سے اور اس وجود سے اپنا دل تو نہیں جوڑتا"

باران اس کے سامنے کھڑا باقاعدہ دھاڑا تھا،اس کی بلند آواز سن کر صلہ خوف کے مارے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"باران پلیز اس میں صلہ کا کوئی قصور نہیں ہے"

اس کے خطرناک تاثرات دیکھ روشنی نے آگے بڑھ کر باران کا بازو جکڑا تھا۔

"روشنی یہ میرا اور میری بیوی کا مسئلہ ہے تم درمیان میں مت بولو"

باران نے جھٹکے سے روشنی کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا تو روشنی لڑکھڑا کے دو قدم پیچھے ہوئی اور سکتے کی کیفیت میں باران کی شکل دیکھنے لگی،وہ اس قدر سخت تھا روشنی کو اندازہ نہیں تھا

"خان آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا،میں کیوں ایسا کروں گی؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی کو خاموش کھڑا دیکھ صلہ نے اب ہمت کر کے خود بولنا شروع کیا تھا، باران خان کا خوف اس پر اتنا طاری تھا کہ وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔

"ایکدم چپ رہو صلہ، اگر تمہاری حالت کا احساس نہیں ہوتا تو ابھی تمہیں جان سے مار دیتا، آئندہ کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا"

باران خان نے سختی سے اسے گھورا تھا۔

"میں نے جان بوجھ کر اپنے بچے کو نہیں مارا خان، مجھے نہیں پتا یہ سب کیسے ہوا، پلیز میرے ساتھ ایسا نہ کریں"

صلہ نے اب باقاعدہ باران خان کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے تم نے زہر پیا ہے، بی جان کہہ رہی ہیں تم نے ان کے سامنے دودھ پیا تھا آخر یہ سب معاملہ کیا ہے صلہ، تم اپنی جان لینا چاہتی تھیں یا بی جان کی, تم خود اپنے ہاتھ سے بی جان کو دودھ دیتی ہو نہ شام میں پھر کسی اور کا نام بھی نہیں لے سکتا میں، اگر دودھ میں پہلے سے کچھ مسئلہ ہوتا تو سارے گھر والوں نے اس کی چائے پی ہے انہیں بھی نقصان پہنچنا چاہئیے تھا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران خان اب گہری سنجیدگی سے پوچھنے لگا،اس کی بات سن کر صلہ نے چونک کر روشنی کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔صلہ باران کو بتانا چاہتی تھی کہ وہ دودھ کا گلاس اسے روشنی نے دیا تھا لیکن نا جانے اس کے دل میں ایسی کیا آئی کہ وہ کچھ بول نہ سکی۔

"جواب دو صلہ, حقیقت کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟ خیر یہ سب تم سے بی جان پوچھ لیں گی میں بس تم سے یہ بولنے آیا تھا کہ تم نے میرے ساتھ بالکل اچھا نہیں کیا ہے صلہ، معاف نہیں کروں گا کبھی تمہیں"

وہ سرد پن سے کہہ کر کمرے سے نکل چکا تھا،روشنی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ صلہ سے نظریں ملا پائے اس لئے خود بھی سر جھکا کے صلہ کے کمرے سے نکل گئی جب کہ شرمندگی کے باعث صلہ کی آنکھیں آنسوئوں سے بھر گئیں

@@@@@

"یہ میں نے کیا کر دیا اپنے ہاتھوں سے ایک معصوم کی جان لے لی،اپنے ہاتھوں سے اسے زہر پلا دیا جس کا دفاع کر رہی تھی جس کو تحفظ فراہم کر رہی تھی،بہن بولا تھا صلہ نے مجھے اور میں نے بہن ہونے کا یہ حق ادا کیا،میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پائوں گی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ کے کمرے سے واپس اپنے کمرے میں آ کے روشنی نے دروازہ لاکڈ کیا اور پھر دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی، اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے خالی ہاتھ باقاعدہ لرز رہے تھے، وہ قاتل تھی، صلہ کے بچے کی قتل، ممکن تھا اب باران خان صلہ کو چھوڑ بھی دیتا۔ اس نے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔ اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا، وہ رو رہی تھی، سسک سسک کر رو رہی تھی، آنکھوں کی چمک مدھم پڑ گئی تھی جب کہ دل مانو چھلنی ہو گیا تھا۔ بی جان صلہ کی محسن تھیں انجانے میں ہی لیکن صلہ نے اپنا حق ادا کر دیا تھا اس نے اپنے بچے کو کھو کے بی جان کی جان بچا لی تھی۔

@@@@@

رات ہوتے ہی بی جان اس کے کمرے میں چلی آئیں، وہ بت کی طرح بیڈ پر ساکت بیٹھی تھی، اس کی یہ حالت دیکھ بی جان کو بہت تکلیف ہوئی تھی اتنا تو وہ جانتی تھیں کہ صلہ کبھی خود سے یہ نہیں کر سکتی تھی۔ بی جان کے دل میں کئیں اندیشے تھے اور اسی سلسلے میں بات کرنے کے لئے وہ صلہ کے پاس آئی تھیں ورنہ توسبین اور عالیہ نے بی جان کے سامنے صلہ کو برا بھلا کہہ کہہ کر بی جان کا دماغ خراب کر دیا تھا۔

"صلہ کیسی طبیعت ہے بچے؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان اس کے سرہانے بیٹھ کر نرمی سے استفسار کرنے لگیں۔

"بی جان کیا آپ کو بھی لگتا ہے میں نے جان بوجھ کر اپنے بچے کو مارا ہے"

صلہ نے خالی ویران آنکھوں سے بی جان کا چہرہ دیکھا تھا،اس کی بات سن کر بی جان مزید دکھی ہو گئیں۔

"نہیں مجھے پتا ہے میری بیٹی ایسی نہیں ہے"

بی جان نے شفقت سے صلہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"صلہ اس دودھ کے گلاس میں کیا تھا جو تم میرے لئے لے کر آئی تھیں؟"

بی جان تجسس سے پوچھنے لگیں۔بی جان کی بات سن کر صلہ نے افسردگی سے گردن جھکالی۔

"بتائو صلہ تم مجھ سے کیا چھپا رہی ہو؟"

بی جان کی تشویش اب بڑھ گئی تھی۔

"بی جان پہلے وعدہ کریں آپ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گی اور روشنی آپی کو بھی کچھ نہیں بولیں گی؟"

صلہ نے بڑی امیدوں سے بی جان کا ہاتھ تھاما تھا،صلہ کے منہ سے روشنی کا نام سن کر بی جان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ جو وہ سوچ رہی تھیں وہ کئی حد تک درست تھا۔

"وعدہ"!!



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان محض اتنا ہی بول سکیں۔

"بی جان وہ دودھ کا گلاس مجھے روشنی آپی نے دیا تھا آپ کو دینے کے لئے، مجھے نہیں پتا تھا اس میں کیا ہے ورنہ میں خود بھی نہیں پیتی اور نہ آپ کو پینے دیتی"

بلآخر صلہ نے سارا سچ بی جان کو بتا ہی دیا تھا، صلہ کی بات سن کر بی جان نہ چونکی اور نہ ہی ان کو حیرت ہوئی، وہ اسی بات کی امید رکھی ہوئی تھیں۔

"تم اس بارے میں اب کچھ نہیں سوچنا بیٹا میں سب سنبھال لوں گی، باران تم سے سخت خفا ہے اس کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کرو ٹھیک ہے"

بی جان اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیر کر کچھ سوچتی ہوئی صلہ کے کمرے سے نکل گئی تھیں۔

@@@@@

"روشنی نے وہ دودھ کا گلاس میرے لئے بھیجا تھا اس کا مقصد ہے کہ وہ صلہ کو نہیں بلکہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتی تھی، اگر اسے صلہ کو ہی نقصان پہنچانا ہوتا تو وہ پہلی فرصت میں اسے ہوسپٹل نہیں لے کر جاتی لیکن روشنی مجھے کیوں مارنا چاہتی ہے؟ مجھے مار کر اسے کیا حاصل ہوگا؟ کیا عالیہ ٹھیک کہہ رہی تھی اس کی اور سبین کی حالت کے پیچھے بھی روشنی کا ہاتھ ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے کمرے میں آ کے بی جان بیڈ پر بیٹھی ساری باتیں سوچنے لگیں، ہر بات ان کے سمجھ آ گئی تھی لیکن ابھی تک وہ یہ سمجھ نہیں پائی تھیں کہ روشنی ایسا کیوں کر رہی تھی، وہ شکل سے تو ہر گز ایسی نہیں دکھتی تھی جس طرح کی وہ حرکتیں کر رہی تھی, بی جان فوری طور پر کوئی ایکشن بھی نہیں لے سکتی تھیں وہ جانتی تھیں روشنی باران کو کس قدر عزیز ہے، بغیر کسی ثبوت کے آگر وہ روشنی سے اس سب کے بارے میں پوچھیں گی تو باران کبھی نہیں مانے گا۔بی جان کو اب بہت سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا تھا لیکن جو بھی تھا اس واقعے کے بعد بی جان روشنی کی طرف سے بہت محتاط ہو گئی تھیں۔

@@@@@

وہ سیگریٹ ہونٹوں سے لگائے اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس آیا تو لان میں نظر پڑتے ہی چہرے کے تاثرات نرم پڑ گئے، روشنی پھولوں کے پاس گم صم کھڑی تھی۔اسے دیکھتے ہی باران کو اپنا دوپہر والا رویہ یاد آیا تو وہ شرمندہ ہو گیا، اسے روشنی سے اس لہجے میں بات نہیں کرنا چاہئے تھی وہ اس سب کی عادی نہیں تھی۔باران کو محسوس ہوا تھا جب سے روشنی حویلی آئی تھی ان دونوں کے درمیان کافی فاصلے پیدا ہو گئے تھے ایسا لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، یہی سوچتے ہوئے باران روشنی سے معذرت کرنے کی غرض سے اپنے کمرے سے نکل کر نیچے کی طرف لپک



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گیا، کچھ دیر بعد وہ لان میں روشنی کے سامنے کھڑا تھا، باران خان کو دیکھ روشنی چونک گئی تھی جب کہ اس کے زیادہ وہ خود چونک گیا تھا اس کی سرخ متورم آنکھیں دیکھ کے، شاید وہ بہت روئی تھی، باران خان نے آج تک روشنی کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا، ایک دن میں ہی اس کا خوبصورت چہرہ بے رونق ہو گیا تھا، ضمیر سے بھی بڑی کوئی چیز ہوتی انسان کو اس کا گناہ یاد دلانے اور شرمسار کرنے کے لئے، روشنی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا اس کا ضمیر مسلسل اسے جھجھوڑ رہا تھا، وہ یہ بات کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی اس وجہ سے دل میں سوچ سوچ کر گھٹ رہی تھی۔

"کیا ہوا روشنی تم روئی ہو؟"

باران خان ایکدم ہی پریشان ہو کے اس کے قریب گیا تو روشنی نے شکوہ کن نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر دو قدم پیچھے لئے اس سے دور ہو گئی۔

"نہیں بس ایسی ماما بابا کی یاد آگئی تھی"

رونے کی وجہ سے اس کا لہجہ بھی کافی بھاری ہو رہا تھا۔

"کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ روشنی، کافی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تم کچھ پریشان اور خاموش سی ہو، اب مجھ سے فون پر بھی بات نہیں کرتیں اور سامنے بھی کھینچی کھینچی رہتی ہو مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی کیا؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ لمبا چوڑا مرد بالکل سادہ لہجے اور آنکھوں میں محبت کے دیئے جلائے اس سے پوچھنے لگا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے باران بس تمہاری فیملی کو دیکھتی ہوں تو اپنی فیملی بہت یاد آتی ہے، کاش میرے پیرنٹس بھی میرے ساتھ ہوتے"

آنسوئوں کا گولا ایکدم ہی اس کے گلے میں اٹکنے لگا تھا اس نے بڑی مشکل سے اپنی بات مکمل کی۔

"تمہارے پیرنٹس کی ڈیتھ کیسے ہوئی تھی روشنی؟"

کسی خیال کے زیر اثر باران خان ایکدم ہی پوچھنے لگا

"ان کا قتل کیا گیا تھا"

روشنی کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"کس نے کیا تھا؟"

باران تشویش سے پوچھنے لگا۔

"حویلی والوں نے"

روشنی بے ساختہ ہی بول پڑی تھی جب کہ باران نے حیرت و استعجاب سے آنکھیں پھیلائے روشنی کو دیکھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"حویلی والوں نے؟کیا مطلب ہے تمہارا؟"

روشنی کی بات پر باران نے حیرانگی سے پوچھا۔روشنی کو احساس ہوا تھا کہ بے ساختگی میں وہ بہت غلط بات بول گئی تھی۔

"میرے پیرنٹس بھی کسی حویلی سے بیلونگ کرتے تھے تو کسی لڑائی کے باعث ان کی جان لے لی گئی"

وہ باران سے نظریں چرائے بتانے لگی، باران دلچسپی سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کون تھے وہ لوگ؟ان پر کیس نہیں کیا گیا؟تمہیں انصاف نہیں ملا؟"

باران نے اگلا سوال داغا۔

"باران پلیز میں ابھی اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی ہم پھر کبھی یہ بات ڈسکس کریں گے ابھی میرے سر میں درد ہو رہا ہے میں سونے جا رہی ہوں"

اس کے سوالوں سے تنگ آکے روشنی دوٹوک انداز میں کہہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ اس کا یہ انداز دیکھ باران خان لب بھینچ کر رہ گیا۔

@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ کم عمر ضرور تھی لیکن بچی بھی نہ تھی، انیس سال کی سمجھدار لڑکی تھی وہ، جو اس کے ساتھ ہوا تھا وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی بولنے یا کرنے کے قابل نہیں تھی، اس حویلی میں وہ کھل کے سانس لے رہی تھی یہ بھی اس کے لئے بہت تھا۔ گھر کے سب ملازموں کو صلہ بہت عزیز تھی وہ بی جان کو بتا چکے تھے کہ روشنی نے انہیں کچن سے باہر بھیج دیا تھا۔ صلہ خود بھی سمجھ گئی تھی کہ روشنی نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا۔ وہ کچھ کر تو سکتی نہیں تھی لیکن اسے دکھ تھا روشنی کو وہ اپنی خیر خواہ سمجھتی تھی اور روشنی نے اس کے ساتھ یہ کر دیا تھا۔ انسان جب بے بس ہوتا ہے تو اپنے اوپر ہوئے ظلم بھی بے بسی کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔ جس دن سے اس کا باران خان سے نکاح ہوا تھا ہنسنا کھلکھلانا تو اس نے اس دن ہی چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی باران کو کس طرح کی لڑکیاں پسند تھیں، وہ بالکل ویسے بننے کی کوشش کر رہی تھی اور ایک وقت پر تو اسے ایسا لگا تھا جیسے وہ باران کا دل جیتنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ وہ اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی تھی لیکن اس کے ایسے سلوک کے بعد وہ جان گئی تھی کہ باران سے کسی اچھائی کی امید رکھنا دیوار میں ٹکریں مارنے کے برابر تھا، وہ اس کو الزام دے رہا تھا اس کو غلط سمجھ رہا تھا تو اس نے بھی سوچ لیا تھا اب خود بھی اس کی طرف نہیں بڑھے گی۔ وہ اس حویلی سے اور یہاں کے لوگوں سے بہت دور جانا چاہتی تھی لیکن پھر بات آجاتی تھی بے بسی کی، وہ بے بس تھی یہاں سے جا کے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کہاں رہتی، باہر کی دنیا کا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔ بچپن سے جو کچھ وہ اب تک سہتی آئی تھی اس کے بعد اس نے یقیناً ٹوٹ کر بکھر جانا تھا لیکن وہ بہت صبر والی تھی، اسے اللہ پر بھروسہ تھا اور اسی بھروسے نے اسے ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر سے زندگی کو نئے سرے سے جینے کا سوچا اور بیڈ پر سیدھی لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ اگلے دن سے اسے پھر سے کالج جوائن کرنا تھا۔

@@@@@

اگلے دن صلہ کالج چلی گئی تھی، باران بھی کراچی واپس جا چکا تھا، روشنی اور صلہ کے درمیان اب تک کوئی بات نہیں ہوئی تھی، خود روشنی بھی اس سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں کر رہی تھی۔ بی جان کو باران کے کراچی جانے کا انتظار تھا تاکہ وہ روشنی سے بات کر سکیں، باران کی موجودگی میں آگر وہ روشنی سے بات کرتیں تو یقیناً حویلی میں ایک کہرام مچ جاتا۔ باران کے جانے کے بعد اب بی جان کو فرصت سے موقع مل گیا تھا روشنی سے گفتگو کرنے کا اس وقت صلہ بھی گھر میں نہیں تھی، عالیہ اور سبین اپنے کمروں میں آرام فرما رہی تھیں۔ بی جان سر پر دوپٹہ لئے روشنی کے کمرے میں آ گئیں۔ روشنی وارڈروب میں گھسی کپڑے نکال رہی تھی، اس نے اپنا رخ جیسے ہی بی جان کی طرف کیا، اس کے بازو پر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نظر پڑتے ہی بی جان حیران وپریشان رہ گئیں، بازو سے اس کی آستین پھٹی ہوئی تھی اور سفید جلد پر وہ کتھئی رنگ کا نشان الگ ہی واضح تھا جو صلہ کے بازو پر کندھے سے تھوڑا نیچے تھا۔

"یہ وہ دروازے کے ہینڈل میں اٹک کر میری سلیو پھٹ گئی"

روشنی نے بی جان کی نظریں اپنے ہاتھ پر موجود دیکھ جھٹ سے بولا لیکن بی جان کا سکتہ ابھی بھی ویسی تھا۔

"میرے کمرے میں آئو روشنی"

بی جان سخت لہجے میں کہہ کر اس کے کمرے سے نکل گئیں جب کہ روشنی ان کا یہ انداز دیکھ پریشان ہو گئی۔

@@@@@

اپنے کمرے میں آ کے بی جان سکتے کی کیفیت میں بیڈ پر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔انہیں واقعی محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے قدموں تلے زمین سرک گئی ہو۔وہ اتنی لاپراہ کیسے ہو سکتی تھیں ،انہوں نے کیوں نہیں سوچا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا تھا۔انہوں نے کیوں نہیں سوچا کہ روشنی کو



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خوبصورت لمبے گھنیرے بال اور بڑی بڑی آنکھیں ان کی بیٹی سے وراثت میں مل سکتی تھیں۔ وہ ابھی یہ سب ہی سوچ رہی تھیں جب روشنی کمرے میں داخل ہوئی۔

"بی جان سب خیریت ہے؟"

روشنی فکرمندی سے پوچھ رہی تھی۔ بی جان نے ایک پل کے لئے اس کے چہرے کا جائزہ لیا اور پھر اٹھ کر اس کے قریب گئیں۔

"کون ہو تم؟ اور اس حویلی میں کس مقصد سے آئی ہو"

بی جان سخت لہجے میں پوچھنے لگیں، ان کا سوال روشنی کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح لگا تھا، وہ چونک کر بی جان کو دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب بی جان آپ کو باران نے بتایا تھا نہ وہ مجھے پسند کرتا ہے، ہم دونوں شادی کرنے والے ہیں "

روشنی نے ابھی بھی بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں جانتی تھی بی جان کو ساری سچائی پتا چل گئی تھی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی بات سن کر بی جان کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ امڈ آئی، وہ اپنی الماری کی طرف بڑھیں اور پھر لاک اپ کھول کر اس میں سے ایک درمیانے سائز کا ایلبم نکالا۔

ایلبم کھول کر انہوں نے ایک تصویر نکالی اور ایلبم بیڈ پر رکھ دیا۔ روشنی تجسس سے ان کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"یہ تم ہی ہو نہ؟"

بی جان نے اس تصویر کی جانب اشارہ کیا جو ایک سات سالہ بچی کی تھی، وہ تصویر دیکھ کر روشنی کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ یہ تصویر اسی کی تھی۔ روشنی کا دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا تھا۔

"تم میری بیٹی صبا کی بیٹی ہو، تمہیں لگتا ہے تمہارے ماں باپ کی موت کی زمہ دار میں ہوں اس لئے تم نے مجھے وہ دودھ پلا کے مارنا چاہا تھا"

بی جان ایک گہرا سانس لے کر بولی تھیں، ان کی بات سن کر روشنی نے سر جھکا لیا۔

"جانتی ہو یہ بچی کون ہے"

بی جان نے ایلبم میں سے دوسری تصویر نکال کر اس کے سامنے کی، اس تصویر میں ایک چھ ماہ کی بچی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ی۔۔۔۔یہ تو میری بہن ہے منہا"

روشنی حیرت کے مارے آگے بڑھی اور اس تصویر کو دیکھنے لگی۔

"میری بہن بھی تم لوگوں کی دشمنی کی نذر ہو گئی تھی کم از کم اس معصوم کو تو چھوڑ دیتے"

روشنی نے اس تصویر پر ہاتھ پھیرا اور پھر خونخوار نظروں سے بی جان کو دیکھا۔

"تمہاری بہن آج بھی زندہ ہے روشنی، صلہ ہی تمہاری چھوٹی بہن منہا ہے"

بی جان نے بڑے آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔روشنی کو لگا پوری حویلی اس کے سر پر آ گری ہو ،وہ کرنٹ کھا کے دو قدم پیچھے ہٹی۔

"یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟"

وہ عجیب سی کیفیت میں مبتلا پوچھنے لگی۔

"کئی سالوں پہلے میری بیٹی صبا اپنی دوستوں کے ساتھ گاؤں گئی تھی سیر و تفریح کی خاطر وہاں اسے بلوچ قبیلے کے لاڈلے اکلوتے بیٹے مجیب بلوچ سے محبت ہو گئی۔وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو گئے کہ اپنے خاندان کی روایتوں کو ہی بھول گئے۔بلوچ قبیلے اور ہمارے قبیلے میں کچھ معاملات چل رہے تھے جس کی وجہ سے ان دونوں کے ایک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا،صبا نے مجیب



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلوچ کی خاطر یہ حویلی چھوڑ دی اور محیب نے اس کے خاطر اپنا قبیلہ۔ وہ دونوں یہاں سے بھاگ کر کراچی چلے گئے۔ ہمیں نہیں پتا تھا وہ کہاں گئے ہیں، جس طرح صبا کی گمشدگی سے حویلی میں کہرام مچا تھا ویسے ہی بلوچ قبیلے میں بھی ایک افراتفری مچ گئی تھی، سب ان دونوں کو ڈھونڈنے میں مگن تھے۔ میرے دونوں بیٹے بھی صبا کے خون کے پیاسے ہو گئے تھے آخر ان کی عزت خراب کر گئی تھی وہ۔ آٹھ سال ایسے ہی بیت گئے تھے، آٹھ سال بعد ایک دن مجھے صبا کی کال آئی، اس نے بتایا کہ وہ ہم سے ملنا چاہتی ہے، اس نے اور کوئی بات نہیں کی، صبا اور محیب شہر سے یہاں حویلی آرہے تھے جب راستے میں بلوچوں نے ان کو روک لیا۔ نا جانے انہیں کیسے خبر ہو گئی تھی، انہوں نے موقع پر ہی صبا اور محیب کی جان لے لی تھی، مجھے ملازمہ نے بلوچوں کی اس حرکت کے بارے میں بتایا تو میں اپنی ملازمہ کے ساتھ اس سڑک پر گئی، وہاں محیب کی گاڑی میں مجھے یہ ایلبم ملا اور جھاڑیوں میں سے ایک روتی ہوئی بچی کی آواز آئی۔ میں نے اس بچی کو گود میں لیا اور وہ ایلبم لے کر حویلی آگئی، یہاں سب کو یہی بتایا کہ یہ بچی میرے جاننے والوں کی ہے، میں نے اس بچی کا نام صلہ رکھا اور اس کی پرورش کی، حویلی میں آج بھی کسی کو نہیں پتا کہ صلہ صبا کی بیٹی ہے اور ان کو یہ بھی پتا نہیں چلنا چاہیئے کہ تم بھی صبا کی بیٹی ہو، بلوچ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

قبیلے والے محیب کی اولاد کی تلاش میں تھے،میں نہیں چاہتی کہ ان کی تلاش اب ختم ہو،وہ تمہیں بھی جان سے ماردیں گے اور صلہ کو بھی۔

بی جان نے مختصر الفاظ میں روشنی کو پوری کہانی سنادی تھی،روشنی اس کہانی کہ صرف ایک پہلو سے واقف تھی دوسرا پہلو اسے بی جان سے معلوم ہوا تھا۔ابھی تک وہ بی جان،ہاشم اور رحیم کو اپنا مجرم سمجھتی تھی لیکن اب اسے پتا چلا تھا کہ اس کے مجرم یہ نہیں تھے،شکر تھا کہ یہ بات اسے پہلے پتا چل گئی تھی ورنہ وہ بے قصور لوگوں کی جان لے لیتی۔

"آپ کو کیسے پتا چلا میں صبا کی بیٹی ہوں"

اپنی بیٹی کو یاد کر کے بی جان کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں،وہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی جب روشنی نے دلچسپی سے پوچھا۔

"تمہارے بازو پر یہ نشان !! صلہ کے بازو پر بھی ہے،یہ محیب بلوچ کے بازو پر بھی تھا۔یہ نشانی ہے تمہاری کہ تم محیب بلوچ کی بیٹی ہو،اگر انہوں نے یہ نشان دیکھ لیا تو تمہیں بھی نہیں چھوڑیں گے"

بی جان نے اسے تفصیل سے سب سمجھایا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے معاف کر دیں بی جان، میں نے اپنے ماں باپ کے بغیر زندگی گزاری ہے، ہمیشہ سے یہی سوچتی تھی کہ ان کے مجرموں کو سزا ضرور دوں گی اس لئے حویلی چلی آئی، مجھے لگتا تھا آپ لوگ قاتل ہیں میرے ماں باپ کے"

روشنی کا سر ایک بار پھر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔

"میں جانتی ہوں بیٹا تم پر کیا بیتی ہو گی، صبا میری اکلوتی بیٹی تھی، میرے جگر کا ٹکڑا تھی، اس کی موت میرے لئے بہت بڑا صدمہ تھی لیکن وہ مجھے اپنے بدلے صلہ دے گئی، صلہ کی وجہ سے ہی میں زندہ ہوں، اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو صلہ کا کیا ہوتا، میں نے صلہ کو وہی پیار دیا جو میں صبا کو دیتی تھی"

بی جان کی آنکھوں سے اب زار و قطار آنسو جھڑنے لگے اور یہی حالت روشنی کی تھی وہ بھی اب بنا آواز کے رو رہی تھی۔

"بی جان میں اپنی غلطی پر بہت نادم ہوں، میں صلہ کی اور اس کے بچے کی مجرم ہوں، میں نے اپنی بہن کا نقصان کر دیا، آپ جو چاہیں مجھے سزا دے دیں"

روشنی نے بی جان کے آگے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے، اس کی آنکھیں چیخ چیخ کر درد بیان کر رہی تھیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے جو کیا وہ نادانی میں کیا، لاعلمی میں کیا، جب خدا معاف کر دیتا ہے تو ہم انسان کیا ہیں، تمہیں پتا ہے تم بالکل میری صبا کی طرح دکھتی ہو، کیا میں تمہیں گلے لگا سکتی ہوں"

بی جان نے روشنی کی طرف محبت سے دیکھا تو روتی ہوئی روشنی ان کی بات سن کر نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔ بی جان کو لگا جیسے آج ان کی صبا ان سے گلے ملی ہو اور روشنی کو لگا جیسے وہ ایک لمبے عرصے بعد پھر سے اپنی ماں سے مل لی ہو۔

@@@@@

وہ کالج سے جیسے ہی آئی تو ملازم نے اسے بی جان کا حکم سنا دیا، بی جان نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا، وہ یونیفارم میں ملبوس بیگ اٹھائے بی جان کے کمرے کی طرف چل دی۔ بی جان اپنے کمرے میں روشنی کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ صلہ کو دیکھتے ہی روشنی جذباتی ہو گئی تھی، جس بہن کو کھونے پر وہ آج تک صدمے میں تھی وہ بہن صلہ تھی یہ اس کے لئے سب سے زیادہ خوشی کی بات تھی۔ روشنی جذبات کی رو میں بہتی آگے بڑھ کر صلہ کے گلے لگ گئی جب کہ اس کے اس ردعمل پر صلہ حیرانی سے بی جان کو دیکھنے لگی۔

"روشنی تمہاری سگی بہن ہے صلہ"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ کی سوالیہ نظریں دیکھ بی جان نے گویا اس کی پریشانی حل کی تھی، بی جان کی بات سن کر صلہ مزید حیران ہو گئی۔

"ادھر بیٹھو صلہ"

بی جان نے اسے اپنے پاس بلایا اور پھر اسے ساری سچائی بتادی، روشنی کی سچائی، اس کے ماں باپ کی سچائی، اس حویلی کی سچائی۔ صلہ کو لگا آندھی طوفان آکے اسے اپنے ساتھ ہی لے گئے ہوں، اتنا بڑا انکشاف اس پر پہاڑ کی طرح ٹوٹا تھا۔ وہ ساکت وجامد بیٹھی کبھی بی جان کو دیکھتی تو کبھی روشنی کو، اس کی آنکھیں جیسے پتھرا سی گئی تھیں۔ خود کو لاوارث سمجھنے والی کے اتنے اپنے موجود تھے۔

"بی جان آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی"

صلہ رونی صورت بنائے پوچھنے لگی۔

"صلہ اس حویلی میں کسی کو تمہاری اور روشنی کی حقیقت پتا نہیں چلنی چاہیئے، میں نے آج تم سے یہ سب اس لئے ہی چھپایا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی تمہارے لئے کوئی مسئلہ ہو لیکن آج یہ سب تمہیں بتانا بہت ضروری تھا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان نے نرمی سے صلہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا تھا، صلہ نے نم آنکھوں سے روشنی کو دیکھا تھا، ایکدم ہی اس کا دل کیا اپنی بہن کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے اور اسے بتائے کہ اس نے کیا کیا ظلم برداشت کئے ہیں خود پر، روشنی اس کی نم آنکھوں کا مطلب سمجھ گئی تھی اس لئے خود ہی آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا، اپنی بہن کے سینے سے لگی صلہ سسک سسک کر رونے لگی اور اپنے دل کا سارا غبار نکالنے لگی جو اسے اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔

"بی جان میں آج کراچی واپس جا رہی ہوں لیکن میں اکیلی نہیں جاؤں گی، صلہ کو ساتھ لے کر جاؤں گی"

روشنی نے پل میں ہی اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔

"کیا مطلب روشنی اور باران؟"

بی جان کشمکش میں مبتلا پوچھنے لگیں۔

"باران سے میں محبت نہیں کرتی اور نہ مجھے اس سے شادی کرنی ہے، میں صرف یہاں اپنے مقصد سے آئی تھی لیکن اب مجھے واپس جانا ہوگا اور میں اپنی بہن کو بھی ساتھ لے کر جاؤں گی، باران کا صلہ کے ساتھ برتاؤ مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے، وہ جس طرح کا سلوک کرتا ہے میری بہن سے اس سے میں کسی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اچھائی کی امید رکھ بھی نہیں سکتی، جس کے ماں باپ اتنے گھمنڈی اور خوغرض ہوں ان کا بیٹا بھلا کم ہوگا کیا؟ میری بہن لاوارث نہیں ہے بی جان، میں اسے اب ہرگز ایسے سخت دل لوگوں میں نہیں چھوڑ کر جاسکتی جہاں اسے مارنے کے لئے سازشیں کی جاتی ہوں"

روشنی کا لہجہ حد سے زیادہ سخت ہو گیا تھا، بی جان اس کی بات سے اختلاف نہیں کرسکتی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں روشنی غلط نہیں بول رہی تھی۔

"ان حویلی والوں کو سمجھا دیئے گا بی جان، میں روشنی ہوں صلہ نہیں، میں ان کی اوقات ان کے منہ پر دے ماروں گی اگر انہوں نے اب میری بہن کی طرف آنکھ بھی اٹھائی تو، صلہ تم اپنا سامان پیک کرو ہم شام میں ہی کراچی چلے جائیں گے"

درشتگی سے کہہ کر روشنی صلہ کو لے کر باہر کی طرف چلی گئی تھی۔

"تم نے میرے بارے میں کیا سوچا؟"

وہ اپنے کیبین میں بیٹھا کام کررہا تھا جب ربیکا ایکدم ہی اس کے سامنے نمودار ہو گئی، اس نے گردن اچکا کے اسے دیکھا اور پھر سر جھٹک دیا۔

"میں تمہیں بتا چکا ہوں میں روشنی سے محبت کرتا ہوں"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے اسے ناگواریت سے جواب دیا تھا، عاجز آگیا تھا وہ ربیکا کی ان حرکتوں سے، نہال نے اسے زرا سی انگلی کیا پکڑائی اس نے تو نہال کا ہاتھ ہی پکڑ لیا تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے نہال، روشنی کبھی باران جیسے لڑکے کو نہیں ٹھکرائے گی، کون لڑکی ہو گی بھلا جو باران خان جیسے بزنس مین اور ہینڈ سم لڑکے کو ٹھکرائے گی، وہ بہت دولت مند ہے، روشنی اس کو چھوڑ کر کبھی تمہارے پاس نہیں آئے گی، تم بہت بھولے ہو نہال، روشنی نے تمہیں بیوقوف بنایا ہے، خیر میں تمہارے جواب کی منتظر رہوں گی"

ربیکا بول کر وہاں سے چلی گئی تھی جب کہ اس کی باتیں سن کر نہال کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

@@@@@@

روشنی صلہ کو لے کر کراچی واپس آگئی تھی، صلہ حویلی سے اپنا کچھ سامان لے آئی تھی جو وہ روشنی کے اپارٹمنٹ میں سیٹ کر رہی تھی، فنرا اپارٹمنٹ میں موجود تھی اس لئے روشنی فنرا کو صلہ کا خیال رکھنے کی تاکید کر کے نہال سے ملنے کے لئے اظہر انکل کے گھر کے لئے نکل گئی۔

صلہ کی سادہ طبیعت کے باعث فنرا اور صلہ میں بہت جلد ہی بے تکلفی ہو گئی تھی۔ روشنی نہال کے گھر آئی تو اتنے دنوں بعد اسے دیکھ کر اظہر انکل اور ان کی بیوی بہت خوش ہوئیں۔ نہال ٹیرس پر تھا، روشنی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھی ٹیرس پر چلی آئی جب اس کے نتھنوں سے سیگریٹ کی بو ٹکرائی، وہ حیران رہ گئی، نہال سیگریٹ نہیں پیتا تھا۔

"نہال"

اس نے نہال کی پشت پر کھڑے ہو کے اسے دھیرے سے پکارا، اس کی آواز سن کر نہال نے سیگریٹ نیچے پھینک کر جوتوں تلے کچلی اور پھر کرنٹ کھا کے پلٹا۔

"روشنی تم کب آئیں؟"

وہ روشنی کو سامنے دیکھ بے انتہا حیران ہوا تھا۔

"شام میں مگر شاید تم سوچ کے بیٹھے تھے کہ میں اب نہیں آؤں گی"

زمین پر پڑی سیگریٹ کو دیکھ روشنی نے طنزیہ کہا اور پھر اس کی آنکھوں میں شکوہ اتر آیا۔

"ہمم واقعی مجھے یہی لگا"

نہال نے دوٹوک بول کر لب بھینچ لئے۔

اس کی بات سن کر روشنی کے تاثرات ایکدم ہی سخت ہوئے، وہ نہال کے قریب گئی اور پھر اس کا گریبان دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم مجھے چھوڑ کر ربیکا سے شادی کرو گے؟"

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے وہ تلخی سے بولی۔

"ہاں اگر تم نہیں آتیں تو یہی کرتا"

نہال کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا، وہ اس سے اس کے لئے لڑ رہی تھی یعنی وہ اس کی تھی، وہ باران خان کی نہیں تھی، نہال کا دل خوشی سے مچل رہا تھا۔

"تم جانتے ہو نہ میں واپس آتی، میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں پھر بھی تم نے وہ سب بولتے ہوئے ایک بار نہیں سوچا؟ کیا تم ربیکا سے محبت کرنے لگے ہو اگر ایسا ہے تو بتا دو میں خود تمہارے راستے سے ہٹ جاؤں گی"

روشنی نے نم لہجے میں کہتے اس کا گریبان چھوڑا اور پھر پلٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے کسی اور سے محبت؟ امپوسبل ہے میری جان، میں تم سے جب سے محبت کرتا ہوں جب مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں پتا تھا!! پورا بچپن ہم نے ساتھ گزارا ہے، آج تک تمہیں کبھی کسی موڑ پر تنہا چھوڑا ہے جو اب چھوڑوں گا وہ سب تو میں نے تمہیں اس لئے بولا تھا کہ تم واپس آ جاؤ خیر یہ بتاؤ تمہارا کام ہو گیا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے اس کی پشت پر کھڑے ہو کے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا، اس کے منہ سے یہ بات سن کر روشنی بھیگی آنکھوں کے ساتھ مسکرا گئی پھر اس نے حویلی کے متعلق ساری بات نہال کو بتائی۔

"اوووہ مائی گاڈ، روشنی تمہاری بہن صلہ ہے، اف آئی کانٹ بلیو اٹ یار میں بابا ماما کو بتاتا ہوں وہ بہت خوش ہوں گے اور تم صلہ کو ساتھ لے کر کیوں نہیں آئیں ہم بھی صلہ سے ملنا چاہتے ہیں، یہ بہت خوشی کی بات ہے روشنی کہ صلہ وہی چھوٹی سی گڑیا ہے جس کو گود میں لینے کے لئے ہم اکثر لڑتے تھے"

نہال پرانی باتیں یاد کر کے ایکدم ہی جذباتی ہو گیا۔

"مجھے ابھی مناسب نہیں لگا تھا لیکن میں کل اسے لے کر آئوں گی اور ہاں شادی کی تیاریاں شروع کر دو اس بار میں واقعی تیار ہوں"

روشنی نہال کو بول کر بلش کرتی ہوئی نیچے کی طرف بڑھ گئی تھی جب کہ اس کی بات سن کر نہال بھی زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگلے دن وہ پہلی فرصت میں باران خان کے آفس آئی تھی، باران خان کال پر کسی سے بات کر رہا تھا ،اس کے نقوش تنے ہوئے تھے، روشنی کو دیکھتے ہی اس نے کال منقطع کی اور پھر درشتگی سے اس کے پاس چلا آیا۔

"اچھا ہوا تم خود آ گئیں ورنہ میں تمہارے پاس آنے ہی والا تھا"

باران خان سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہوا تو روشنی کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی لیکن اس نے منہ سے کچھ نہ بولا، وہ دیکھنا چاہتی تھی باران خان اسے کیا بولے گا۔

"تم کراچی واپس کیوں چلی آئیں اور اپنے ساتھ صلہ کو کیوں لے کر آئی ہو؟

باران کے چہرے کے تاثرات سے پتا چل رہا تھا کہ اسے ابھی آدھی بات پتا چلی ہے، پوری بات سے وہ ناواقف تھا۔

"باران ہم آفس سے باہر چل کر بات کر سکتے ہیں؟"

روشنی نہیں چاہتی تھی کہ آفس میں کوئی تماشا ہو اس لئے اس سے باہر جانے کی اجازت طلب کرنے لگی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جو بات کرنی ہے یہی کرو، تم کر کیا رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اور میری اجازت کے بغیر تم صلہ کو کیسے کراچی لے کر آسکتی ہو؟

باران نے اس کا بازو پکڑ کر جھٹکا تھا، صلہ کو کراچی لے آنے والی بات پر وہ روشنی سے سخت خفا تھا، یہ بات اسے کال پر سبین سے پتا چلی تھی۔

"کون ہوتے ہو تم صلہ کے؟ جو تم سے پوچھ کے کراچی لاتی؟

اس کی حرکت پر آگ بگولہ ہوتی روشنی تلملا کے بولنے لگی۔

"شوہر ہوں میں اس کا، میری اجازت کے بغیر کوئی میری بیوی کو ادھر ادھر نہیں کر سکتا، پھر چاہے میری محبوبہ ایسا کرے یا کوئی دوسرا جان سے ماردوں گا اسے، تمہارا لحاظ کئے بیٹھا ہوں ورنہ اسی وقت تمہیں زمین میں گاڑھ دیتا، یہ حرکت تم نے اچھی نہیں کی روشنی"

باران خان مٹھیاں بھینچ کر اس کے سامنے تن گیا تھا، روشنی نے تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"بڑی جلدی یاد آگیا کہ تم شوہر ہو صلہ کے، ورنہ مجھے تو لگا تھا بھول گئے ہو، آگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ صلہ کا تمہارے سوا کوئی نہیں تو اس خوش فہمی پلس غلط فہمی کو دل سے نکال دو باران خانزادہ، صلہ مجیب



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بلوچ کی بہن روشنی محیب بلوچ ابھی زندہ ہے، میری مرضی میں اپنی بہن کو کراچی لے کر آئوں یا چاند پر لے کر جائوں"

روشنی کندھے اچکا کے جلتی ہوئی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولی تو اس کے انداز سے زیادہ باران خان اس کی بات پر حیران ہوا، یہ کیا بکواس کر رہی تھی روشنی اسے کچھ سمجھ نہ آیا، روشنی صلہ کو اپنی بہن کیوں بول رہی تھی۔ باران حیرت سے آنکھیں پھلائے سامنے کھڑی چھٹانک بھر کی لڑکی کو دیکھنے لگا جو کتنی دلیری سے اس کے یعنی باران خان کے سامنے کھڑی اس سے گویا جنگ کا اعلان کر رہی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی دو منٹ میں باران خان اسے آسمان سے زمین پر پھینک سکتا تھا۔

"دیکھو مسٹر باران میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں، ایک بچی تھی اس کے ماں باپ کو کسی نے بہت بے دردی سے قتل کر دیا تھا، اس بچی کا بچپن اپنے ماں باپ کے بغیر گزرا، بچپن سے وہ بچی یہ سوچ کر جیتی آئی تھی کہ جوان ہو کے اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ لے گی۔ جب وہ جوان ہوئی تو اسے اپنے انتقام کی فکر ہونے لگی، پھر ایک دن اس کی ملاقات ہوئی اپنے دشمن کے بیٹے سے، اس نے دشمن کو زیر کرنے کے لئے اس کے بیٹے سے محبت کا ناٹک رچا اور اس سے شادی کرنے کا بہانہ لے کر اس کے گھر یعنی حویلی پہنچ گئی لیکن وہاں جا کے اسے نئے انکشاف کا سامنا کرنا پڑا وہ یہ کہ اس کے ماں باپ کو ان لوگوں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نے نہیں بلکہ کسی اور نے مارا تھا اور یہ بھی کہ اس گھر میں جو لاوارث لڑکی تھی وہ اس کی سگی بہن تھی پھر کیا اس نے انتقام کا ارادہ ترک کیا اور اپنی بہن کو لے کر واپس گھر آ گئی"

روشنی نے مختصر الفاظ میں باران کو پوری کہانی سنا دی تھی جب کہ اس کی بات پر باران کو ایک سو بیس والٹ کا جھٹکا چھو کر گزرا، دل ایکدم ہی بند ہونے لگا تھا، کوئی اور وقت ہوتا اور سامنے کوئی اور ہوتا تو باران خان اس کو جان سے مار دیتا لیکن اس وقت حالات مختلف تھے سامنے روشنی کھڑی تھی جس کو اس نے بے انتہا چاہا تھا۔ روشنی باران کا چہرہ غور سے دیکھ کر کسی رد عمل کا انتظار کرنے لگی مگر باران کا چہرہ ایکدم بے تاثر تھا، اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بڑے صدمے سے دوچار ہوا ہو۔ بتیس سالہ زندگی میں جو لوگ اسے ہرانا چاہتے تھے وہ آج یہ منظر دیکھ لیتے تو یقینا بہت خوش ہوتے، وہ کسی سے نہ ہارنے والا ایک لڑکی کے ہاتھوں اتنی بری شکست کھا گیا تھا، روشنی کو لگا تھا وہ چیخے گا چلائے گا شور مچائے گا آفس سر پر اٹھا لے گا مگر اس کی خاموشی طوفان کے آنے سے پہلے والی خاموشی محسوس ہوئی، وہ چپ کیوں تھا؟ وہ بول کیوں نہیں رہا تھا، اس کے اندر چل کیا رہا تھا روشنی جاننے سے قاصر تھی لیکن وہ کہاں جانتی تھی سامنے کھڑے اس لمبے چوڑے وجیہہ مرد کے اندر سب کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے واقعی مجھے دھوکا دیا ہے؟"

اگلے پل اس کے منہ سے بہت دھیمی سی آواز آئی۔

"ہاں باران میں تم سے محبت نہیں کرتی وہ سب محض ایک چال تھی"

روشنی نے جھٹ سے جواب دیا، دھڑکنوں کی رفتار سست ہو گئی تھی، اس کمرے کا ماحول بہت گھٹن زدہ محسوس ہونے لگا، باران خان کی آنکھیں دھندلانے لگیں، اس نے روشنی کی آنکھوں کو دیکھا، وہ ان آنکھوں کو بہت چاہتا تھا، ایکدم ہی روشنی کا چہرہ اس کی آنکھوں سے ہٹ کر آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آنے لگا، شاید اس کی آنکھیں برداشت نہیں کر پا رہی تھیں، دل نے بہت زور سے دھڑک کر دھڑکنوں کو خدا حافظ کہہ دیا تھا، اس نے بے ساختہ دایاں ہاتھ دل کے مقام پر رکھا اور پھر وہ لمبا چوڑا مرد پورے وزن کے ساتھ زمین بوس ہو گیا، اس کے یوں گرنے پر روشنی کی بے ساختہ چیخ بلند ہوئی تھی, باران خان پر اس کی بات کا یہ اثر ہو گا آگر اسے کبھی پتا ہوتا تو وہ کبھی اس کے پیار کا ناٹک نہیں کرتی، وہ دماغ سے کھیلنے والا دل سے مات کھا گیا تھا، آفس میں ایکدم ہبڑ دبڑ مچ گئی تھی، باران کو فوراً ہوسپٹل منتقل کر دیا گیا تھا جب کہ روشنی ساکت قدموں سے وہیں کھڑی رہی، آگر اسے نہال یہ بات بولتا تو یقیناً اس کا بھی یہ حال ہوتا، باران کی حالت دیکھ روشنی کو احساس ہو گیا تھا باران کتنی محبت کرتا تھا اس سے وہ نادم



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھی کچھ کر نہیں سکتی تھی، وہ نہال سے محبت کرتی تھی اور باران وہ تو اس کی بہن کا شوہر تھا اس کی بہن کا حق تھا، یہی سب سوچ کر ہوسپٹل جانے کے بجائے تھکے ہوئے قدموں سے سڑک پر چلنے لگی، روشنی نکلی تو مجرموں کو ٹھکانے لگانے کے لئے ہی تھی مگر اب تک اس کے ہاتھوں سے بے قصور لوگوں کو ہی نقصان پہنچا تھا۔

@@@@@

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

READERS CHOICE

اسلام علیکم!



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران کی حالت کی خبر پہنچتے ہی، ہاشم اور رحیم فوراً کراچی آگئے تھے، باران کی حالت سب کے لئے حیران کن بات تھی، اتنا مضبوط مرد اس حالت کو کیسے پہنچ سکتا تھا، ڈاکٹر باران کی حالت کے بارے میں کچھ کہہ نہیں پارہے تھے، اس کی کنڈیشن واقعی سیریس تھی، ہاشم اور رحیم واقعی پریشان ہوگئے تھے ، دوسری طرف حویلی میں یہ خبر سن کر بی جان کی طبیعت بھی خراب ہوگئی تھی۔ پہلے ہی وہ صلہ کے جانے سے افسردہ تھیں اور اب باران کی اس حالت کا سن کر بی جان کو سخت صدمہ پہنچا تھا، جو باران کبھی بیمار نہیں پڑتا تھا وہ ایکدم ہی ایمرجنسی میں پہنچ گیا تھا۔

@@@@@

"کیا ہوا آپی؟ کہاں گئی تھیں آپ؟"

روشنی کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ صلہ فکرمندی سے پوچھنے لگی، روشنی ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی۔

"صلہ ایک بات پوچھوں تم سے؟"

روشنی صلہ کے ساتھ لائونج میں آکے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"جی آپی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ تجسس سے پوچھنے لگی، حویلی کے ماحول سے نکل کر وہ کافی فریش تھی۔وہ پیلے رنگ کا کرتا پاجامہ پہنی ہوئی تھی، صبح ہی روشنی نے اس کے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنائی تھی۔

"صلہ آگر کوئی شخص تین چار سال سے تم سے رابطے میں ہو، وہ تم سے ملتا ہو، تم سے بات کرتا ہو اور تم سے محبت کرتا ہو، تھوڑے ٹائم بعد تمہاری اس سے شادی ہونے والی ہو لیکن اینڈ میں وہ تم سے کہے کہ اب تک وہ تم سے پیار کا ناٹک کر رہا تھا تو تم پر کیا بیتے گی؟"

روشنی کھوئی ہوئی اس سے پوچھنے لگی۔روشنی کی بات سن کر صلہ سمجھ گئی کہ روشنی کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔

"آپی میں آگر اپنا بتائوں تو میں برداشت نہیں کر پاتی اور مر جاتی"

"اللہ نہ کرے"

روشنی نے بے ساختہ ہی صلہ کی بات درمیان میں قطع کی تھی، صلہ ایکدم گھبرا گئی۔

"کیا ہوا آپی, سب ٹھیک ہے نہ؟"

صلہ متفکر ہو کے پوچھنے لگی۔

"نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے ہڑبڑا کے نظریں بدلی تھیں، وہ صلہ کو باران کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی، جانتی تھی صلہ اس کے پاس جانے کی ضد کرے گی مگر صلہ اور باران کے لئے روشنی کچھ اور ہی سوچ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تمہاری بات سچ ثابت نہیں ہوئی، روشنی کل ہی واپس کراچی آگئی ہے"

نہال ربیکا کے کیبین کے پاس جا کے خوشی سے بتا رہا تھا، اپنی بات غلط ہونے پر ربیکا کے چہرے پر ناگواریت پھیل گئی، اس کی نظریں نہال پر اٹک گئی تھیں، نہال اسے ہر حالت میں چاہیئے تھا۔

"کیا پروف ہے کہ وہ باران کو چھوڑ کر۔۔۔۔۔؟؟"

ربیکا نے ایک اور جال بچھانے کی کوشش کی تھی مگر اس سے پہلے ہی نہال درشتگی سے اس کی بات کاٹ گیا۔ روشنی کے حیدر آباد جانے کے بعد نہال اور ربیکا کی ہلکی پھلکی بات چیت ہو گئی تھی جس میں نہال نے ربیکا کو روشنی اور باران کے متعلق بتایا تھا اور ربیکا نے نہال کی اسی بات کا فائدہ اٹھا لیا تھا۔ نہال ربیکا کو شریف اور سادہ لڑکی سمجھ رہا تھا مگر یہ اس کی بھول تھی ربیکا ایک شاطر لڑکی تھی۔

"پلیز اب یہ مت کہنا کہ روشنی مجھ سے شادی نہیں کرے گی یہ وہ۔۔۔۔ اس نے مجھ سے کل کہہ دیا وہ شادی کے لئے تیار ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال طنزیہ لہجے میں کہتا ربیکا کو حیران پریشان چھوڑ کر اپنے کیبین میں آگیا تھا۔

@@@@@@

ہوش میں آتے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر دیکھ خود بھی پریشان ہو گیا۔ یہ ہوسپٹل کا ایمرجنسی روم تھا جہاں اس وقت وہ موجود تھا، کتنے سالوں سے اس نے کسی سادہ کلینک تک کی راہ نہیں لی تھی اور اب اچانک سے وہ ایمرجنسی میں آگیا تھا۔ اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس باریک سی نلکی سے جدا کیا تو خون کی ننھی بوندیں اس کے ہاتھ کی پشت پر پھیلتی چلی گئیں۔ وہ جھنجھلا کے اٹھ بیٹھا، نرس اس کی یہ حرکت دیکھ اس کے پاس آ کے اسے روکنے لگی مگر وہ کسی کی سنتا کہا تھا۔ اس ماحول سے گھبراتا ہوا وہ روم سے باہر نکل گیا، ڈاکٹرز اور نرس پریشانی سے اس کے پیچھے لپکیں۔ کوریڈور میں بیٹھے ہاشم اور رحیم اسے دیکھ کر ہڑبڑا گئے۔

"گاڑی کی چابی دیں ڈیڈ"

اس نے بغیر کوئی لحاظ کئے سخت لہجے میں انہی مخاطب کیا تھا، اس کی آنکھوں دوائی کے نشے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھیں۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باران کیا ہو گیا بیٹا؟ ابھی تمہاری کنڈیشن اس قابل نہیں ہے کہ تم ڈرائیونگ کر سکو، تم ابھی ڈسچارج بھی نہیں ہو، اندر روم میں جائو"

ہاشم اسے نرمی سے سمجھانے لگے مگر وہ اس وقت کسی کی سننے کے حق میں نہیں تھا، اس نے بیذاریت سے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوسپٹل کی حدود سے واک آئوٹ کر گیا جب کہ اسے باہر کی طرف جاتا دیکھ ہاشم اور رحیم اس کے پیچھے لپکے تھے۔

ہوسپٹل سے نکل کر وہ سڑک پر پیدل چلنے لگا، دل ابھی تک درد کر رہا تھا، ایک بار پھر روشنی کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرانے لگی۔ اس کے قدم لڑکھڑا سے گئے، وہ ہمیشہ سے لاڈ پیار میں رہا تھا اس کے ماں باپ حتی کہ کبھی بی جان نے بھی اسے اونچی آواز سے مخاطب نہ کیا تھا، اس کا بیک گرائونڈ اور پھر متاثر کن شخصیت کے باعث لوگ اسے عزت اور اہمیت دیتے تھے، ہر کوئی اس سے محبت کرتا تھا، لڑکیاں اسے دیکھ کر رہ جاتی تھیں، دھوکہ کیا ہوتا ہے یہ تو اسے کبھی پتا ہی نہیں تھا اور جب آج روشنی نے اسے اس احساس سے روشناس کرایا تو وہ برداشت نہیں کر سکا، اس نے آج تک صرف دھوکا نام کہانیوں میں سنا تھا لیکن دھوکا اسے مل جائے اس نے سوچا نہیں تھا وہ تو بڑے فخر سے کہتا تھا کہ اس کی زندگی میں ان



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چیزوں کی جگہ نہیں ہے،اس کی زندگی میں پہلی جو لڑکی آئی تھی وہ اس کے ساتھ بہت مخلص تھی،انہی سوچوں میں گم وہ روڈ پر چل رہا تھا جب ہاشم نے اپنی گاڑی اس کے سامنے روکی۔

"باران گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں"

ہاشم جانتے تھے وہ کوئی بات نہیں مانے گا اس لئے خود ہی اسے گھر چھوڑنے پر راضی ہو گئے،اس کی گاڑی یا والٹ کچھ بھی اس کے پاس موجود نہیں تھا۔ہاشم کی بات سن کر باران بے تاثر چہرہ لئے فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

"تم مجھے بتاؤ گے کہ ایسا کیا ہوا تھا جو تمہاری حالت اتنی خراب ہو گئی"

اس کے سپاٹ چہرہ دیکھ ہاشم ڈرائیونگ کرتے ہوئے مستفسر ہوئے، باران نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بس سامنے کی جانب دیکھتا رہا۔

"روشنی اور صلہ کراچی آ گئیں اس وجہ سے کوئی ٹینشن ہے؟"

ہاشم نے اسے خاموش پا کے اس کی پریشانی کی وجہ ڈھونڈی تھی۔

"روشنی نے تم سے کچھ کہا ہے؟"

ہاشم نے اگلا سوال داغا تھا، باران نے سرد نظروں سے گردن گھمائے انہیں دیکھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"طبیعت ہی خراب ہوئی ہے ڈیڈ, انسان ہوں میں بھی، بیمار ہونے کا حق مجھے بھی ہے"

وہ کسی کے سامنے خود کو کمزور پیش نہیں کرنا چاہتا تھا پھر وہ اس کے والدین ہی کیوں نہ ہوں اس لئے صفائی سے جھوٹ بولنے لگا۔

"میں اس لئے پوچھ رہا تھا کیونکہ مجھے آفس سے پتا چلا تھا کہ جب تمہاری طبیعت خراب ہوئی اس وقت روشنی تم سے ملنے آئی تھی اور وہ تمہارے روم میں موجود تھی پھر روشنی تم سے ملنے ہوسپٹل بھی نہیں آئی حالانکہ دو دن ہو گئے تمہیں ہوسپٹل میں"

ہاشم کی بات وہ لاپرا ہی سے سن رہا تھا مگر ایکدم ہی چونک گیا، دو دن ہو گئے تھے وہ ہوش میں نہیں تھا, دو دن سے وہ ہوسپٹل میں تھا وہ خود حیران رہ گیا، وہ اتنا مضبوط مرد اس طرح کسی کی بیوفائی پر کیسے ٹوٹ سکتا تھا، غلطی اس کی بھی نہیں تھی اس کے جس دل نے ٹوٹ کر روشنی کو چاہا تھا روشنی کی بیوفائی پر اسی دل نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا، اس میں باران خان کا کوئی عمل دخل نہیں تھا بلکہ اس کے دل کا تھا جس نے روشنی کو پسند کیا تھا۔ کبھی کبھی انسان کے لئے کچھ ٹھوکریں بہت ضروری ہوتی ہیں جو ہمیں وقتی طور پر تو زخمی کر دیتی ہیں لیکن بعد میں جا کے ہمیں پتا چلتا ہے کہ وہ ٹھوکریں ہمارے لئے کتنی ضروری تھیں۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ چائے بنانے کے بعد کپوں میں چائے انڈیل کر انہیں ٹرے میں رکھ کچن کی لائٹ آف کر کے کمرے میں چلی آئی تھی، روشنی بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ مصروف تھی، صلہ نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تو صلہ کو دیکھ روشنی نے لیپ ٹاپ آف کیا اور صلہ کے سامنے ہو کے بیٹھ گئی۔

"صلہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

روشنی سنجیدگی سے اسے بولنے لگی۔ صلہ نے ہاں میں سر ہلا کے اسے بولنے کی اجازت دی۔

"دیکھو صلہ انسان کو وقت پر اپنی قدر اور اہمیت کا وہاں احساس دلانا چاہیئے جہاں کے لوگ اس کی قدر نہیں کرتے ہوں، آگر وہ وقت پر ایسا نہیں کرتا تو ساری زندگی کی ذلت اس کا مقدر بن جاتی ہے، میں جانتی ہوں ایک بیوی ہونے کے ناطے تم باران سے محبت کرتی ہو لیکن کیا تم زندگی بھر اس کا یہی سلوک برداشت کرتی رہو گی جو وہ تمہارے ساتھ کرتا ہے, اپنی زندگی تلاش کرو صلہ، بہت کر لیں تم نے باران اور ان حویلی والوں کی خدمتیں، قسمت تمہیں موقع دے رہی ہے تم پڑھو لکھو اور آگے بڑھ جائو، کامیاب ہو جائو اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائو، چھوڑ دو ان مطلبی لوگوں کو ان کے حال پر، جس دن تم خود کچھ بن جائو گی نہ دیکھنا تمہیں سب خود مل جائے گا، یہ دنیا مظلوم کو دباتی ہے اور طاقتور کے پیچھے چلتی ہے، تم کسی کی خدمتیں کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئی تھیں، مجھے دیکھو اپنی بہن کو، میں نے زندگی کا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک حصہ تنہا گزارا ہے، میں کسی کی محتاج نہیں ہوں، اس قابل ہوں کہ اپنا سب کچھ خود کر سکتی ہوں جب میں کر سکتی ہوں تو تم کیوں نہیں؟ تم کیوں ان کم ظرف لوگوں کے سہارے پر بیٹھی ہو میں سپورٹ کروں گی تمہیں بس تم خود کو مضبوط بنائو"

روشنی اس کا ہاتھ تھام کر بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھی، اس کہ بات سمجھ کر صلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپی مضبوط بننے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا؟"

صلہ تجسس سے پوچھنے لگی۔

"پڑھو لکھو اور جاب کرو، کامیابی ایکدم ہی نہیں مل جاتی، بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، ابھی تمہاری کوالیفیکشن کم ہے کہیں اسکول میں ٹیچنگ کرو، گھر میں ٹیوشن سینٹر کھول لو، آج چھوٹے کام سے شروع کرو گی تو دیکھنا کل کو کسی بڑے عہدے پر فائز ہوں گی، محنت کرو اور کھائو لیکن دو وقت کی روٹی کے پیچھے کسی کے ظلم مت سہو۔ میں جانتی ہوں یہ سب آسان نہیں ہے لیکن ناممکن بھی نہیں ہے صلہ، کب تک کمزور اور ڈری سہمی لڑکی بن کے رہو گی؟؟ کب تک لوگوں کو خود پر ظلم کرنے کی اجازت دو گی؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے بہت احساس کے ساتھ پوچھا تھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں آپی، میں ایسا ہی کروں گی"

صلہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دلاسہ دیا تھا۔

"صلہ سب سے پہلے تو اپنا دل مضبوط کرو، میں باران کو اپنی سچائی بتا چکی ہوں مجھے پتا ہے وہ تمہیں لینے ضرور آئے گا،اس کے آگے میری نہیں چل سکتی مگر تمہاری چل سکتی ہے،آگر تم اس کے ساتھ نہیں جانا چاہو گی اور صاف انکار کر دو گی تو وہ تمہیں نہیں لے جا پائے گا لیکن آگر تم دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اس کے ساتھ چلی گئیں تو پھر وہی سب شروع ہو جائے گا اس کے اور حویلی والوں کے ظلم۔۔۔!!

روشنی نے اسے ایک اور بات سے آگاہ کیا تھا،اس کی بات سن کر صلہ نے سر جھکا لیا،یہ سب اس کے لئے مشکل تھا لیکن اب اس کے لئے مضبوط ہونا زیادہ ضروری تھا اس لئے دل میں کچھ سوچ کر اس نے مانو خود سے ہی کچھ عہد کر لیا تھا۔

@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاشم اسے گھر لے آئے تھے، اس کی حالت کی وجہ سے کچھ دنوں تک ہاشم بھی وہی رک گئے تھے، ملازم اس کا بہت خیال رکھ رہے تھے مگر سب ہی نوٹ کر رہے تھے کہ اب وہ پہلے کی طرح غصہ یا چیخ پکار نہیں کرتا تھا اکثر بے چین یا کہیں کھویا ہوا رہتا۔ آج کل وہ آفس بھی نہیں جا رہا تھا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اس کی کمزور پڑ گئی تھی، چار سال سے جس لڑکی کو وہ اپنا مانتا تھا وہ ایکدم ہی اتنی پرائی ہو گئی تھی جیسے ان دونوں کا کبھی کوئی تعلق بھی نہیں تھا سونے پر سہاگہ اس کی بیوی جس کے لئے اس کے دل کے کسی کونے میں محبت پنپنے لگی تھی وہ بھی روشنی کی بہن تھی تو کیا صلہ نے بھی باران سے بدلہ لینے کے لئے اس سے نکاح کیا تھا؟ ایسی کئیں باتیں اس کے ذہن میں دوڑ رہی تھیں وہ یہ سب سوچنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ ان باتوں میں وہ الجھ جاتا تھا اس وجہ سے وہ سلیپنگ پلز لینا شروع ہو گیا تھا۔ جیسے تیسے کر کے ایک ہفتہ گزر گیا تھا مگر اس کے دل کو ابھی چین نہ آیا۔ دل میں کہیں ایک آس تھی کہ شاید روشنی واپس آجائے، شاید وہ کہہ دے کہ وہ سب جھوٹ تھا لیکن ایک ہفتہ ہو گیا تھا روشنی نے اس سے کوئی رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، اگر کوئی شخص آپ سے محبت نہیں کرتا تو آپ بھلے اس کے لئے زمین آسمان ایک کر دیں آپ اس کے دل میں خود کے لئے محبت نہیں ڈال سکتے، آپ اس کے لئے خود کو خاص نہیں بنا سکتے، آپ اسے اپنے جذباتوں کا احساس نہیں دلا سکتے، جس طرح آپ اس کے لئے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

محسوس کرتے ہیں وہی چیز آپ اس شخص کو خود کے لئے محسوس نہیں کروا سکتے کیونکہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ آپ سے محبت نہیں کرتا، دونوں جملوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کی ہلکی سی کھروچ پر بھی تڑپ جاتا ہے اور جس سے محبت نہیں ہوتی اس کی بڑی سے بڑی تکلیف کو نظر انداز کر دیتا ہے جب کہ سامنے والا بیچارہ اس خوش فہمی میں رہ جاتا ہے کہ اس کی تکلیف سے مقابل کو بھی تکلیف ہو گی، اس کے تڑپنے سے وہ بھی تڑپے گا، اس کے رونے سے وہ بھی روئے گا حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ بلآخر آج باران نے خود ہی اپنا فون اٹھا کے روشنی کے نمبر پر کال ملائی تھی، اس کا نمبر بند جا رہا تھا شاید اس نے اپنا فون نمبر تبدیل کر لیا تھا۔ باران سخت مایوس ہوا تھا، دل میں جو ایک امید تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی، اس نے خود کو پر سکون کرنے کے لئے نیند کی گولیاں کھائیں اور سو گیا کیونکہ اگلے دم سے اس نے دوبارہ آفس جوائن کرنے کا سوچ لیا تھا۔

@@@@@@

اظہر انکل کے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں، نہال اور روشنی دونوں ہی بہت خوش تھے، روشنی صلہ کے ہمراہ اظہر انکل کے گھر آ گئی تھی، شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی اور دو دن بعد روشنی اور نہال کی مایوں تھی۔ اظہر انکل اور ان کی بیگم روشنی کے لئے ساری شاپنگ کر چکے تھے بس جو تھوڑی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بہت رہ گئی تھی وہ روشنی اور صلہ نے مل کر کرلی تھی، روشنی چاہتی تھی بی جان بھی اس کی شادی میں شرکت کریں لیکن بی جان اپنے پوتے پر اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتی تھیں آگر باران کو پتا چل جاتا کہ بی جان روشنی کی شادی میں گئی ہیں تو اس کا بی جان پر سے بھروسہ اٹھ جاتا۔ صلہ نے روشنی کی بات پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا، وہ یہاں کے لوگوں سے گھلنے ملنے لگی تھی بس اکثر وہ بی جان یا باران کو سوچ کر اداس ہو جاتی تھی، بی جان سے تو وہ پھر بھی فون پر بات کر لیتی لیکن باران خان سے اس کا کسی قسم کا رابطہ نہیں تھا اور وہ اس سے کوئی رابطہ رکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

@@@@@

وہ گلابی رنگ کی قمیض پر پیلے رنگ کا لہنگا پہنی بے انتہا حسین لگ رہی تھی، بیوٹیشن نے گھر پر آ کے ہی اسے تیار کیا تھا، لائٹ میک اپ اور پھولوں کی جیولری پہنے وہ بہت پر کشش نظر آ رہی تھی، وہ اظہر انکل کے گھر پر ہی تھی مگر کل رات سے اس کا نہال سے سامنا نہیں ہوا تھا۔ تیار ہونے کے بعد وہ سنگھار میز کے سامنے سے اٹھ کر بیڈ پر آ بیٹھی، اسے دیکھنے کے لئے صلہ کمرے میں آئی تو پہلی نظر روشنی پر پڑتے ہی اس کے منہ سے بے ساختہ "ماشاءاللہ" نکلا۔

"آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے پیار سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا جسے دیکھ کر صلہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو صلہ"

روشنی نے نظر بھر کے صلہ کو دیکھا تھا جو پیلے رنگ کی سادی سی فراک پہنی ہوئی تھی، میک اپ نام کی کوئی شے اس کے چہرے پر نہ تھی، بال چوٹی میں قید تھے جو کندھے پر جھول رہی تھی۔

"یہ تو آپ کی نظر ہے آپی ورنہ میں خوبصورت نہیں ہوں، خوبصورت تو آپ ہیں، آپ کی آنکھیں اور آپ کے بال ماشااللہ سے کتنے خوبصورت ہیں"

صلہ روشنی کے برابر میں آ کے بیٹھ گئی تھی اس کے معصومیت سے بولنے پر روشنی ہنس کر رہ گئی۔

"میری نظر نہیں تم واقعی بہت پیاری ہو صلہ پتا ہے اظہر انکل کہہ رہے تھے صلہ اتنی پیاری بچی ہے آگر ان کا ایک اور بیٹا ہوتا تو وہ صلہ کو اپنی بہو بناتے"

روشنی شرارت سے اسے بتانے لگی تھی۔

"شکر ہے ان کا کوئی بیٹا نہیں ویسے ہوتا بھی تو ہون سا اظہر انکل کی خواہش پوری ہو جاتی"

صلہ نے کچھ سوچتے ہوئے سر جھٹکا تھا۔

"کیوں؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی چونک کر پوچھنے لگی۔

"میں بیوی ہوں بڑے خان کی،ان کے نکاح میں ہوں"

صلہ ایکدم ہی بول پڑی تھی لیکن روشنی کی آنکھوں میں امڈنے والا غصہ دیکھ ایکدم چپ ہوگئی۔

"صلہ میں نے تمہیں کہا ہے نہ باران کو بھول جائو اب میں تمہارے منہ سے باران کا نام نہیں سنوں"

باران کے نام پر خود روشنی کا بھی موڈ خراب ہوگیا تھا اس لئے اس نے دوٹوک صلہ کو جتا دیا۔وہ نہیں چاہتی تھی ایسے خوشی کی موقع پر بھی اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کا ذکر کیا جائے، غلطی ہی تو تھا باران خان روشنی کی،اس کا ضمیر بار بار اسے جھنجھوڑ رہا تھا کہ نادانی میں اس نے باران کے ساتھ کتنا غلط کر دیا تھا وہ جیسا بھی تھا، تھا تو انسان ہی،دل ٹوٹا تھا اس کا جس کا روشنی کو بہت احساس تھا،اس وقت اس کے دل نے اسے سخت ملامت کی تھی کہ کاش وہ ایک بار صحیح سے چھان بین کر لیتی پھر کوئی قدم اٹھاتی۔

"سوری آپی"

روشنی کو سوچوں میں گم دیکھ صلہ نے شرمندگی سے کہا تھا۔

"کوئی بات نہیں میری جان آئندہ خیال رکھنا"



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے زبردستی مسکرا کے صلہ کی جانب دیکھا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ صلہ اس کی جانب سے کچھ محسوس کرلے، روشنی کو ہر حال میں مضبوط رہنا تھا آگر وہ کمزور پڑ جاتی تو صلہ کا کیا ہوتا, اسے حیرت تھی باران کی طرف سے اب تک کوئی رد عمل نہیں ملا تھا حالانکہ وہ جانتی تھی باران خان اتنی آسانی سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھا۔

"آپی؟"

روشنی کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ صلہ نے اسے مخاطب کیا تھا۔

"ہاں"

روشنی خیالوں سے نکل کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"آپی نہال بھائی بہت اچھے اور کیئر نگ ہیں وہ آپ کا بہت خیال رکھیں گے میری دعا ہے کہ آپ دونوں ہمیشہ خوش رہیں"

روشنی کو دیکھ صلہ جذباتی ہوتی نم لہجے میں کہنے لگی۔

READERS CHOICE

"آمین"

روشنی نے مسکرا کے پیار سے اسے دیکھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپی آپ شادی کے بعد بدل تو نہیں جائیں گی، مجھے بھول تو نہیں جائیں گی؟"

صلہ اب اپنے ڈر کا اظہار کرنے لگی۔ وہ یہی سوچ سوچ کر گھائل ہو رہی تھی کہ آگر روشنی اپنی زندگی میں مصروف ہو کے اسے بھول گئی تو وہ کیا کرے گی، حویلی تو وہ اب واپس جا نہیں سکتی تھی۔

"پاگل میں کیوں تمہیں بھولنے لگی، اتنے عرصے بعد مجھے کوئی سگا رشتہ ملا ہے میں اسے کیوں کھونے کا سوچوں گی، تم میری بہن ہو، میں نہیں چاہتی کہ تم ایک پل بھی میری نظروں سے اوجھل ہو اس لئے میں نے اظہر انکل سے بات کر لی ہے تم ہمارے ساتھ اسی گھر میں رہو گی"

روشنی نے پیار سے اس کے بال سہلائے تھے اس کی بات سن کر صلہ جواباً مسکرا دی، روشنی کے جواب سے وہ مطمئن ہو گئی تھی ورنہ تو سب سوچ سوچ کر ہلکان ہو گئی تھی۔

"روشنی اور صلہ آ جائو بیٹا، ہال کے لئے نکلنا ہے"

نہال کی امی نے کمرے کا دروازہ کھول کر انہیں اطلاع دی تو وہ دونوں اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

@@@@@

دل ٹوٹنے کا درد دھیرے دھیرے غصے میں بدل رہا تھا، باران کے دل میں ایک آگ سی لگی ہوئی تھی، وہ روشنی سے ایک بار مل کے پوچھنا چاہتا تھا کہ اپنے ایک انتقام کے لئے اسے باران کے دل کو توڑنا ہی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیوں مناسب لگا، وہ اپنے آفس میں بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا پھر کسی خیال کے زیر اثر آفس سے نکل گیا، تیز رفتار سے گاڑی چلا کے وہ روشنی کے اپارٹمنٹ آگیا تھا،اس نے دروازے کے باہر کھڑے ہو کے ڈور بیل بجائی تو چند پلوں بعد روشنی کی دوست فزا نے دروازہ کھولا، باران کوئی لحاظ رکھے بغیر زبردستی اندر گھس گیا تھا۔

"روشنی کہاں ہو تم؟ باہر آئو"

وہ اپارٹمنٹ کے اندر آ کے زور زور سے چلانے لگا۔ فزا باران کی اس حرکت پر سٹپٹا کے رہ گئی تھی

"آپ اس طرح کیوں اندر آ گئے؟ روشنی گھر میں نہیں ہے"

فزا کو اب باقاعدہ اس مرد سے خوف محسوس ہوا تھا جس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا۔اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا جسے دیکھ فزا کی جان ہوا ہونے لگی،اس وقت وہ اپارٹمنٹ میں تنہا تھی ،روشنی کی مایوں میں جانے کے لئے وہ تیار ہونے ہی والی تھی اتنے میں باران آ گیا۔ فزا کو لگا شاید باران کو روشنی کی نہال سے شادی کا علم ہو گیا ہے۔روشنی فزا کو ساری کہانی بتا چکی تھی اس لئے فزا کو ہر بات کا علم تھا۔

"کہاں ہے روشنی؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی بات سن کر باران سخت تاثرات لئے اس کے سامنے کھڑا ہوا اور درشتگی سے پوچھنے لگا۔

"مجھے نہیں پتا"

فنزا نے گھبرا کے جھوٹ بولا تھا، خوف سے اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو گئی تھیں۔

فنزا کے اس جواب کی دیر تھی پھر باران نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر گن نکال کر فنزا کی پیشانی پر رکھ دی، باران کے اس عمل پر فنزا کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی تھی۔

"اتنا بھی شریف نہیں ہے باران خان جتنا ہلکے میں تمہاری دوست نے اسے لے لیا ہے, شرافت سے بتاؤ روشنی اور صلہ کہاں ہیں ورنہ ساری گولیاں تمہارے بھیجے میں اتار دوں گا"

باران اس کی آنکھیں میں اپنی آنکھیں گاڑھتا اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گیا۔ فنزا نے تھوک نگل کر بولنے کے لئے الفاظ جمع کئے۔

"روشنی کی آج مایوں ہے، اس کی شادی ہونے والی ہے"

فنزا کی بات سن کر باران خان ساکت و جامد رہ گیا تھا۔

"کس سے ہو رہی ہے اس کی شادی؟"

باران نے گن فنزا کے ماتھے پر جمائی تھی تاکہ وہ ڈر کے سب سچ بولے۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اس کا بچپن کا منگیتر ہے نہال اس سے"

فنزا نے خوف سے آنکھیں مینچ لی تھیں جب کہ ایک اور انکشاف باران خان کو سر تا پا ہلا گیا۔

"کہاں ہے روشنی اس وقت ؟"

وہ اپنے حواس بحال کرتے پوچھنے لگا۔ ورنہ اس وقت شدت سے دل کیا کہ فنزا کی جگہ سامنے روشنی کھڑی ہو اور وہ اس کو جان سے مار دے۔

"اپنے انکل کے گھر پر ہے وہ"

فنزا کی بات سن کر باران نے گن واپس جیب میں رکھ لی تھی۔

"ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ"

باران نے اسے حکم پیش کیا تھا۔

"میں ایسے نہیں جاسکتی وہ شادی کا گھر ہے اور میں ابھی تیار بھی نہیں ہوئی ہوں"

فنزا کو اس وقت بھی اپنی جان سے زیادہ اپنی تیاری کی فکر تھی، اس کی بات سن کر باران کا خون کھول گیا۔

"چل رہی ہو یا پھر ؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے ہاتھ اپنی جیب کی جانب بڑھائے فنزا کو ڈرایا تھا۔

"نہیں میں ایسے حلیے میں نہیں جاؤں گی بھلے تم مجھے مار دو"

فنزا اب بچوں کی طرح رونے کھڑی ہو گئی تھی، وہ اس وقت بالکل رف حلیے میں کھڑی تھی۔

"ٹھیک ہے، دس منٹ دے رہا ہوں تمہیں جاؤ تیار ہو کے آؤ"

باران اسے مخاطب کرتا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ اس کی بات سن کر خوش ہوتے فنزا نے اندر کی جانب دوڑ لگادی تھی۔

@@@@@

پورے دس منٹ بعد جلد بازی میں تیار ہو کے فنزا باران کے ساتھ اظہر انکل کے گھر کے لئے نکل گئی تھی، اظہر انکل کا گھر اسے پتا تھا ایک بار وہ روشنی کے ساتھ وہاں گئی تھی۔ باران سخت اشتعال میں تھا، گاڑی ہوائوں سے باتیں کرتی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی جب کہ گاڑی کی اتنی تیز رفتار دیکھ فنزا نے دعا کی تھی کہ وہ واپس گھر صحیح سلامت پہنچ جائے، دوست کی غلطی کی سزا اس کو بھگتی پڑ رہی تھی، نا جانے باران خان وہاں جا کے کیا تماشا کرتا یہی سوچ کر فنزا کو ٹینشن ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دونوں اظہر انکل کے گھر پہنچے تو دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، باران کو لگا فنزا نے اسے جھوٹ بولا ہے اس لئے وہ غصے سے فنزا کو گھورنے لگا۔

"وہ سب شاید ہال چلے گئے"

اس کی غصے بھری نظروں کا جواب دے کر فنزا گاڑی میں بیٹھ کر اسے ہال کا ایڈریس سمجھانے لگی اگلے پل باران نے گاڑی دوسری سڑک پر موڑلی تھی۔

@@@@@

وہ غصے میں اپنے کمرے کی ساری چیزیں اٹھا اٹھا کے دیوار پر مار رہی تھی، اس کا دیوانہ پن ختم ہونے کو نہیں آرہا تھا۔ آج نہال کی مایوں تھی اور نہال نے اسے بھی انوائیٹ کیا تھا، نہال اب تک اسے سمجھا نہیں تھا اور نہ ہی اس کے جذبات سمجھ سکا تھا، وہ نہال کے لئے اتنی پاگل ہو گئی تھی کہ اسے پانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی۔ اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا روشنی کو ختم کر کے خود نہال سے شادی کرلے۔ کمرے سے توڑ پھوڑ کی آواز سن کر اس کے می کمرے میں آئیں تو ہر چیز کو ٹوٹا ہوا پایا، وہ غصے کی ایسی ہی تھی جب اسے طیش آتا تو ہر چیز کا ستیاناس کر دیتی۔

"ربیکا یہ کیا فالتو حرکت کی ہے تم نے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی ماں غصے سے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں پلیز آپ اس وقت یہاں سے چلی جائیں"

ربیکا نے غصے سے انہیں مخاطب کیا تھا۔

"آنے دو تمہارے باپ کو، بتاتی ہوں کیا حرکتیں کر رہی ہو تم"

وہ اسے وارننگ دے کر کمرے سے نکل گئیں جب کہ ربیکا بیڈ پر سیدھی لیٹ کر کچھ سوچنے لگی اگلے پل وہ بیڈ سے اٹھ کر الماری میں سے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

یہ بہت خوبصورت چھوٹا سا ہال تھا چونکہ روشنی کے تو کوئی رشتے دار وغیرہ نہیں تھے اور اظہر انکل نے اپنے چند رشتے داروں کو اس دعوت میں مدعو کیا تھا اس لئے یہ ہال ان کے حساب سے کافی تھا۔ہال کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق تھی، چاروں جانب خوبصورت پھول اور فانوس لگے ہوئے تھے۔ گیندے کے پھولوں سے سجے ہوئے صوفے پر روشنی اور نہال بیٹھے تھے، نہال بھی پیلے رنگ کا کرتا پہنا ہوا بہت خوش نظر آرہا تھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو تم"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب کی نظروں سے بچ کے نہال نے دھیرے سے روشنی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔اس کی بات سن کر روشنی نے شرما کے گردن جھکالی۔نہال اس کی حالت سے محفوظ ہوتا مبہم سا مسکرادیا تھا۔

"میری شرمیلی دلہن"

اگلے پل وہ پھر شرارت سے روشنی کے کان میں بولا تھا۔اس بار شرمانے کے بجائے روشنی نے اسے گھوری سے نوازا کیونکہ انہیں دیکھ کر وہاں کھڑے کچھ لوگ منہ دبا کے ہنس رہے تھے۔

"ڈرومت اب ہماری شادی ہونے والی ہے،اب ہمیں کوئی کچھ نہیں بول سکتا"

نہال نے ڈھیٹائی سے پھر اس کے کان میں جھکتے ہوئے کہا تھا۔

"نہال اب تم نے مزید کچھ بولا تو میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گی"

روشنی نے بچوں کی طرح منہ بسور کر نہال کو دھمکایا تھا،اس کی دھمکی کو سیریس لیتا نہال اس سے دور ہو کے بیٹھ گیا۔اظہر انکل اور ان کی بیگم نے ان دونوں کی رسم شروع کر دی تھی۔

@@@@@

"ماما یہ لڑکی کون ہے؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ننہال کے ماموں کے بیٹے ثاقب نے صلہ کو دیکھ کر اپنی ماں سے پوچھا تھا، یہ کم عمر لڑکی اسے بہت پسند آئی تھی۔

"یہ روشنی کی چھوٹی بہن ہے صلہ"

ثاقب کی ماں نے اسے جواب دیا تو اسے صلہ کے بارے میں جان کر خوشی ہوئی۔ صلہ اس کی نظروں کے عین سامنے اسٹیج کے پاس کھڑی تھی۔ وہ صلہ کی جانب بڑھ گیا۔

"مس صلہ کیسی ہیں آپ؟"

ثاقب صلہ کے برابر میں کھڑا ہو کے دھیرے سے پوچھنے لگا اس کی بات سن کر صلہ چونک گئی، اس نے ثاقب کو کوئی جواب نہ دیا بلکہ گھبرا کے وہاں سے چلی گئی۔ ثاقب پھر اس کی طرف چلا گیا تھا، وہ صلہ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر صلہ جہاں بھی اسے دیکھتی وہاں سے غائب ہو جاتی، اس لڑکے کی حرکت سے صلہ بہت پریشان ہو گئی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اس پر یا اس کی وجہ سے اس کی بہن پر انگلی اٹھائے۔ ایک بار تو صلہ نے سوچا کہ روشنی کو بتادے لیکن روشنی کو مصروف دیکھ اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا، ثاقب کی نظروں سے بچنے کے لئے لئے ہال کے دروازے کی طرف جا کے کھڑی ہو گئی تھی لیکن اسے کیا پتا تھا وہاں ایک نئی مصیبت اس کا انتظار کر رہی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

وہ کتھئی رنگ کا خوبصورت جوڑا زیب تن کئے بالوں کو کھول کر ڈارک میک اپ کئے آئینے کے سامنے تیار کھڑی خود کو ستائش سے دیکھ رہی تھی۔

"ایسا کیا ہے اس روشنی میں؟ جو مجھ میں نہیں؟"

اگلے پل اس نے ناگواریت سے سوچا تھا۔وہ نہال کی مایوں میں جانے کے لئے تیار کھڑی تھی، وہ نہال کی خوشی میں شریک نہیں ہو رہی تھی بلکہ رنگ میں بھنگ ڈالنے کے لئے جا رہی تھی اور اس کام میں تو وہ ماہر تھی، اس نے ٹیبل سے اپنا کلچ اٹھایا اور پھر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

وہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی اس کے ڈیڈ گھر میں داخل ہو رہے تھے، اس وقت اسے اپنا سارا پلین خراب ہوتا ہوا نظر آیا تھا، اس کی ممی نے اب یقینا اس کی شکایت کر دینی تھی اور پھر اس کے ڈیڈ اس کی کلاس لگاتے۔ایکدم ہی اس کے چہرے پر ناگواریت چھا گئی تھی۔وہ نہال کا آج کا فنکشن مس نہیں کرنا چاہتی تھی، اس کا آج جانا بہت لازمی تھا لیکن اس کے ڈیڈ جتنے سخت مزاج تھے مشکل تھا کہ وہ اسے جانے دیتے۔وہ تھوڑی دیر کچھ سوچتی رہی پھر کچن کی جانب بڑھی جہاں اس کی ممی کام کر رہی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ممی ایم سوری وہ میں آفس کی وجہ سے تھوڑی پریشان تھی، باس نے آج بہت انسلٹ کی تھی اس وجہ

آپ پلیز ڈیڈی کو مت بتایئے گا"

وہ شیریں لہجے میں ان سے مخاطب ہوئی، اس کی ماں نے چونک کر اسے دیکھا یہ اتنی جلدی اس کے رنگ کیسے بدل گئے تھے۔

"کہاں جارہی ہو تم؟"

وہ اس کو تیار کھڑا دیکھ حیرانگی سے پوچھنے لگیں۔

"امی میری کولیگ ہے نہ اس کی شادی ہے تو ہم سب آفس والے وہیں انوائیٹڈ ہیں بس وہیں جارہی ہوں"

اس نے معصوم سی صورت بنا کے اپنی ماں کو دیکھا تھا جن کے چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات تھے۔

"ٹھیک ہو جائو"

تھوڑی دیر بعد انہوں نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی.

"آپ ڈیڈی سے میری شکایت تو نہیں کریں گی؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے فکر مند ہوتے پوچھا تھا۔

"کروں گی لیکن ابھی نہیں جب تم وہاں سے آجاؤ گی جب کیونکہ ہمارے پاس فالتو کا پیسہ نہیں آرہا جو تم برباد کررہی ہو"

انہوں نے خفگی سے اسے جواب دیا تھا۔

"میں کسی کا پیسہ برباد نہیں کررہی، اپنا کماتی ہوں اپنا برباد کرتی ہوں، کسی کو کوئی حق نہیں بنتا میری کمائی کو اپنی کمائی کہنے کا اور آپ یہ مت بھولیں میری جاب سے پہلے اس گھر کے کیا حال تھے، میری سیلری اتنی ہے کہ میں روزا پنے کمرے کا سامان توڑ کر روز نیا خرید لوں اس لئے کسی کو میرے معاملے میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے"

وہ تڑک کر بولتی کچن سے باہر نکل گئی تھی۔

پیچھے اس کی ماں اس کی بد تمیزی پر دانت پیس کر رہ گئی

وہ ہال کے دروازے پر کھڑی باہر کا نظارا کر رہی تھی چونکہ یہاں کوئی اس کا جاننے والا نہیں تھا اس لئے وہ کافی نروس ہو رہی تھی پھر فزا ابھی ابھی تک نہیں آئی تھی، اگر فزا آجاتی تو صلہ کا اس کے ساتھ ہی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھوڑا دل لگ جاتا۔ صلہ گم صم سی باہر کی جانب دیکھ رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کوئی اس کی پشت پر کھڑا ہو، وہ چونک کر پلٹی تو دیکھا سامنے ثاقب کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"آپ کیوں میرا پیچھا کر رہے ہیں؟"

بلآخر ہمت کر کے وہ سخت لہجے میں بولی تھی، اس نازک سی لڑکا کا اتنا غصہ دیکھ ثاقب کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی، وہ صلہ کا غصہ انجوائے کر رہا تھا، اس کو مسکراتا دیکھ صلہ تاسف سے سر جھٹک کر اندر کی جانب بڑھنے لگی جب ایکدم ہی ثاقب نے آگے بڑھتی صلہ کی کلائی تھام لی تھی مگر وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ سیاہ لینڈ کروزر سے اترتا وہ شخص اس کی ساری حرکت دیکھ چکا تھا، یہ منظر دیکھ باران خان کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا جب کہ فنزا بھی ہکا بکا کھڑی ثاقب اور صلہ کو دیکھ رہی تھی۔ صلہ ثاقب سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر ثاقب کی اس کے ہاتھ پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ صلہ خود کو آزاد کرانے میں ناکام ہو گئی۔ اس سے پہلے صلہ کچھ کرتی اس کی نظر سامنے سے آتے باران خان پر پڑی جو آنکھوں میں لہو لئے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ثاقب کے پاس آ کے باران نے پوری طاقت سے مکا اس کے گال پر جڑ دیا تھا جس کے باعث وہ لڑکھڑاتا ہوا اندر کی جانب گرا۔ ثاقب کے یوں گرنے پر پوری محفل اس کی جانب متوجہ ہو گئی تھی اور پھر لوگوں نے دیکھا سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک لمبے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چوڑے وجیہہ مرد نے اس کے قریب آکے گریبان پکڑ کر اسے اٹھایا۔ باران کو دیکھ روشنی جھٹکا کھا کے صوفے سے اٹھ گئی تھی، نہال بھی حیران ہوتا اسٹیج سے اتر گیا تھا۔ باران کے پیچھے صلہ ساکت کھڑی تھی۔

"چھوڑو میرے بیٹے کو!! کون ہو تم؟"

ثاقب کو باران کی گرفت میں مچلتا دیکھ اس کی ماں نے باران کے پاس آکے تڑک کے کہا تھا۔

"بہت شوق ہے نہ اسے دوسروں کی بیوی کا ہاتھ پکڑنے کا آج میں اس کے ساتھ اس کے شوق ہی ختم کر دیتا ہوں"

باران نے اس کی ماں کی بات کو نظر انداز کیا اور پھر یکے کے بعد دیگرے کئیں تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیئے، باران کا غصہ دیکھ روشنی آگے بڑھی اور پھر ثاقب کو باران کی گرفت سے آزاد کروایا۔

"اسٹاپ اٹ باران پاگل ہو گئے ہو کیا؟ کس طرح مار رہے ہو اسے، کوئی انسانیت ہے یا نہیں؟"

روشنی باران خان کے سامنے کھڑے ہو کے چلائی تھی، باران سرد نظریں روشنی کے چہرے پر گاڑھتا اس کے قریب ہو کے روبرو کھڑا ہو گیا تھا۔ باران کو روشنی کے قریب جاتا دیکھ نہال غصے سے آگے بڑھ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رہا تھا جب اظہر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے وہیں روک لیا تھا، وہ باران کو پہچان گئے تھے، وہ جان گئے تھے کہ یہ خان حویلی کی شان باران خان تھا اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ نہال اور باران کی کوئی تکرار ہو۔

باران روشنی کے قریب آیا تو روشنی کا دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا، اس کو باران کی ان ویران آنکھوں سے وحشت سی محسوس ہوئی۔

"تم مجھے انسانیت کا درس دے رہی ہو؟ تم؟ جو میرے مخلص دل کو بری طرح توڑ کر اپنے منگیتر کے ساتھ شادی کر رہی ہو؟ تمہیں ایک بار بھی خوف نہیں آیا مجھ سے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں"

وہ سرد تاثرات لئے روشنی کو گھور رہا تھا جو ڈر کے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی، اتنا ڈر اسے باران سے تنہائی میں نہیں لگا تھا جتنا اس بھری محفل میں لگ رہا تھا۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے تھے، محفل میں کھڑے ہر شخص کی نظر ان دونوں پر ٹکی ہوئی تھی۔ ربیکا بھی یہاں پہنچ گئی تھی اور ایک کونے میں کھڑی مسکراہٹ دبا کے یہ سارا تماشہ دیکھ رہی تھی۔

"باران یہ سب بات ہم بعد میں کریں گے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لوگوں کی طنزیہ نظریں خود پر چبھتی محسوس کر کے روشنی نے دھیرے سے باران کو مخاطب کیا تھا ، باران نے حسرت بھری نظروں سے اس کا یہ خوبصورت روپ دیکھا اور پھر اس کے لبوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اب بات کرنے کے لئے بچا ہی کیا ہے، تمہیں شادی بہت بہت مبارک ہو جب تم مجھ سے محبت ہی نہیں کرتیں تو آگے میں کچھ بھی کر کے کیا کروں گا"

باران خان کے کندھے ڈھل گئے تھے، اذیت سی اس کے چہرے پر پھیل گئی تھی، وہ جانے کے لئے پلٹ گیا تھا، دو قدم چلنے کے بعد وہ صلہ کے پاس آ کے رکا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

"میں اپنی بیوی کو واپس لے کر جا رہا ہوں"

باران نے گردن موڑ کر روشنی کو مخاطب کیا اور پھر صلہ کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گیا لیکن اگلے پل اسے محسوس ہوا صلہ اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔ باران نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے مڑ کر صلہ کو دیکھا جو اپنی جگہ پر ساکت کھڑی تھی، اگلے پل صلہ نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا۔

"میں آپ کے لئے ہمیشہ ایک آپشن رہی ہو لیکن آپ شاید بھول گئے میں ایک جیتی جاگتی لڑکی ہوں ، اگر آج آپ روشنی آپی کے ساتھ ہوتے تو مجھے پلٹ کے پوچھتے بھی نہیں لیکن اب جب روشنی آپی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آپ کو چھوڑ چکی ہیں تو آپ کو اپنی بیوی یاد آگئی، میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی، میں اب آپ کے ساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی، مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں، میں ساری زندگی آپ کے لئے آپشن بن کے نہیں رہ سکتی"

اپنا دل سخت کر کے بڑی ہمت کر کے آخر کار وہ باران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول ہی گئی تھی ،اس کی بات سن کر باران کی کنپٹی کی رگیں پھڑ پھڑانے لگی تھیں،اس نے ایکدم ہی لب بھینچ لئے تھے پھر وہ درشتگی سے چلتا ہوا صلہ کے سامنے آ کے کھڑا ہوا۔

"تم میرے لئے کوئی آپشن نہیں تھیں، جن حالات میں تم میری زندگی میں آئی تھیں میں نے اس کے باوجود بھی تمہیں اپنی بیوی کا رتبہ دیا تھا تمہیں اپنے دل میں جگہ دی تھی، میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں صلہ تم میرے ساتھ چل رہی ہو؟اس کے بعد میرے گھر کے دروازے تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں گے؟"

باران نے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کئے درشت انداز میں پوچھا تھا۔

"آپ مجھ سے سو بار بھی پوچھیں گے تو میں یہی بولوں گی کہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا"

صلہ نے سرعت سے اس کی بات کا جواب دیا تھا۔باران خان نے ایک گہرا سانس فضا میں خارج کیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے ثابت کر دیا تم بھی روشنی کی بہن ہو"

باران طنزیہ انداز میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔صلہ کھوئی ہوئی نظروں سے باران کی پشت دیکھ رہی تھی ایک بار اس کا دل کیا باران کو روک لے مگر پھر اس نے روشنی کی جانب دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دے رہی تھی۔

"اظہر صاحب ہمیں نہیں پتا تھا آپ کی ہونے والی بہو کے اتنے بڑے لوگوں سے تعلقات تھے، آخر یہ سب چل کیا رہا ہے ہمیں کچھ نہیں سمجھ آیا، خیر ہمیں چلنا چاہیئے"

سارے مہمان اظہر صاحب کو منہ پر بول کے چلے گئے تھے، پل میں ہال خالی ہو گیا تھا، شرمندگی سے روشنی کا سر جھک گیا تھا آج اس کی وجہ سے اظہر انکل کی عزت پر بھی آنچ آگئی تھی۔نہال بھی سر جھکائے کھڑا تھا اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی اپنے ماں باپ سے نظریں ملانے کی۔

"انکل"

روشنی نے ساکت کھڑے اظہر کو پکارا تھا۔

"روشنی تم اور صلہ واپس اپارٹمنٹ جاؤ، ہم کل اس سلسلے میں بات کرتے ہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے سخت لہجے میں روشنی کو جواب دیا تو روشنی اثبات میں سر ہلا کے صلہ کے پاس آئی اور پھر فنزا کے ہمراہ وہاں سے نکل گئی۔

@@@@@

تھوڑی دور آ کے اس نے گاڑی روکی اور پھر گاڑی سے نکل آیا، سڑک سنسان تھی، اس نے اپنا کوٹ اتار کر گاڑی میں رکھا اور پھر شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول دیئے، اس کے دل میں گھٹن سی پیدا ہو گئی تھی، اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے پل میں ہی اس سے سب چھین لیا گیا ہو۔ زندگی اس کو یہ وقت بھی دکھائے گی اس نے سوچا نہیں تھا، کل تک جن لوگوں کو وہ اپنی جاگیر سمجھتا تھا آج وہ ان کے لئے محض ان کا دشمن تھا۔ ڈیش بورڈ سے سگریٹ اٹھا کے کے وہ گاڑی سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا تھا۔ بھلے وہ دماغ سے چلنے والا بندہ تھا لیکن اس کا دل صاف تھا۔ وہ جب کسی کو ایک بار اپنا مان لیتا تھا تو پوری شدت سے اس سے رشتہ نبھاتا۔ ایکدم ہی اسے دنیا بہت ویران سی لگی تھی، کچھ دیر تک سگریٹ پینے کے بعد وہ گاڑی میں واپس آ بیٹھا تھا، اس کا ارادہ اب حیدر آباد جانے کا تھا اس لئے وہ گاڑی اگلی سڑک پر موڑ گیا۔

READERS CHOICE

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سوری روشنی، اگر مجھے پتا ہوتا باران وہاں جا کے یہ سب کرنے والا ہے تو میں اس کے ہاتھوں سے مر جاتی لیکن اس کو کبھی تمہاری شادی کا نہیں بتاتی"

روشنی بت کی طرح بیڈ پر بیٹھی تھی، حالات کتنے سنگین ہو گئے تھے وہ جانتی تھی، سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی فنزا اس سے معذرت کر رہی تھی۔

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے فنزا تم سوری مت بولو، جو میں نے کیا تھا وہی میرے آگے آیا ہے"

روشنی نے نم لہجے میں جواب دیا تھا، تھوڑی دیر پہلے ہی وہ اپارٹمنٹ آئی تھی اور اب چینج کر کے بیٹھی تھی۔ روشنی جانتی تھی نہال کے ماں باپ اس سے بد گمان ہو گئے ہیں۔ وہ ان کو کیا جواب دے گی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ تب ہی کمرے کا دروازہ کھول کر صلہ اندر آئی، اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کباب فرائی کئے ہوئے رکھے تھے اور ساتھ گرم پراٹھے بھی تھے، فنزا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اتنے الجھن زدہ ماحول میں بھی وہ کیسے نارمل تھی۔ صلہ نے ٹرے لے جا کے روشنی کے سامنے رکھ دی تھی۔

"فنزا آپی آپ بھی آجائیں، ہال میں تماشے کی وجہ سے کسی نے کھانا بھی نہیں کھایا اس لئے اب اپنی آپی کو میں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤں گی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے ایک نوالہ بنا کے روشنی کی طرف بڑھایا تھا، روشنی نے نفی میں سر ہلا کے کھانا کھانے سے منع کیا تھا، ضبط کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو رہی تھی۔

"آپی آپ کہتی ہیں نہ انسان کو مشکلات سے نہیں گھبرانا چاہیئے، اللہ پاک سب ٹھیک کر دے گا بس آپ اس پر بھروسہ رکھیں"

صلہ نے روشنی کے کندھے پر ہاتھ رکھ اسے دلاسہ دیا تو روشنی کا دل ایکدم ہی بھر آیا، وہ آگے بڑھ کر صلہ کے گلے لگی اور پھوٹ پھوٹ کے رودی، آج کتنے عرصے بعد روئی تھی وہ، ورنہ اندر ہی اپنے آنسوئوں کا گلہ گھونٹ دیتی تھی، آج جیسے اس کو کسی اپنے کا کندھا میسر ہوا تھا رونے کے لئے، آج اسے شدت سے احساس ہوا تھا کہ بہن کا رشتہ کیا ہوتا ہے، اس کی بہن اس کے لئے کتنی بڑی نعمت ہے۔

"آپی ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاءاللہ"

صلہ نے دونوں ہاتھوں سے روشنی کے آنسو صاف کئے تھے۔

"روشنی میں نے آج تک تجھے روتے ہوئے نہیں دیکھا، آج تجھے ایسے دیکھ کہ بہت برا لگ رہا ہے، ہم سب تیرے ساتھ ہیں یار تو پریشان نہیں ہو"

فزا نے بھی اس کے پاس آ کے اسے تسلی دی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چلیں ہم تینوں آپ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں گے پھر بہت ساری باتیں کریں گے ٹھیک ہو"

روشنی کا دھیان بٹانے کے لئے صلہ نے لچک دار لہجے میں کہا تھا،صلہ کی بات سن کر فنزا بھی بیڈ پر آبیٹھی ،روشنی ابھی بھی گم صم بیٹھی تھی،اس کو یوں دیکھ صلہ نے ایک بار پھر نوالہ اس کے منہ کی طرف بڑھایا تھا،روشنی نے پیار سے اس کی طرف دیکھ نوالہ اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر پیار سے وہ نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"تم دونوں بہنوں کے ایموشنل سین ختم ہو گئے ہوں تو ہم کھانا کھائیں"

فنزا نے مذاقیہ انداز میں کہتے ماحول میں پھیلی گھٹن ختم کرنے کی کوشش کی تھی،اس کی بات سن کر روشنی اور صلہ دونوں نم آنکھوں سے مسکرادی تھیں۔

"یہ سارا تماشا کیا تھا نہال؟روشنی کا باران خان سے کیا تعلق تھا؟"

گھر آتے ہی اظہر صاحب نہال سے پوچھنے لگے،نہال خود بھی کافی پریشان نظر آرہا تھا۔

"بابا آپ بیٹھیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں"

نہال نے صوفے کی جانب اشارہ کیا تو اظہر سر اثبات میں ہلا کے صوفے پر بیٹھ گئے۔نہال بھی ان کے سامنے آبیٹھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب تفصیل سے بتائو سب کچھ "

اظہر نے نہال کو مخاطب کیا تھا جس کے بعد نہال نے اپنے بابا کو روشنی اور باران کے متعلق سب بتا دیا ،اظہر سخت حیران ہوئے ان کی عقل حیران تھی،ان کی انگلی پکڑ کر چلنے والے بچے خود سے یہ کیا قدم اٹھا گئے تھے۔روشنی نے ان کے علم میں لائے بغیر اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا لیا تھا۔

"اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے کچھ بتایا نہیں "

اظہر طیش میں آتے نہال پر برس پڑے تھے۔

"بابا روشنی نے منع کیا تھا"

نہال شرمندگی سے سر جھکا گیا تھا۔

"روشنی نے منع کیا تھا اور تم نے مان بھی لیا آگر کوئی اونچ نیچ ہو جاتی تو میں اپنے دوست کو روز محشر کیا منہ دکھاتا؟کیا جواب دیتا اسے یہ کہ اس کی بیٹی کا میں نے یہ خیال رکھا"

اظہر کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے مجھے کہا روشنی کو شادی کے لئے وقت چاہئے مجھے لگا اسے جاب اور پڑھائی کے لئے شادی نہیں کرنی لیکن اس کے پیچھے یہ وجہ تھی آج مجھے بہت افسوس ہوا ہے نہال، تم نے اور روشنی نے مجھے بہت مایوس کیا ہے"

اظہراب صوفے پر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔

"بابا یہ سب کچھ اتنا بگڑ جائے گا میں نے نہیں سوچا تھا"

نہال افسردگی سے بولنے لگا۔

"روشنی تو نادان ہے تم تو سمجھدار تھے بجائے اس کو سمجھانے کے تم نے اس کا ساتھ دیا، آج بھری محفل کے سامنے مجھے رسوا کر دیا تم لوگوں نے، اب کچھ دنوں تک شادی روک دو، جب یہ معاملہ ٹھنڈا پڑے گا تب ہی تمہاری اور روشنی کی شادی ہوگی"

اظہر سخت لہجے میں کہہ کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے جب کہ نہال صوفے پر ڈھے گیا۔

@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ خان حویلی آیا تو اس کا رف سا حلیہ دیکھ سب پریشان ہو گئے، سرخ آنکھیں اور بے تکے انداز میں بکھرے بال سب کے لئے یہ بہت عجیب تھا۔ آج تک کسی نے باران کو ایسے نہیں دیکھا تھا، وہ فٹ رہنے والا انسان ایسا دکھ رہا تھا جیسے اس پر کسی نے دکھوں کا پہاڑ توڑ دیا ہے۔

"باران کیا طبیعت ٹھیک نہیں ہے بیٹا"

وہ ہال کمرے میں آ کے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا تھا، بی جان متفکر ہو کے اس کے پاس آ بیٹھیں، اس کی آنکھیں بہت بھاری سی محسوس ہو رہی تھیں۔

"بی جان میرا سر درد کر رہا ہے بہت"

اس نے تھک ہار کر بی جان کی گود میں سر رکھا اور اذیت سے آنکھیں مینچ لیں، روشنی کے ساتھ بیتائے پل، اس سے کی گئیں باتیں اور پھر اس کا باران کو ٹھکرانا ایکدم ہی باران کی آنکھوں میں گھوم گیا پھر ایکدم سے اسے صلہ کا خیال آیا، اس کا باران کے ساتھ جانے پر انکار کرنا یاد آیا، باران نے آنکھیں مینچ لی تھیں۔ اس کو بات سن کر بی جان نے ملازموں کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا، کوئی جوس بنانے بھاگا تو کوئی میڈیسن لینے۔ بی جان نے باران کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اس کا ماتھا ایکدم ٹھنڈا تھا، پسینے کی ٹھنڈی بوندیں اس کی کنپٹی تک آ گئی تھیں، بی جان کو ایکدم ہی اپنے لاڈلے کی فکر ہوئی شاید اس کا بی پی ہائی تھا۔ اگلے پل



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان نے اس کا بی پی چیک کیا تو حیراں رہ گئیں،اس کا بی پی بہت زیادہ ہائی تھا لیکن اس وقت تو اس نے غصہ بھی نہیں کیا تھا پھر اس کا بی پی کیوں اتنا بڑھ گیا تھا،بی جان نے فوراہی اسے بی پی کنڑول کرنے کی میڈیسن دی۔

"میرے بچے کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا"

اس کو یوں دیکھ کر بی جان کا دل تڑپ گیا تھا،آف وائٹ شرٹ کے آگے سے دو بٹن کھلے ہوئے تھے ،آستینیوں کے بھی بٹن کھلے ہوئے تھے،بال گر کے آنکھوں تک آرہے تھے،چہرہ بالکل بے تاثر تھا،بی جان کو وہ حلیے سے بزنس مین باران خان نہیں بلکہ کوئی غنڈہ موالی ہی لگا۔

"بی جان بس طبیعت عجیب ہو رہی ہے"

اس نے دھیرے سے بی جان کو دیکھا پھر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا،عمر کا ایک حصہ گزارنے کے بعد اسے یہ احساس ہوا تھا کہ لوگ جیسے اوپر سے دکھتے ہیں اندر سے ویسے نہیں ہوتے۔

"ٹھیک ہو جائے گا بیٹا"

READERS CHOICE

بی جان اس کا سر دبانے لگیں تھوڑی دیر بعد ہی دوائیوں کی وجہ سے نیند میں چلا گیا تھا۔

"لوگوں کا ہجوم ہے مگر کوئی اپنا نہیں ہے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"احساس ہوا مجھے اس بات کا ایک مدت کے بعد"

"میں چاہتا رہا اسے دل و جان سے"

"وہ پتھر دل توڑ گیا مجھے ایک مدت کے بعد"

@@@@@

نہال نے روشنی کو اظہر کا فیصلہ سنا دیا تھا، روشنی نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا تھا کیونکہ اس وقت کئیں لوگ باتیں بنا رہے تھے۔ ان دونوں کی شادی فلحال روک دی گئی تھی، صلہ نے اپنی پڑھائی شروع کر دی تھی ساتھ ہی وہ علاقے کے ہی ایک پرائیوٹ اسکول میں جاب کرنے لگی تھی، شام میں کچھ بچے اس کے پاس ٹیوشن پڑھنے آجاتے تھے ایسے کر کے اس کا وقت اچھا گزرنے لگا تھا، روشنی نے بھی دوبارہ سے جاب جوائن کر لی تھی۔ نہال کی شادی رک جانے کی وجہ سے ربیکا بھی بہت خوش تھی وہ نہال کو اپنی باتوں میں لینے کی کوشش کر رہی تھی جس میں وہ مسلسل ناکام ہو رہی تھی۔ نہال اور روشنی کی بات چیت بالکل بند تھی نہال باران کی وجہ سے روشنی سے سخت ناراض تھا۔ روشنی نے بھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

@@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہیلو نہال کیا تم میرے گھر آ سکتے ہو فورا، گھر پر کوئی نہیں ہے اور ہمارے گھر میں شاید کوئی چھت سے آ گیا ہے، میں اپنے کمرے میں لاک کر کے بیٹھی ہوئی ہوں"

آفس سے آ کے اس نے ابھی گھر کے باہر بائیک کھڑی کی تھی جب ربیکا کی کال آ گئی، وہ آج آفس بھی نہیں آئی تھی اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت گھبرائی ہوئی ہے۔

"ربیکا تم رکو میں بس آتا ہوں"

نہال نے رابطہ منقطع کیا اور پھر بائیک پر واپس بیٹھ گیا، ربیکا کا گھر اس کے گھر سے تھوڑا ہی دور تھا۔ نہال نے ربیکا کے گھر کی طرف بائیک بھگالی، شام ڈھل چکی تھی، اندھیرے نے آسمان کو گھیر لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نہال ربیکا کے گھر پہنچ گیا تھا۔ وہ دروازے کے پاس آیا تو دیکھا دروازہ کھلا ہوا تھا نہال کو اندازہ ہوا تھا کہ جو بھی گھر میں آیا تھا وہ دروازے سے جا چکا تھا۔ نہال گھر میں داخل ہوا تو سناٹا تھا۔

"ربیکا"

اس نے اندر آ کے ربیکا کو بلند آواز سے پکارا تھا، اگلے پل ربیکا کے کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر ڈری سہمی سی ربیکا باہر کی طرف آتی دکھائی دی، اسے ٹھیک دیکھ کر نہال نے گہرا سانس لیا تھا جب ایکدم ہی ربیکا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے سینے سے لگ گئی۔ اس نے مضبوطی سے نہال کی شرٹ اپنی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مٹھیوں سے دبوچی ہوئی تھی، نہال کو ایکدم ہی اس کی قربت سے گھبراہٹ ہوئی تو اس نے ربیکا کو جھٹکے سے خود سے دور کیا۔

"تھینک گوڈ نہال تم آ گئے ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا وہ لوگ مجھے ماردیں گے"

نہال کے جھٹکنے کے باعث وہ لڑکھڑا کے اس سے دور ہوئی پھر قریب آتے نرم لہجہ رکھ کے بولی، نہال نے سرتاپا اس کا جائزہ لیا، وہ بیہودہ قسم کا ڈریس پہنی ہوئی تھی، اگلے پل نہال نے نظریں جھکالی تھیں۔

"تم پریشان نہیں ہو وہ لوگ جا چکے ہیں دروازہ کھلا ہوا تھا اچھا ہوا تم نے خود کو لاکڈ کر لیا تھا"

اس کی بات سن کر نہال نے اسے تسلی دی تھی۔

"میں چلتا ہوں"

وہ کہہ کر جانے کے لئے پلٹ گیا تھا جب ربیکا نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"پہلی بار میرے گھر آئے ہو ایسی چلے جاؤ گے؟"

وہ معنی خیزی سے بول کر مسکرائی تھی، نہال اس کی بات سمجھ نہ سکا تھا۔

"پھر کبھی آؤں گا ابھی گھر میں کوئی نہیں ہے اس لئے میرا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں"

نہال نے سنجیدگی سے کہہ کر دوسرا ہاتھ آگے بڑھا کے ربیکا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اچھا تم یہی بیٹھ جاؤ میں بس تمہارے لئے جوس لائی، تم ایسے جاؤ گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا بس پانچ منٹ پھر میں پکا تمہیں نہیں روکوں گی"

ربیکا نے التجائیہ لہجے میں کہا تو نہال اثبات میں سر ہلا کے وہیں صوفے پر بیٹھ گیا جب کہ ربیکا مکروہ پن سے مسکراتے ہوئے کچن میں جوس لینے چلی گئی۔

@@@@@

وہ بچوں کو ٹیوشن پڑھانے کے بعد کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوئی تھی، اس کی محتاجگی اور بے بسی کی زندگی تمام ہوئی تھی، اب وہ کافی حد تک مضبوط بن گئی تھی وہ اپنی مرضی سے سو سکتی تھی، اپنی مرضی سے کھا سکتی تھی اور اپنی مرضی سے گھوم پھر بھی سکتی تھی اس پر کوئی ظلم ڈھانے والا نہیں تھا وہ کھل کے سانس لے سکتی تھی لیکن اس سب کے باوجود وہ ان لوگوں کو بہت یاد کرتی تھی جن کے ساتھ اس نے ایک عرصہ گزارا تھا۔ خان حویلی کا خیال آتے ہی اس نے فون اٹھایا اور بی جان کو کال ملائی، کافی دن ہو گئے تھے اس کی بی جان سے بات نہیں ہوئی تھی۔

"اسلام و علیکم بی جان کیسی ہیں آپ"

اگلی طرف سے بی جان کی آواز سن کر صلہ خوشدلی سے بولی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وعلیکم السلام، میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟ تم تو کراچی جا کے ہمیں بھول ہی گئیں"

بی جان نے اس سے شکوہ کیا تھا۔

"نہیں بی جان ایسی بات نہیں ہے، روٹین بہت ٹف ہو گئی، صبح اسکول پڑھانے جاتی ہوں پھر وہاں سے آ کے سو جاتی ہوں، شام میں بچے ٹیوشن پڑھنے آتے ہیں اس کے بعد روشنی آپی گھر آتی ہیں تو ان کے ساتھ گھر کا کام کاج کرواتی ہوں، کھانا تو روشنی آپی بناتی ہیں مگر میں ان کا ہاتھ بٹا دیتی ہوں پھر اپنی بھی پڑھائی کرنی ہوتی ہے تو سارا دن اسی مصروفیت میں گزر جاتا ہے"

صلہ نے تفصیل سے بی جان کو اپنی روٹین بتائی تھی۔

"روشنی جاب کر رہی ہے؟ روشنی کی شادی نہیں ہوئی؟"

بی جان حیران ہو کے رہ گئی تھیں، کافی عرصے سے ان کی صلہ اور روشنی دونوں سے بات نہیں ہوئی تھی ،انہیں تو لگا تھا کہ روشنی شادی ہو کے سسرال چلی گئی ہو گی اور صلہ بھی اس کے ساتھ ہو گی۔

"نہیں بی جان، روشنی آپی کی شادی نہیں ہوئی"

صلہ افسردگی سے بتانے لگی۔

"کیوں بیٹا اور تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان نے پھر خفگی کا اظہار کیا تھا۔

"ہمیں لگا کہ بڑے خان میرا مطلب ہے کہ باران نے آپ کو بتادیا ہوگا"

اس نے ہچکچا کے باران کا نام لیا تھا کیونکہ اسے ایکدم سے یاد آیا تھا کہ روشنی نے کل اسے سمجھایا تھا کہ وہ اب باران کا نام لیا کرے اسے خان نہ بولا کرے وہ کوئی اس کی ملازم تھوڑی تھی۔

"مجھے باران نے کچھ نہیں بتایا"

بی جان اب سخت پریشان ہوگئی تھیں، باران کی حالت بھی ان کے سامنے تھی، کئی دنوں سے وہ حویلی میں ہی تھا، سارادن اپنے کمرے میں پڑا رہتا تھا، خود کو اس نے ایکدم ہی اجاڑ دیا تھا۔

"بی جان جس دن روشنی آپی کی مایوں تھی اس دن باران وہاں ہال میں آئے تھے تو ان کے اور روشنی آپی کے درمیان کافی بحث ہوئی، باران نے بھری محفل میں روشنی آپی کے بارے میں سب بول دیا تھا ،اظہر انکل بھی اس بات سے کافی ہرٹ ہوئے اس لئے کچھ وقت کے لئے شادی روک دی گئی ہے"

صلہ نے بی جان کی پریشانی دیکھ انہیں جلدی سے ساری بات بتائی تھی۔

"روشنی تمہاری بہن ہے صلہ لیکن اس نے باران کے ساتھ بہت غلط کیا ہے، وہ بہت عجیب سا ہوگیا ہے ،نہ بزنس پر دھیان دیتا ہے نہ خود پر، اسکا بزنس بھی ڈوب رہا ہے، روشنی نے اسے کہیں کا نہیں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چھوڑا،ایک طریقے سے ہمارا کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی روشنی نے ہم سے انتقام لے ہی لیا ہے،میرا بچہ باران بہت ٹوٹ گیا ہے صلہ تم ہی واپس آجائو ہو سکتا ہے وہ زندگی کی طرف لوٹ آئے"

بی جان کا لہجہ ایکدم ہی نم ہو گیا تھا،انہیں اندازہ نہیں تھا کہ باران روشنی کو لے کر اتنا سیریس تھا۔

"بی جان میں اب کبھی ان کی زندگی میں واپس نہیں آسکتی"

بی جان کی بات سن کر وہ بولے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

"کیوں؟"

بی جان تشویش سے پوچھنے لگیں۔

"اس دن انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ان کے ساتھ چلوں لیکن میں نے صاف انکار کر دیا تھا،انہوں نے مجھے کہا کہ میں ایک بار سوچ لو پھر مجھ پر ان کے گھر کے دروازے بند ہو جائیں گے پھر بھی میں نے کہا کہ میں ان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی،بی جان میں بھی جیتی جاگتی انسان ہو،میرا بھی دل ہے جذبات ہیں،میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"

صلہ نے صاف گوئی سے کام لیا تھا،اس کی بات سن کر بی جان حیران رہ گئیں،جو لڑکی کبھی اپنے منہ سے کھانا نہیں مانگتی تھی وہ اپنے حق کے لئے لڑ رہی تھی,بی جان اس سے کوئی اختلاف نہیں کر سکتی تھیں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیونکہ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی،آگر باران خان ان کا پوتا تھا تو صلہ ان کی نواسی تھی،وہ پوتے کے لئے نواسی کی قربانی نہیں دے سکتی تھیں۔

"ہمم بیٹا خیر چھوڑو"

بی جان یہ بات چھوڑ کر صلہ سے ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔

@@@@@

ربیکا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے نہال کو جوس کا گلاس پیش کیا تھا،نہال نے جوس پیا اور جانے کے لئے اٹھنے لگا جب ربیکا نے اس کو آواز دے کر روکا۔

"نہال تمہاری فائل میرے پاس رہ گئی تھی،میں لے کر آتی ہوں،ایک کام کرو تم بھی ساتھ چل لو،وہ کیا ہے نہ میری فائلز اور تمہارے فائل ساتھ رکھی ہوئی ہے تو میں تو کنفیوز ہو جاؤں گی اور تم اپنی فائل کو آرام سے پہچان لو گے،ربیکا بول تو بہت نرمی سے رہی تھی لیکن اس کی باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا یہ سب کسی سازش کے تحت کر رہی ہے،ربیکا کا کمرہ بالکل سامنے تھے اس لئے نہال نے اس کے کمرے کی طرف جانے کے لئے زیادہ نہیں سوچا ویسے بھی ربیکا کے کمرے میں کتنا ٹائم لگ جاتا یہی سوچ کر وہ ربیکا کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب نہال کو ایکدم محسوس ہوا اس کا سر چکرا رہا ہو،وہ بڑی مشکل سے ربیکا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے کمرے تک پہنچا تھا جب اس کو چکر آئے اور وہ بیہوش ہو کے بیڈ پر گر گیا۔اس کی یہ حالت دیکھ ربیکا کے ہونٹوں پر بڑی گہری طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی،وہ نہال کے پاس بیٹھی اور اسے شرٹ لیس کر دیا ،اب اس کا کسرتی جسم ربیکا کے سامنے تھا،اس کے ورزشی بازوئوں کو دیکھتے ربیکا نے ہونٹوں کو ستائش سے سکیڑا تھا۔وہ نہال کے ساتھ کچھ کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتی تھی لیکن وہ نہال کو ایسا شو ضرور کرانا چاہتی تھی،اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور ہوش سے بیگانے پڑے نہال کے ساتھ لگ کر مختلف زاویوں سے کئیں تصاویر بنالیں جو دیکھنے والوں کو کچھ اور ہی بات ثابت کر دیتیں۔ربیکا نے یہ سب کچھ پہلے سے پلین کیا تھا کیونکہ اس کے پیرنٹس آج کسی بہت ضروری کام کے باعث شہر سے باہر گئے ہوئے تھے،اس کے گھر میں کوئی گھسا نہیں تھا وہ سب اس نے نہال کو جھوٹ کہا تھا اور گھر کا دروازہ بھی اسنے جان بوجھ کر کھولا تھا۔

@@@@@

کچھ گھنٹوں بعد اس کی آنکھ کھلی تو کمرے کا منظر دیکھ چونک گیا لیکن اگلے ہی پل اس کی نظر اپنے بازو سے لپٹی ربیکا پر پڑی جو بڑے آرام سے سو رہی تھی،نہال بری طرح سے اچھل پڑا تھا،اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ ربیکا کے سر کے نیچے سے نکالا تو ربیکا کی بھی آنکھ کھل گئی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ سب کیا ہے ربیکا؟"

وہ پریشان ہو کے بیڈ سے اٹھا پھر فرش پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کے پہنی۔

"تم ایسے حیران ہو رہے ہو جیسے تمہیں کچھ پتا نہ ہو، یہ سب تمہاری مرضی سے ہوا ہے نہال، آج تم اور میں ایک ہو گئے ہیں"

ربیکا رومانوی انداز میں کہتے اس کے قریب آئی اور اس کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیئے، اس کی بات سن کر نہال نے بغیر کچھ سوچے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ ربیکا گال پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔

"تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی ربیکا اور ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں ہوا"

نہال دانت پیس کر اسے جتانے لگا۔

"مجھے پتا تھا تم اپنی بات سے مکر جاؤ گے اس لئے میں نے تمہاری اور اپنی تصویریں لے لی تھیں، اب یا تو مجھ سے شادی کر و یا پھر میں یہ تصاویر تمہیں گھر والوں اور روشنی کو دکھا دوں گی، تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے استعمال کر کے آرام سے بیٹھ جاؤ گے"

ربیکا نے بھی تلملا کے اس کی بات کا جواب دیا تھا، نہال کو ایکدم ہی اس لڑکی سے نفرت محسوس ہوئی۔

"تم جھوٹ کہہ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہوا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے چلا کے کہا تھا، ربیکا طنزیہ مسکرائی اور پھر نہال کے آگے فون کی اسکرین کر دی جہاں ان دونوں کی تصاویر چل رہی تھیں، یہ تصاویر دیکھ کر نہال کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، ربیکا بہت چالاک لڑکی تھی، نہال سمجھ گیا تھا ربیکا نے سب کچھ اس کی بیہوشی کے وقت کیا ہے لیکن وہ کسی اور کو یہ ثابت نہیں کر سکتا تھا کہ اس وقت وہ بیہوش تھا۔

"تمہارے پاس کل تک کا ٹائم ہے نہال جانو، مجھے بتا دینا شادی کرنی ہے یا نہیں ورنہ یہ تصویریں میں آگے فارورڈ کر دوں گی پھر تو تمہیں ہر حال میں مجھ سے شادی کرنی ہو گی"

ربیکا مکروہ پن سے مسکرائی تھی، نہال اس کو غصے سے دیکھ کر مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا، کاش وہ ربیکا کے گھر آتا ہی نہیں یا کاش وہ جوس پیتا نہیں جس میں ربیکا نے نشہ آور ادویات ملائی ہوئی تھیں۔

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا"

نہال درشت لہجے میں اسے بول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"اب دیکھتی ہوں نہال بابو مجھ سے بچ کر تم کہاں جاتے ہو"

نہال کی پشت کو دیکھ کر ربیکا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

@@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھا تھا، ارد گرچند اسٹوڈنٹس ہی کینٹین میں موجود تھے، اسٹوڈنٹس چھٹیوں میں اپنے گھر جانے کی تیاری کررہے تھے, حیدر نے بھی پاکستان واپس جانا تھا۔ وہ ٹیبل پر بیٹھا برگر کھارہا تھا جب آیت کینٹین میں آتی دکھائی دی، کافی دن گزر گئے تھے حیدر کی اس سے بات نہیں ہوئی تھی، حیدر اس کو مکمل نظر انداز کررہا تھا۔ آیت کو دیکھتے ہی حیدر نے اسے نظر انداز کر کے سر جھٹکا اور برگر کھانے میں مشغول ہو گیا۔ آیت اس کی یوں نظر انداز کرنا برداشت نہیں کر پا رہی تھی، اس کی چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ کتنی دکھی ہے، حیدر نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا بھی نہیں تھا، آیت چلتے ہوئے اس کے قریب آئی اور پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کمر کے پیچھے کیا ہاتھ اس کے آگے کیا جس میں سرخ رنگ کا گلاب تھا۔ آیت کی اس حرکت پر حیدر سٹپٹا کے رہ گیا تھا، وہاں موجود چند اسٹوڈنٹس ان کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

"حیدر ول یو میری می؟"

آیت بہت آس بھری نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ اسے پرپوز کررہی تھی۔ حیدر نے ایک پل رک کے خود کو نارمل کیا اور پھر اگلے پل اس نے آیت کے ہاتھ سے پھول لے کر زمین پر پھینک دیا، آیت سرعت سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے نہیں پتا کہ تم کیسی فیملی سے بیلونگ کرتی ہو کیونکہ شریف لڑکیاں یہ حرکتیں نہیں کرتیں،اپنی نہیں تو میری عزت کا خیال کر لو آئندہ کے بعد آگر تم یونیورسٹی میں ایسی کوئی حرکت کرتی دکھی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"

حیدر اسے درشتگی سے بولتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا جب کہ آیت کا نازک سا دل بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا۔

@@@@@@

وہ گھر آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا،اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے،ربیکا جب اتنی گری ہوئی حرکت کر چکی تھی تو یہ بھی ممکن تھا کہ وہ فوراوہ تصویریں روشنی کو دکھا دیتی اور روشنی وہ اس کی بات کا کبھی اعتبار نہیں کرتی کیونکہ نہال اس سے پہلے ہی ایک بار بول چکا تھا کہ وہ ربیکا سے شادی کرلے گا،اس نے روشنی کو یہ بات توڈرانے کے لئے بولی تھی مگر اب سچ میں ربیکا اس کے گلے پڑ گئی تھی،پوری رات وہ یونہی پریشان رہا تھا لیکن اسے کوئی بھی حل مل نہیں سکا تھا اور ملتا بھی کیسے اس بات کا حل صرف یہی تھا کہ وہ یا تو ربیکا کے پاس سے وہ تصاویر ڈیلیٹ کر دے یا پھر ربیکا سے شادی کرلے،ربیکا کے پاس سے وہ تصاویر ڈیلیٹ کرنا بہت مشکل کام تھا،ایک تو وہ پہلے ہی باران اور روشنی والے مسئلے کی وجہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے الجھا ہوا تھا اب ربیکا نے اس کے لئے ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیا تھا ان سب معاملات کی وجہ سے اس کے دل میں روشنی کے لئے محبت دبتی جا رہی تھی۔

@@@@@

وہ آفس تو آ گیا تھا مگر بہت پریشان تھا، ربیکا اس کے کیبین میں آئی تو دیکھا وہ ٹیبل پر سر گرائے بیٹھا تھا ، ربیکا نے نرمی سے اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں پھیریں تو نہال نے چونک کر سر اٹھایا۔

"تم کیوں میرے پیچھے پڑی ہو، خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو، میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟"

نہال دبی دبی آواز میں بولا تھا، غصے کے باعث اس کا دل کر رہا تھا تیز تیز چلائے مگر ایسا کر کے نقصان اسی کا ہونا تھا، اسے اچھی خاصی جاب سے ہاتھ دھونا پڑتا۔

"تم نے کچھ نہیں بگاڑا بس میں محبت کرتی ہوں تم اور پھر کل جو ہمارے درمیان ہوا اس کے بعد تو۔۔۔ تم سمجھ سکتے ہو نہ"

ربیکا نے ادا سے کہتے اس کے غصے کو ہوا دی تھی۔

"میری جان چھوڑنے کا کیا لو گی"

نہال مجبور ہو کے پوچھ بیٹھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم"

"تم اپنا آپ مجھے دے دو"

ربیکا نے نہال کے گال پر ہاتھ پھیرا جسے نہال نے غصے سے جھٹک دیا تھا۔

"جسٹ شرٹ اپ، جان سے مار دوں گا تمہیں"

نہال اب آپے سے باہر ہوتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مار کے دکھائوں، میں تو چاہتی ہوں تمہارے ہاتھوں سے مر جائوں لیکن یاد رکھنا مرنے سے پہلے میں تمہیں بھی کہیں کا نہیں چھوڑوں گی"

ربیکا سینے پر ہاتھ باند کر طنزیہ مسکرائی تھی۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

READERS CHOICE

https://ezreaderschoice.com



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم !

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ٹھیک ہے میں تم سے نکاح کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن ایک شرط ہے"

کچھ دیر بعد نہال نے اس کو مخاطب کیا، ربیکا کی تو مانو باچھیں کھل گئیں تھیں۔

"کیسی شرط؟"

وہ تجسس سے پوچھنے لگی

"ہماری شادی میں میرے یا تمہارے گھر والے شریک نہیں ہوں گے تمہیں میرے لئے اپنا گھر چھوڑنا پڑے گا"

نہال نے اس کے آگے بہت مشکل شرط رکھ دی تھی، پہلے تو ربیکا کچھ دیر تک سوچتی رہی لیکن پھر اس نے نہال کی شرط ماننے کا سوچ لیا، وہ نہال کے پیار میں اس قدر اندھی ہو گئی تھی کہ اچھے برے کی تمیز بھول گئی تھی۔

"مجھے منظور ہے بتاؤ کب اور کہاں آنا ہے"

ربیکا نے فوراً سے جواب دیا تھا۔

READERS CHOICE

"یہ میں تمہیں بتادوں گا ابھی مجھے کام کرنے دو"

نہال نے اسے ٹالنے کے انداز میں کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا اس کی بات سن ربیکا اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی تھی جب کہ اس کی پشت کو نہال گھورنے لگا اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا وہ یقیناً ربیکا پر بھاری پڑنے والا تھا۔

وقت کا کام تھا یتنا سو خوشگوار ہو یا ناگوار جیسے تیسے وقت گزر ہی جاتا ہے بس نقش چھوڑ جاتا ہے کچھ انسان کے وجود پر کچھ انسان کے قلب پر اور کچھ انسان کے ذہن پر، یہ تو کہا جاتا ہے کہ وقت ہوا کی مانند ہوتا ہے اڑتا رہتا ہے لیکن وقت کی ایک اور صورت ہے وہ یہ کہ زمین کی طرح وقت بھی شاید ایک گول دائرے میں گھوم رہا ہے، وہ اپنے آپ کو لازمی دہراتا ہے بس اپنے چکر میں وہ کردار بدل دیتا ہے، کچھ ایسا ہی ہوا تھا روشنی مجیب بلوچ کے ساتھ، جو وقت باران خانزادہ پر اس کی وجہ سے آیا تھا اسی وقت نے چکر کاٹ کر اس بار روشنی کو باران خان کی جگہ رکھ دیا تھا۔ سچی محبت کرنے والا باران خان آگر اس کی وجہ سے پل پل تڑپا تھا تو اب باری روشنی مجیب بلوچ کی تھی۔ لوگوں کی نظروں میں چمکتا ستارہ مشہور بزنس مین اپنے خاندان کا لاڈلا سپوت آگر برباد ہوا تھا تو اب باری اس خوبصورت آنکھوں والی لڑکی کی تھی جس کی چمکتی آنکھیں اب غم زدہ ہونے والی تھیں۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شام ڈھلتے ہی آفس سے آ کے روشنی صلہ کو اپنے ہمراہ لئے اظہر انکل کے گھر چلی آئی کیونکہ اظہر انکل نے ان دونوں کو آج فورا بلایا تھا۔اظہر انکل کا غصہ بھی اب کافی کم ہو گیا تھا اور انہوں نے اب روشنی اور نہال کے قصے کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔روشنی ڈرائنگ روم کے صوفے پر شرمندہ سی بیٹھی ہوئی تھی اس کے برابر میں ہی صلہ خاموشی سے بیٹھی تھی وہ ویسے بھی اب زیادہ نہیں بولتی تھی بس ضرورت کے مطابق بات چیت کرتی،ان کے عین سامنے صوفے پر اظہر انکل اور ان کی بیگم بیٹھی تھیں۔

"روشنی تم ہمارے گھر کی بچی ہو،تم جانتی ہو ہم زیادہ وقت تم سے ناراض نہیں رہ سکتے اس لئے جو ہوا سو ہوا مگر آئندہ خیال رکھنا،تم شادی کی تیاریاں شروع کردو،ہم کل ہی بارات لے کر آئیں گے" کچھ وقت تک ماحول میں خاموشی چھائی رہی،پھر اظہر کی آواز سے ماحول میں پھیلا سکوت ٹوٹا،اظہر انکل نے فیصلہ سنایا تو روشنی کا چہرہ ایکدم ہی کھل گیا۔صلہ بھی خوشی سے روشنی کو دیکھنے لگی۔روشنی کو ان سے ہرگز اس بات کی توقع نہیں تھی،اسے تو لگا تھا اظہر انکل اس کو خوب ڈانٹیں گے،ابھی اس کی خوشی کو دو منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ باہر کی جانب سے آتی آواز سے وہ چونک گئی۔

"میں شادی نہیں کر سکتا بابا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا، دروازے کی جانب سے آتی آواز پر روشنی کا دل مانو اچھل کر حلق میں آگیا۔ کمرے میں موجود تمام نفوس جھٹکا کھا کے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ روشنی حیرت و تعجب سے سامنے کھڑے نہال کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ ایکدم سپاٹ تھا۔

"کیا مطلب؟"

روشنی نے ڈرتے دل سے پوچھا تھا۔ دل میں کہیں بہت دور ایک خوف سا پیدا ہوا، ایک خیال نے بہت تیزی سے اس کے دل کو مزید گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا۔ کہیں دور احساس ندامت تھا جو اس نے باران کے ساتھ کیا تھا وہ ہر گز درست نہیں تھا کہیں دور ہی دل میں مکافات عمل کی آہٹ سنائی دی۔ کیا اس کو باران کی ہائے لگی تھا یا بد دعا، اس کے پیر ایکدم بے جان ہو گئے، وہ نڈھال ہو کے صوفے پر بیٹھ گئی، صلہ بھی یہ ساری صورت حال سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"روشنی میں فلحال شادی نہیں کر سکتا مجھے تھوڑا وقت دو" نہال کے چہرے کے تاثرات نرم پڑے تھے مگر اس نرمی ایک الگ سی چیز تھی جس نے نہال کو روشنی کے لئے اجنبی بنا دیا تھا

"یہ کیا بکواس ہے نہال اب تمہیں کس چیز کے لئے وقت چاہیئے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال کی بات سن کر اظہر بھی طیش سے آگے بڑھے اور سختی سے مستفسر ہوئے، یہ سارا تماشا ان کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا، یہ دونوں کیا ڈرامے کر رہے تھے وہ سمجھنے سے قاصر تھے، پہلے روشنی شادی کے لئے راضی نہیں تھی اب جب وہ راضی ہو گئی تھی تو نہال کو نا جانے کون سا دورہ پڑ گیا تھا۔

"بابا مجھے وقت چاہئیے تو چاہئیے، اتنے عرصے سے اس کو وقت چاہئیے تھا اب مجھے چاہئیے، مجھے جب شادی کرنی ہو گی میں کر لوں گا مجھے کوئی پریشان نہ کرے اور اب میرے سامنے کوئی شادی کی بات بھی نہ کرے"

پیدائش سے لے کر اب تک یہ پہلی بار تھا جب نہال نے بلند آواز میں اظہر سے بات کی تھی، اظہر اس کی شکل دیکھتے رہ گئے جب کہ نہال درشتگی سے چلتا ہوا کمرے سے واک آؤٹ کر گیا، صوفے پر بیٹھی روشنی نے بڑی مشکل سے آنسو کا گولا حلق میں اتارا تھا، اظہر بے ساختہ ہی سب سے نظریں چرا گئے ،نہال کے تاثرات انہیں ٹھیک نہیں لگے تھے، انہیں کیا وہاں موجود ہر شخص سمجھ گیا تھا کہ نہال کیا بول کے گیا ہے، صاف الفاظ میں نہ صحیح مگر اپنے تاثرات سے وہ بتا گیا تھا کہ وہ اب روشنی سے ہرگز شادی کرنے والا نہیں ہے تو کیا باران خان اور روشنی محیب بلوچ ایک ہونے والے تھے یا پھر سب نے اپنے


Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے سفر تنہا کاٹنے تھے یہ تو اب آنے والے وقت نے ہی ثابت کرنا تھا اور یقیناً آنے والا وقت ان سب لوگوں کے لئے کافی کٹھن ہونے والا تھا۔

@@@@@

"نہال بھائی کو نا جانے اچانک سے کیا ہو گیا؟ شادی سے انکار کر دیا، کہہ رہے ہیں جب مجھے کرنی ہو گی میں کرلوں گا شادی"

صلہ بے چینی سے کمرے کے چکر کاٹتی بی جان کو فون پر بتا رہی تھی، روشنی اور فزا جاب پر تھیں جب کہ صلہ نے آج اسکول سے آف کر لیا تھا۔

"دیکھو صلہ بچے، روشنی میری نواسی ہے اور باران میرا پوتا، دونوں سے ہی میرا قریبی رشتہ ہے، یہ مت سمجھنا کہ میں کسی ایک کی حمایت لے رہی ہوں مگر جو روشنی نے باران کے ساتھ کیا وہی اس کے آگے آرہا ہے، قدرت یہ نہیں دیکھتی کہ آپ نے کس کیفیت میں ایسا کیا لیکن اگر آپ کے عمل سے سامنے والے کا دل دکھا یا اس کی زندگی برباد ہو گئی تو اس کا جواب قدرت آپ سے لازمی لے گی، میں نے آج تک باران کو ایسا نہیں دیکھا جیسا وہ اب ہو گیا ہے، سارا دن کمرے میں پڑا رہتا ہے، آفس نہیں جاتا ، روشنی نے بڑی بے حسی سے اس کے دل پر پیر رکھ کر اس کی دھڑکنوں کو کچل دیا اور اس کے ساتھ ہی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے باران کی خوشیوں کا بھی گلا گھونٹ دیا ہے، میں دعا کروں گی اللہ روشنی کے حق میں بہتر کرے"

بی جان فون پر بولی جا رہی تھیں مگر صلہ ان کی باتوں سے کہیں کھو گئی تھی شاید دل میں دبی ہوئی محبت نے اس کے نام پر چھپکے سے سر اٹھایا تھا۔

@@@@@

وقت کبھی کبھی آپ کو اپنا وہ روپ بھی دکھاتا ہے جو آپ نے تصور بھی نہیں کیا ہوتا، روپ تو وقت اپنا دکھاتا ہے لیکن وقت کے روپ سے زیادہ آپ کو لوگوں کے وہ روپ تکلیف دیتے ہیں جو پہلی بار آپ کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ روشنی نے کئیں سالوں کے تعلقات کے بعد باران کو اپنا روپ دکھایا تھا تو دوسری طرف اس انسان کو روپ بھی دیکھنے لگی تھی جس کے ساتھ وہ بچپن سے تھی، اسے لگتا تھا وہ نہال کو اتنا جانتی ہے جتنا نہال خود کو بھی نہیں جانتا مگر یہ روشنی کی بھول تھی وہ نہال کو ابھی جانتی کہاں تھی۔ جو ٹھوکر اس نے باران کے دل پر ماری تھی وہ ٹھوکر اب پلٹ کر اس کی جانب آ رہی تھی۔ جو نہال اس سے بات کئے بغیر نہیں رہتا تھا آج عرصہ ہو گیا تھا اس نے پلٹ کر روشنی کو نہیں دیکھا تھا۔ باران اور نہال کی چاہتوں کے سائے میں کھلی رہنے والی روشنی اب مرجھانے لگی تھی، زندگی نے ایکدم اس پر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنا بوجھ ڈال دیا تھا، وہ نہال سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر نہال اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا، وہ بے بس سی ہو کے رہ گئی تھی اور کیوں نہ ہوتی اس نے محبت کی بد دعا جو لے لی تھی۔

@@@@@

سرخ رنگ کے خوبصورت جوڑے میں ملبوس ربیکا نہال کے ہمراہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی تو حیران رہ گئی، اپارٹمنٹ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ ربیکا کو یقین نہیں آیا کہ نہال نے اس کے لئے ایسا کیا ہے۔ ربیکا کی حیرت سے پھیلی آنکھیں دیکھ نہال نے ربیکا کا ہاتھ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا۔ ربیکا جھٹکے سے اس کے سینے سے آ لگی، یہ اس کے لئے دوسرا حیرت کا جھٹکا تھا۔ نہال کا انداز کافی رومانوی تھا ، اس سے چڑنے والا نہال ایکدم کیسے اس پر فدا ہو گیا تھا۔

"یہ سب کس نے کیا؟"

ربیکا سجے ہوئے اپارٹمنٹ کو دیکھ حیرت سے پوچھنے لگی۔

"میں نے"

نہال نے دھیرے سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"لیکن کیوں؟ اس سب کی کیا ضرورت تھی"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکا کو کچھ اندیشہ ہوا۔

"میں نے سوچا شادی کر رہا ہوں تو ٹھیک سے ہی کر لیتا ہوں"

نہال نے ادا سے کہا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے بیڈ روم میں لے گیا۔

@@@@@

چھٹیوں میں وہ اور مومنہ پاکستان آ گئے تھے، جرمنی سے وہ صلہ کے لئے بیگ بھر کر سامان لایا تھا، حویلی آتے ہی وہ سب سے ملا مگر صلہ کو وہاں موجود نہ دیکھ پریشان ہو گیا۔

"بی جان صلہ کہاں ہے؟"

وہ متفکر ہو کے پوچھنے لگا۔

"اپنی منہ بولی بہن اور ہونے والی سوتن کے ساتھ کراچی چلی گئی ہے"

عالیہ کی زبان کو نسار کنے والی تھی، حیدر پر اس کے جملے بجلی کی طرح گرے

"کیا مطلب چچی؟"

حیدر تشویش سے پوچھنے لگا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ارے لڑکے تمہیں تو پتا ہی نہیں ہے صلہ تمہاری بھابھی بن گئی ہے مگر تمہارے بھائی کے ظلم نہیں سہہ پا رہی تھی اس لئے چھوڑ کر چلی گئی حویلی"

عالیہ نے مزید آگ لگائی تھی، بی جان گردن جھکائے بیٹھی تھیں، اس وقت سے تو وہ ڈرتی تھیں اب کیا جواب دیتیں وہ حیدر کو کہ وہ اس کی امانت کو کسی اور کے حوالے کر چکی ہیں حالانکہ وہ جاتے وقت بی جان کو بول کے گیا تھا کہ صلہ اس کی امانت ہے وہ اسے بہت چاہتا ہے اس لئے اس کا بہت خیال رکھیں مگر اب یہ سب باتیں اس کے سر سے گزر رہی تھیں

"بی جان یہ چچی کیا بول رہی ہیں"

حیدر ان کی باتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے ایکدم ہی چیخا تھا، اس کے چیخنے کی آواز سن کر باران بھی اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے حیدر"

بی جان نے گردن جھکائے شرمندگی سے کہا اور جب ہی حیدر کو لگا کسی نے اس کے جسم سے روح کھینچ کر نکال لی ہو۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ ایسا کیسے کرسکتی ہیں؟آپ جانتی ہیں میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں،آپ نے اس معصوم کے ساتھ یہ کیا کردیا،وہ بھائی سے کتنا ڈرتی تھی کیسے رہی ہوگی ان کے ساتھ"

حیدر اپنے ہوش وہواس کھوتا پوری طاقت سے چیخ اٹھا تھا۔

"حیدر زبان سنبھال کر،وہ میرے نکاح میں ہے اور میں یہ برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی میری بیوی کے لئے ایسا بولے"

زندگی سے تھکاہارا باران اپنا بے جان وجود لئے اس کے سامنے کھڑا ہوکے سختی سے کہہ رہا تھا۔

"تم اپنا منہ رکھو ورنہ بھول جائو گا تمہارا میرا رشتہ کیا ہے،تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوگا مجھے اندازہ ہے،تم انسان نہیں حیوان ہو، تمہیں شرم نہیں آئی اپنے بھائی کی محبت پر نظر رکھتے ہوئے"

حیدر اتنا جنون میں تھا اس نے نہ آئو دیکھا نہ تائو آگے بڑھ کر باران کو زور سے دھکا دیا،باران پیچھے کی جانب ڈھلکا مگر آگے بڑھ کر اسے کچھ نہ کہا،اس کے جذبات وہ سمجھ سکتا تھا۔

"حیدر کس طرح بات کررہے ہو اپنے بڑے بھائی سے"

بی جان حیدر کی اس حرکت پر چونک کر بولیں۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ایسے ہی بات کروں گا ان سے یہ اسی لائق ہیں، ان کو بولیں دفع ہو جائیں میری نظروں سے ورنہ آج آپ اپنا ایک پوتا کھو دیں گی، میری بچپن کی محبت میری دھڑکن چھین لی انہوں نے"

آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو لئے حیدر حلق کے بل چلا رہا تھا، اس کی جرات پر سب حیران تھے کوئی بھی باران سے ایسے بات نہیں کر سکتا تھا اور اس سے بھی زیادہ سب باران پر حیران ہو رہے تھے وہ گردن جھکائے اس کی بات سن رہا تھا کوئی اور وقت ہوتا تو وہ حیدر کو ابھی تک زمین میں گاڑھ چکا ہوتا۔

"ان کو بولیں بی جان ابھی کہ ابھی صلہ کو طلاق دیں ورنہ میں اس حویلی میں آگ لگا دوں گا"

حیدر نے آگے بڑھ کر باران کا گریبان تھام لیا تھا، باران سے اب اس کی باتیں برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا، باران نے جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا اور حیدر کے منہ پر ایک مکا جڑ دیا، دونوں بھائیوں کی تکرار دیکھ بی جان دل پر ہاتھ رکھ کر نیچے کی جانب گر گئی تھیں، حویلی میں ایکدم افراتفری مچ گئی تھی، حیدر چونک کر بی جان کی طرف بڑھا جب کہ باران نا محسوس سے انداز میں حویلی سے باہر نکل گیا

@@@@@

حیدر اور باران کی لڑائی دیکھ بی جان کو صدمے کے باعث ہارٹ اٹیک آ گیا تھا، انہیں ہوسپٹل منتقل کر دیا گیا تھا، چند دن تک وہ ہوسپٹل میں رہیں پھر حویلی میں آ کے انہوں نے صلہ سے ملنے کی خواہش ظاہر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کردی، بی جان کی طبیعت کے باعث حیدر اور باران دونوں ہی خاموش تھے لیکن سب جانتے تھے آگر صلہ اور روشنی حویلی آئیں تو یہ قفل ٹوٹ جائے گا، بی جان کی خواہش کا احترام کرنا بھی لازمی تھا اس لئے صلہ اور روشنی کو خبر کردی گئی تھی جس کے بعد وہ دونوں فوراً حیدر آباد کے لئے نکل گئیں۔ رات میں صلہ اور روشنی حویلی آئیں تو سب خاموش تھے، کوئی کچھ نہ بولا، وہ دونوں بی جان کے پاس چلی گئیں، ان کے ساتھ چند گھنٹے گزارنے کے بعد وہ دونوں واپس جانے کی غرض سے بی جان کے کمرے سے نکلیں تو ہال کمرے میں ایک عدالت لگی پائی۔

"لڑکی تم کس حق سے صلہ کو اپنے ساتھ کراچی لے کر جا رہی ہو؟ آخر ہو کون تم اس کی؟"

سبین اکڑ کر بڑے تجسس سے روشنی کے سامنے کھڑی استفسار کرنے لگی، کمرے سے نکلتے باران نے اپنی ماں کی آواز سنی تو سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا جب کہ حیدر وہی ہال میں صوفے پر بیٹھا تھا غالباً اس نے ہی سبین کو یہ سب بولنے کا کہا تھا کیونکہ صلہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے سب کو مکمل نظر انداز کر دیا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے روشنی انہیں سچ بتا دو، تمہارے ماں باپ نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا انہوں نے شادی کی تھی، تم دونوں کو اپنا آپ چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں، دنیا کو کھل کر بتا دو کہ تم کون ہو، میں یہاں کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کون تم لوگوں کا کچھ بگاڑتا ہے"

روشنی کچھ بولتی اس سے پہلے ہی اسے سیڑھیوں سے باران خان اترتا دکھائی دیا جو سنجیدگی سے اپنے ماں باپ اور گھر والوں کو دیکھ رہا تھا ساتھ ہی وہ لاپرواہی سے اپنی سلیو بھی فولڈ کر رہا تھا۔

"کیا مطلب؟"

اس کی بات سن کر ہاشم نے آنکھیں وا کئے اسے دیکھا اور پھر سخت لہجے میں بولے۔

"آپ کی بہن صباء کی بیٹیاں ہیں یہ دونوں، اتنے سالوں سے بی جان نے صلہ کی اصلیت چھپا کے رکھی صرف آپ لوگوں کی وجہ سے کیونکہ آپ لوگ انہیں نقصان پہنچاتے مگر اب صلہ اس گھر کی بیٹی کے ساتھ بہو بھی ہے لہذا اپنے غلیظ ارادوں سے آپ سب باز رہئیے گا"

باران نے بڑی نرمی سے ان لوگوں کے سر پر بم پھوڑ دیا تھا البتہ اس کا لہجہ بہت ٹھنڈا تھا ہر احساس سے عاری سرد لہجہ جس نے وہاں کھڑے لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیا، ساتھ ہی اس نے جان بوجھ کر حیدر کو جتایا تھا جس کا چہرہ اپنے بھائی کی بات سن کر ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ کیا فضول مذاق ہے باران ایسا نہیں ہو سکتا"

ہاشم طیش میں آتے درشتگی سے بولے جیسے ان کے سامنے کتنی غیر مناسب بات کی گئی ہو۔

"کیوں نہیں ہو سکتا؟ آپ سے پوچھ کے ہوتا؟ نکاح کیا تھا انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا اور تم دونوں کو ہر گز اپنا آپ چھپانے کی ضرورت نہیں تم محیب بلوچ کی بیٹی ہو کھل کر دنیا کو بتاؤ"

باران نے اس بار درشتگی سے اپنی آستینیں کہنیوں تک چڑھائیں اور تڑخ کر جواب دیا، اس بار اس کے لہجے میں سخت غصے کا عنصر نمایاں ہوا تھا، باران کے سامنے روشنی سر جھکا گئی تھی جب کہ صلہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھ رہی تھی جو اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی ان لوگوں کی حمایت میں بول رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آتا تھا یہ انسان ہے کیا؟ کب اتنا سخت جیسے پتھر ہو کبھی اتنا نرمی جیسے اس سے اچھا کوئی نہ ہو۔ باران کی بات نے وہاں کھڑے تمام نفوس کے منہ میں چپ کی گولی رکھ دی تھی، سب ہی حیران پریشان تھے اور کیوں نہ ہوتے یہ انکشاف ہی ایسا تھا ان پر پہاڑ کی طرح ٹوٹ کر گر گیا۔ باران نے چاروں جانب نظریں دوڑائیں سب ہی کے چہرے الجھن میں مبتلا تھے، ماحول میں گہری خاموشی تھی بس سامنے دیوار پر لگی بڑی سی گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ سب کو خاموش دیکھ باران نے اپنی اگلی بات جاری کی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں ابھی بی جان سے مل کر آرہاہوں وہ چاہتی ہیں کہ تم دونوں کچھ دن یہاں ٹھہر و باقی اس حویلی میں تم لوگوں کا بھی اتناہی حصہ ہے جتنادوسرے لوگوں کا ہے میں نے فیصلہ کرلیاہے میں پھپھو کی جائیداد تم دونوں کے نام کردوں گااور اس میں بی جان بھی راضی ہیں"

وہ بڑے آرام سے کھڑاان لوگوں کے سر پر ایک کے بعد ایک بم پھوڑرہا تھا۔اس کی یہ بات سن سب کے چہرے پر ناگواریت تو چھائی مگر کوئی کچھ نہ بولااور کیسے بولتے باران خان آج اپنی پر آیا ہوا تھا،آج اتنے دنوں بعد سب نے پرانے باران کو دیکھا تھا۔

"تم ان لڑکیوں کے حق میں بول رہے ہو؟ایک نے تمہیں دھوکا دے کر تمہیں برباد کردیااور دوسری تمہیں استعمال کرکے اپنی بہن کے ساتھ دفع ہوگئی"

کچھ پلوں بعد سبین نے بیٹے کے سامنے احتجاج بلند کرنے کی ہمت یکجا کی وہ، نفرت سے بولی تھیں۔ان کی بات سن روشنی ایکدم ہی چونک گئی،پتانہیں کیوں یہ بات اس کو درد میں مبتلا کر دی تھی۔ سبین کی بات سن کر باران کے چہرے پر درد بھرے تاثرات ظاہر ہوئے اگلے پل وہ مہارت سے اپنے دکھ چھپاتا ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ماما جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے اب یہ بات ختم کر دیں آپ، یہ دونوں یہاں رہیں گی ان کی مہمان نوازی کریں، ان کو کوئی تکلیف ہر گز نہیں پہنچنی چاہیئے"

وہ اب مزید یہاں رکنا نہیں چاہتا تھا، یہاں رکنا اس کے لئے محال ہو گیا تھا، وہ جہاں سے چلا تھا نکلنے کے لئے اس کی ماں کے ایک جملے نے اسے دوبارہ وہیں لے جاکے کھڑا کر دیا، ماضی پھر سے اس کے دماغ کے پردوں پر لہرا گیا، سامنے کھڑی روشنی اور اس سے جڑی یادیں سب ہی اس کے دل پر بوجھ پیدا کر گئیں ، وہ سخت لہجے میں بولتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا جب کہ صلہ اور روشنی بی جان کے کہنے پر رکنے کا ارارہ کئے گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئیں

"آپ کی بہن کی بیٹیاں بھی بالکل آپ کی بہن جیسی نکلیں، دونوں نے ہی ہمارے بیٹوں پر ہاتھ مارا ہے ، بغیرت عورت کی بغیرت بیٹیاں"

سبین ہاشم کے پاس آکے زہر خندہ لہجے میں بولی تھیں جب ان کے منہ سے نکلتا زہر دیکھ ہاشم کا ہاتھ ان کے گال پر چھاپ چھوڑ گیا۔

"خبردار میری مرحوم بہن کے لئے ایک لفظ بھی بولا، پچیس سال سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے اب تو اس کی جان چھوڑ دو، بھول جائو سب"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاشم نم لہجے میں کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے کیونکہ روشنی اور صلہ کو دیکھ آج انہیں اپنی چھوٹی بہن شدت سے یاد آئی تھی۔

@@@@@

"بی جان آپ نے ہمیں رکنے کا کہا ہے؟"

گیسٹ روم میں اپنا سامان رکھنے کے بعد وہ دونوں بی جان کے کمرے میں چلی آئیں، بی جان کے علاوہ کسی سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھیں وہ اس لئے بی جان کے پاس آنا ہی مناسب سمجھا۔

"پتا نہیں میری کتنی زندگی بچی ہے اس لئے میں تم لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں" بی جان نے ٹوٹے ہوئے نم لہجے میں بولا تو صلہ ان کی بات پر منہ بسورتی ان کے سرہانے بیٹھ گئی، ان کا جھریوں زدہ کمزور ہاتھ اس نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا جب کہ روشنی وہی ان کے پیروں کے پاس بیٹھ گئی۔

"بی جان آپ ایسا نہ بولیں، آپ کو میں نے کتنی بار سمجھایا ہے نہ ایسا نہ بولیں کریں، آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا"

صلہ نے بھیگے لہجے میں کہتے دوسرا ہاتھ بی جان کے سر پر پھیرا، بی جان کے مہندی سے رنگے بال اس نے ان کے بالوں پر پیار کیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم اب بڑی ہوگئی ہے اور اب تمہارے پاس روشنی بھی ہے ویسے بھی اب تم مجھ سے دور رہتی ہے میرے مرنے سے تمہیں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا"

بی جان خفگی سے بولیں شاید وہ صلہ کے کراچی جانے کی وجہ سے افسردہ تھیں، یہ ان کے لئے آسان نہ تھا جس بچی کو اپنے ہاتھوں سے پال پوس کر بڑا کیا اسے خود سے دور بھیجنا ہر گز آسان نہیں تھا، انہوں نے صلہ کو ہمیشہ صباء سمجھ کر پالا تھا، صلہ نے کبھی ان کو صباء کی کمی محسوس نہ ہونے دی، انہوں نے ایک بیٹی کھوئی تھی تو قدرت نے انہیں دوسری بیٹی بھی تو دے دی تھی۔ صلہ تو ان کے جگر کا ٹکڑا تھی، ان کی شدید خواہش تھی کہ صلہ ان کی اس حویلی میں بہو کی حیثیت سے رہے۔

"بی جان روشنی آپی میری بہن ہیں لیکن آپ میری ماں میرا باپ میرا سب کچھ ہیں اور میں صرف آپ کی نظروں سے دور گئی تھی دل سے نہیں لیکن اب میں آپ کی نظروں سے بھی دور نہیں جاؤں گی میں آپ کے ساتھ اس حویلی میں رہوں گی بس آپ نے آئندہ کے بعد یہ فضول باتیں نہیں کرنی"

صلہ بچوں کی طرح منہ بنا کے بی جان سے مخاطب ہوئی، اس کی بات سن کر بی جان دھیرے سے ہنس دی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم وہاں سکون سے رہ رہی ہو میرے لئے بہت ہے،اس حویلی کے لوگ تمہیں سکون سے نہیں رہنے دیں گے آج تک تم پر ویسے بھی بہت ظلم کر چکے ہیں یہ لوگ"

بی جان نے تاسف سے کہا تھا جب ہی کمرے کا دروازہ بجا،ان تینوں نے بے ساختہ دروازے کی جانب دیکھا جہاں حیدر کھڑا تھا۔

"صلہ مجھے تم سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے"

حیدر نے اذیت سے آنکھیں مینچتے صلہ کو مخاطب کیا،حیدر کی بات سن کر صلہ نے تعجب سے بی جان کی طرف دیکھا،بی جان نے اثبات میں سر ہلایا تو صلہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گئی،حیدر اور وہ ٹیرس کی جانب بڑھ گئے تھے،کمرے سے نکلتے باران نے ان دونوں کو ساتھ اوپر جاتے دیکھا تو تعجب سے ان کے پیچھے چل دیا۔

صلہ اور حیدر ٹیرس پر آ کے کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے،باران سیڑھیوں تک رک گیا وہاں سے وہ دونوں صاف نظر آرہے تھے۔

"تم نے بھائی سے شادی کے لئے ہامی کیوں بھری؟"

وہ شکوہ کن نظروں سے صلہ کو دیکھ استفسار کرنے لگا،صلہ نے اسکی بات سن کر جھکا سر اٹھایا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بی جان نے کہا تھا"

اس نے دھیمے لہجے میں مختصر سا جواب دیا، حیدر حیرانگی سے اسے دیکھتا رہ گیا یہ وہی صلہ تھی جسے وہ یہاں چھوڑ کر گیا تھا، وہ ہنستی کھیلتی شوخ چنچل سی لڑکی یہ ہر گز نہیں تھی یہ تو کوئی س سنجیدہ اور کم گو سی بجھی ہوئی لڑکی تھی جس کے چہرے پر سوائے سنجیدگی کے کوئی عنصر نہیں تھا۔

"بی جان نے کہا اور تم نے کر لیا؟ زندگی تمہاری تھی یا بی جان کی؟"

حیدر اس کا یہ رویہ دیکھ سختی سے بولا، سیڑھیوں پر کھڑے باران نے اسے صلہ کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرتا دیکھ بھنوئیں اٹھائی تھیں۔

"یہ زندگی مجھے بی جان نے دی ہے اس لئے انہی کی ہے، تم مجھ سے اتنے سوال کیوں کر رہے ہو کیا تم نے مجھ سے کوئی وعدہ کیا تھا یا میں نے تم سے کوئی وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں کر سکتی یا میں نے تم سے محبت کے دعوے کئے تھے چاند تارے توڑ کر لانے کے وعدے کئے تھے؟؟؟

وہ بھی تلملا کے دوبدو جواب دینے لگی، اسکی حاضر جوابی اور لہجے کا سخت پن دیکھ سامنے بیٹھے حیدر کے ساتھ دور کھڑا باران بھی کافی حیران ہوا یہ وہ لڑکی تھی جسے ٹھیک سے بولنا تک نہ آتا تھا آج اس کے لہجے میں اتنی پختگی تھی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صلہ تم جانتی تھی نہ میں تم سے محبت کرتا ہوں"

اب حیدر کا لہجہ ٹوٹنے لگا تھا،اس کے لہجہ کی لرزش دیکھ صلہ کی ہمت ہی نہ ہوئی تڑک کر جواب دینے کی۔

"دیکھو حیدر میں سب جانتی ہوں مگر ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا اسے بدلا نہیں جاسکتا،تم اپنے دل کو سمجھالو اور مجھے بھول جاؤ پلیز آئندہ کے بعد مجھ سے اس بارے میں بات نہ کرنا،میں خان کے نکاح میں ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ میں کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع دوں یہاں ویسے بھی سب کی سی سی ٹی وی کیمرے جیسی نظریں مجھ پر لگی ہوئی ہیں"

وہ اس کو دوٹوک جواب دیتی کرسی سے اٹھ گئی،اس کا جواب سن کر باران زیر لب مسکراتا ہوا نیچے کی طرف بڑھ گیا،اس کو مانو زندگی جینے کی امید مل گئی تھی،صلہ اس سے رشتہ رکھنا چاہتی تھی تب ہی تو اس نے حیدر کو صاف جواب دے دیا ورنہ صلہ کے پاس طلاق کا حق موجود تھا۔آج نہیں تو کل صلہ اس کی زندگی میں واپس آجائے گی یہی سوچ کر وہ دل کو تسلی دیتا پر سکون ہو گیا تھا۔

READERS CHOICE

@@@@@

"جانو؟؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ محبت بھرے لہجے میں کہتی اس کے برابر میں آ کے بیٹھی اور اس کے گلے میں دونوں ہاتھ ڈال دیئے ،نہال نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"جی میری جان من"

نہال بھی محبت سے اسے خود کے قریب کرتا اس کے چہرے پر پھیلی زلفیں سمیٹنے لگا۔ربیکا کو لگا زندگی جیسے جنت بن گئی ہو،نہال کی صورت اسے سب کچھ مل گیا تھا،وہ بہت خوش تھی اتنا ہینڈ سم اور وجیہہ نوجوان اس کا شوہر تھا۔

"کب سے کام کر رہے ہو بس بھی کرو نہ کہیں ڈنر پر چلتے ہیں"

ربیکا لاڈ سے کہنے لگی،نہال نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ میں رکھا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے گرد سے ہٹا کے نرمی سے اپنے ہاتھ میں لئے۔

"دیکھو ربیکا میں نے تمہیں اس دن بھی سمجھایا تھا کہ جب تک میں اپنے گھر والوں کو تمہارے اور اپنے بارے میں آگاہ نہیں کر دیتا تب تک ہم دونوں کو باہر جانا اوائڈ کرنا پڑے گا،میں نہیں چاہتا میرے گھر والے مجھ سے بدگمان ہوں یا ان کا اور میرا تعلق خراب ہو"

نہال بہت سنجیدگی سے اسے سمجھانے لگا،ربیکا نے منہ بسور لیا پھر اس سے مخاطب ہوئی۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تو تم بتادو نہ!!! بتا کیوں نہیں رہے ہمارے بارے میں، اب تو کافی عرصہ ہو گیا ہماری شادی کو"

ربیکا ادا سے کہتی اپنے بال کی لٹیں چہرے پر لا کے انہیں نہال کی نظروں میں لانے لگی تاکہ نہال اپنے ہاتھ سے اس کے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑس دے۔

"ربیکا میرے پیرنٹس کو روشنی بہت عزیز ہے، اتنا عرصہ روشنی اور میرا تعلق رہا ہے، وہ یہ صدمہ ہر گز برداشت نہیں کر پائیں گے، میرا اور ان کا رشتہ خطرے میں پڑ جائے گا شاید وہ کبھی میری صورت بھی نہ دیکھیں"

نہال نے اسے تفصیل سے ساری بات سمجھائی تو ربیکا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"نہال تم مجھے چھوڑ کر روشنی کے پاس تو نہیں چلے جاؤ گے؟"

ربیکا کو ایک ڈر ستا یا تھا، اس نے سنا تھا مرد کبھی اپنی پہلی محبت نہیں بھولتا، آگر کبھی نہال پھر سے روشنی کے پاس چلا گیا تو؟ یہی سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، روشنی میرے دل سے اتر چکی ہے، میں اس سے اپنے تمام تعلق ختم کر چکا ہوں، آئی ہیٹ دس گرل"

نہال نے تنفر سے جواب دیا تو ربیکا نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے سے سر ٹکا لیا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ویسے وہ تمہارے دل سے اتری کیوں؟"

وہ تشویش سے پوچھنے لگی، اس کا سر یونہی نہال کے کندھے سے ٹکا تھا جس کے باعث وہ اس کے تاثرات نہیں دیکھ سکی، کاش وہ نہال کے تاثرات دیکھ پاتی۔

"اس نے مجھے دھوکا دیا ہے"

نہال ایکدم ہی ناگواریت سے بولا تھا، ناگوار سا سخت لہجہ اس کی شخصیت پر بہت برا لگا تھا خاص طور پر اس لڑکی کے لئے جس سے کبھی اس نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی۔

"کیسا دھوکا؟"

ربیکا نے سر اچکا کے نہال کو دیکھا، اس کا چہرہ سرخ ٹماٹر ہو رہا تھا شاید ربیکا اس کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی یا روشنی اس کے ضبط کا امتحان لے چکی تھی۔ یہ سرخی کس چیز کی ربیکا یکسر ناواقف تھی۔

"اس نے باران سے دل لگی کی تھی، وہ محبت کرنے لگی تھی باران سے، باران اس سے دور ہوا تو وہ مجھ سے بھی بدل گئی، وہ میری نہیں تھی وہ ہمیشہ سے باران خان کی تھی، مجھ سے تو بس وقت گزاری تھی، وہ باران کے بارے میں سوچتی تھی تو مجھے لگتا تھا اپنے انتقام کے بارے میں سوچ رہی ہے مگر وقت کے ساتھ مجھ پر یہ انکشاف کھل گیا کہ باران سے انتقام لینا تو محض بہانہ تھا اصل میں تو باران اس کی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نفرت نہیں اس کا سب کچھ تھا، وہ میری کہانی میں ہر جگہ تھی مگر میں اس کی کہانی میں کہیں نہیں تھا اس کی کہانی کے ہر موڑ پر صرف و صرف خانزادہ تھا وہ باران خانزادہ، اسے لگتا تھا باران کے گھر والوں نے اس کے گھر والوں کو مارا ہے لیکن جب اسے پتا چلا کہ باران کے گھر والے بے قصور ہیں تو اس نے باران کے لئے تھوڑی سی نفرت اپنے دل سے نکال دی، پتا چلا ہے مجھے میڈم حیدر آباد گئی ہوئی ہیں، گئی ہو گی اپنے باران خان کے پاس اس کی محبت کی روشنی لوٹانے"

نہال زہر خندہ لہجے میں بولے جا رہا تھا ربیکا حیران رہ گئی اس کے دل میں روشنی کے لئے بہت ساز ہر تھا ، کیا ایک وقت پر اتنی محبت کرنے والے دوسرے وقت پر اتنی نفرت کر سکتے ہیں؟؟ کیا یہ ممکن تھا۔ نہال تو دل و جان سے مرتا تھا روشنی پر پھر ایکدم سے وہ کیسے اتنی نفرت بیٹھا اس خوبصورت آنکھوں والی لڑکی سے۔ جو بھی تھا لیکن نہال کے دل روشنی کے لئے موجود زہر دیکھ ربیکا کا دل مطمئن ہو گیا تھا، نہال صرف و صرف اس کا تھا لیکن وہ اس کی کسی نیکی کا صلہ تھا یا گناہ کی سزا یہ بات وہ بھی نہیں جانتی تھی

جاری ہے۔

اگلی قسط کی جھلک 😍

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے اتنا اچھا شوہر دلا دیا ہے میں نے تو اچھا ہی ہونا تھا"

کمرے کا ماحول تھوڑا ہلکا کرنے کے لئے اور اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لئے ربیکا نے بڑے دلفریب انداز میں آنکھیں چھوٹی کیئے مسکرائے اسے جواب شوخ سے جواب دیا، وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی، لئیر کٹ ہوئے بال کندھے پر گرے ہوئے تھے۔

"میں نے تمہیں شوہر نہیں دلایا بلکہ تم نے میری مدد کی ہے، اس نہال کو روشنی کی طرف سے ہٹا کے، تم نے میری مدد کر کے ایک اچھی اور سچی دوست ہونے کا فرض ادا کر دیا ہے ربیکا"

مقابل کی آنکھیں ایک بار پھر چمکی تھیں، لہجے میں اس بار کچھ لچک تھی مگر چہرہ وہی بے تاثر تھا۔۔۔!!!

"بیچارہ نہال، اسے لگتا ہے کہ مجھے اس سے محبت تھی وہ کہاں جانتا ہے کہ میں نے تمہاری محبت تمہیں دلانے کے لئے یہ سب کیا۔ جلدی سے روشنی سے شادی کر لو تا کہ میں نہال سے جان چھڑائوں"

ربیکا نے چہرے پر ناگواریت لائے نہال کا ذکر کیا، سامنے بیٹھا شخص اسے غور سے دیکھتا رہ گیا، ایسے جیسے کہہ رہا ہو کہ ربیکا تمہارے الفاظ تمہارے دل کے حال سے میل نہیں کھا رہے۔۔۔!!!

"بہت ناشکری ہو تم، گھر بس گیا ہے تو بسا لو"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ پہلی بار تھا جب اس کے چہرے پر کوئی تاثر آیا تھا وہ ہنسا تھا مگر یہ ہنسی نارمل نہیں تھی اس ہنسی میں طنز کا عنصر شامل تھا ربیکا نے اس کی بات سن کر زور سر جھٹکا۔

"گھر گیا بھاڑ میں، ڈیل کے مطابق تم نے مجھے پیسے دینے ہیں اور میں امریکہ چلی جائوں گی، اس لئے پلیز جلدی سے اپنا وعدہ پورا کرو" ربیکا نے ہاتھ آگے بڑھا کے اس سے کچھ طلب کیا تھا۔

"ایز یور وش"

اس نے کندھے اچکائے جھک کر دراز سے بلنک چیک نکالا اور ربیکا کے سامنے رکھ دیا۔ ربیکا نے وہ چیک اٹھا کے چوم لیا۔

صبح سویرے حویلی کے تمام مکین ڈائننگ ٹیبل پر اکھٹے بیٹھے تھے، روشنی اور صلہ کو بھی بلا لیا گیا تھا مگر ابھی تک وہ دونوں نہیں آئی تھیں۔ وہ لوگ جاگ تو رہی تھیں مگر حویلی والوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھیں آخر اتنا بڑا سچ جو کھلا تھا ان کا۔ وہ پریشان تھیں کہ نا جانے حویلی والے اب ان کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ یہ ڈر خاص طور پر اس لئے تھا کیونکہ باران حویلی میں نہیں تھا شاید وہ سویرے ہی کراچی کے لئے روانہ ہو گیا تھا، باران کی غیر موجودگی میں حویلی والے ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے بی جان تو بوڑھی اور بیمار تھیں وہ ان کے لئے بھلا کیا کر پا تیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی دنوں بعد آج حویلی میں رونق سی لگی تھی کیونکہ آج بی جان بھی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھیں، پہلے کے مقابلے میں بی جان اب کافی بہتری کی طرف تھیں، ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے سب باتیں کر رہے تھے بس باران ہی وہاں موجود نہ تھا، حیدر صلہ کی کل والی بات سے دلبرداشتہ ہوا سر جھکائے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا، اس کا دل تو کر رہا تھا کہ کسی کی شکل نہ دیکھے مگر وہ حویلی میں مزید بدمزدگی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا پھر بی جان کی طبیعت خراب ہونے کا ڈر اور ان کی جان جانے کا خطرہ بھی تھا۔

"اسلام و علیکم گڈ مارننگ"

کچھ وقت سرکنے کے بعد روشنی اور صلہ ہمت مجتمع کئے آخر کار نیچے اتر ہی آئیں، روشنی کی تروتازہ آواز سب کی سماعت سے ٹکرائی تو سب ان کی جانب متوجہ ہو گئے، روشنی اور صلہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف چلتی آرہی تھیں، صلہ گھبرائی ہوئی تھی مگر روشنی پراعتمادی سے چل رہی تھی، روشنی کا اعتماد اس کی شخصیت کو مزید نکھار دیتا تھا جب کہ صلہ کو روشنی کی طرح پراعتماد بننے میں کچھ وقت درکار تھا۔

"وعلیکم السلام آئو بیٹا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ان دونوں کو آتا دیکھ ہاشم خان نے بہت پر جوشی سے ان کے سلام کا جواب دیا، سب حیران رہ گئے، ہاشم کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ روشنی اور صلہ بھی بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہو گئیں بھلا آج سے پہلے ہاشم نے ان سے اتنا اچھا رویہ رکھا ہی کب تھا۔

"سبین تم زرا اٹھ کر اس کرسی پر چلے جائو یہاں ہماری بیٹیاں بیٹھیں گی"

،اگلے پل سب کو ایک بار پھر زبردست جھٹکا لگا تھا، ہاشم کے انداز پر تو سبین کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، کبھی وہ دن رات اپنے شوہر کو صباء کے خلاف بھڑکاتی رہتی تھیں اور آج ان کا شوہر صباء کی بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آرہا تھا، حیرت زدہ سبین کو ہاشم نے مخاطب کیا تو وہ سٹپٹا کے کرسی پر سے اٹھ گئیں، روشنی تھوڑا ہچکچا کے ان کی جگہ پر آکے بیٹھ گئی اور اس کے برابر میں ہی صلہ بیٹھ گئی تھی، بی جان یہ منظر دیکھ دھیمے سے مسکرائی تھیں چلو کسی نے تو ان بچیوں کو اپنایا تھا، بی جان کو امید تھی کہ ایک دن سب ان کو قبول کرلیں گے۔

صلہ کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہی حیدر نے پل بھر کے لئے نظر اٹھا کے درد بھری نگاہوں سے صلہ کا چہرہ دیکھا تھا، صلہ ابھی اس کی بھابھی تھی یہ دکھ اس کے لئے ہرگز چھوٹا نہیں تھا، اس نے نم ہوتی آنکھیں ایکدم سے جھکا لیں، محبت پر صبر کرنا واقعی بہت مشکل ہوتا ہے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سبین کچن میں جائو اور ملازموں سے کہو کہ ناشتے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں رہنی چاہیئے، ہمارے بیٹیوں کی خاص مہمان نوازی کی جائے، ان کی پسند کے سارے پکوان پکائے جائیں"

ہاشم نے ایک بار پھر منہ بسورے بیٹھی سبین کو مخاطب کیا تھا، ہاشم کی بات سن کر وہ جھٹ سے اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئیں کیونکہ جانتی تھیں آگر انہوں نے کوئی احتجاج بلند کیا تو شوہر سے جھاڑ پڑ جانی ہے، کئیں سالوں بعد ہی صحیح لیکن ہاشم کے دل میں اپنی بھانجیوں کے لئے محبت جاگ ہی گئی تھی۔ ملازم جلدی جلدی سے ٹیبل لوازمات سے سجا رہے تھے، کچھ پلوں کے لئے ماحول میں بالکل خاموشی چھا گئی پھر اگلے پل ہاشم نے روشنی کو مخاطب کیا۔

"روشنی تم بالکل میری بہن صباء جیسی دکھتی ہو اور اس کی معصومیت بالکل صلہ جیسی تھی، تم دونوں کو دیکھ اس کی بہت شدت سے یاد آرہی ہے، وہ میری بہت لاڈلی بہن تھی کاش وہ اس دن اتنا بڑا قدم نہیں اٹھاتی"

صباء کو یاد کرتے ہاشم کی مسکراتی آنکھیں ایکدم سے نم ہو گئی تھیں۔ ان کی بات سن کر صلہ اور روشنی دونوں نے ہی اپنی ماں کو یاد کرتے سر جھکا لیا تھا

@@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سورج نے آسمان پر اپنی روشنی چاروں طرف پھیلا دی تھی،خان حویلی میں آج کا دن بڑا خوشگوار سا تھا ،دوسرے دنوں سے مختلف، پچھلے وقت سے بالکل کٹا ہوا،پر سکون پر کیف سا کھلکھلاتا ہوا دن۔۔۔!!!

برسوں پہلے اس خان حویلی میں صباء کی کھلکھلاہٹ گونجتی تھی،صباء کے جانے کے بعد اس حویلی کی دیواریں ویران ہو گئیں تھیں۔آج کئی برسوں بعد اس حویلی میں ایک نہیں بلکہ دو لڑکیوں کی کھلکھلاہٹ گونج رہی تھی اور کیوں نہ گونجتی صباء کی بیٹیاں تھیں ہی اتنی پیاری،ان کی چہکتی آوازیں در و دیوار بھی بہت غور سے سن رہے تھے۔صباء کی یاد ہر جگہ تازہ ہو گئی تھی۔۔۔!!!

خان حویلی میں آج سب کے ساتھ مل بیٹھ کر صلہ کو احساس ہی نہیں ہوا کہ یہ وہی حویلی ہے جس کے مکین کبھی اس پر ظلم ڈھاتے تھے،اس کی جان لینے کے درپر رہتے تھے،اسے ہر طرح سے پریشان کر کے طنز کا نشانہ بناتے تھے۔۔۔!!!

ہاشم اور رحیم کا سلوک ان لوگوں کے ساتھ بہت اچھا تھا،شوہروں کا بدلاؤں دیکھ دونوں بیویاں سبین اور عالیہ بھی اپنے رنگ بدل چکی تھیں کیونکہ شوہر کے آگے وہ بالکل پر مارنے کی ہمت نہیں کرتی تھیں۔بی جان بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھی تھیں،سب بہت اچھا تھا بس وہ دونوں ہی غیر حاضر


Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھے، باران حویلی میں نہیں تھااور حیدر اپنے کمرے میں افسردگی سے بیٹھا تھاخوش تو وہ دونوں بھی نہیں تھیں، روشنی نہال کی وجہ سے غمزدہ تھی اور صلہ ناجانے اس کو کس کادکھ ستا رہا تھاحیدر کا یا باران کا، وہ باران کی حالت دیکھ افسردہ تھی یا حیدر کی یہ تو بس وہ خود ہی جانتی تھی۔۔۔۔!!!

وہ سب دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ہال کمرے میں صوفوں پر بیٹھے تھے، بی جان اور ہاشم ان دونوں کو صباء کے بچپن کے قصے سنا رہے تھے، یہ منظر بہت دلکش تھا اپنوں کی محبت میں ڈوبا ہوا سہانا سا دلفریب منظر جس کے بغیر ان دونوں نے ایک عمر گزار دی تھی لیکن قدرت نے دیر سے ہی سہی اپنوں کی محبت ان کی جھولی میں ڈال دی تھی۔

@@@@@

نیلی شام اپنے مقررہ وقت پر تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی، روشنی لان میں چہل قدمی کر رہی تھی جب ہی ملازم ہاتھ میں سرخ گلابوں کا بوکٹ اٹھائے اس کی جانب آیا۔

"روشنی میڈم آپ کے لئے کوئی دے کر گیا ہے"

ملازم نے وہ خوبصورت تحفہ اس کی جانب بڑھایا مگر روشنی نے اسے تھاما نہیں۔

"میرے لئے ؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حیرت سے ان گلابوں کے بکے دیکھ کے مستفسر ہوئی، اسے یہ پھول کون بھیج سکتا تھا، آج تو اس کی سالگرہ یا کوئی خاص دن بھی نہیں تھا۔

"جی میڈم اس پر آپ کا نام بھی لکھا ہوا ہے"

روشنی کے نہ ماننے پر ملازم نے روشنی کی توجہ پھولوں پر لگے کارڈ کی جانب مبذول کروائی جس پر "روشنی" لکھا ہوا تھا، روشنی نے نا سمجھی سے ملازم کے ہاتھ سے وہ بوکٹ لیا اور اسے ٹٹول کر دیکھنے لگی مگر اس پر بھیجنے والے کا نام درج نہیں تھا،

"کسی نے گھٹیا مذاق کیا ہے"

روشنی نے برا سا منہ بنا کے وہ پھول وہیں لان میں پھینکے اور پھر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

@@@@@

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھولے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

READERS CHOICE

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

صبح سویرے ہی کوئی بہت زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا، بے خبر سوئی روشنی پہلے نیند میں کسمسائی پھر پریشان ہو کے اٹھ بیٹھی۔ ناجانے کون تھا جس نے اس کی نیند خراب کر دی تھی، اس نے برابر والے بیڈ پر نظر ڈالی صلہ وہاں موجود نہیں تھی، وہ رات میں شاید بی جان کے پاس سوئی تھی۔

"روشنی بی بی آپ کو بی جان بلا رہی ہیں"

اس نے اٹھ کر جیسے ہی دروازہ کھولا تو ملازمہ نے اسے بی جان کا حکم سنا دیا، اس نے بچوں کی طرح ہتھیلی سے اپنی آنکھیں رگڑیں۔

"فریش ہو کے آتی ہوں میں"

وہ ملازمہ کو جواب دے کر دروازہ بند کرتی واشروم کی طرف بڑھ گئی، کچھ وقت سرکنے کے بعد روشنی نیچے کی طرف بڑھی تو ہال کمرے میں کوئی بھی موجود نہیں تھا، وہ تشویش سے لان کی طرف بڑھ گئی مگر لان میں جاتے ہی اس کی آنکھیں حیرت و استعجاب سے پھٹ گئی تھیں، پورا لان طرح طرح کے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پھولوں سے بھرا ہوا تھا، اتنے پھول اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھے تھے، صلہ، بی جان، سبین، عالیہ ،حیدر اور مومنہ بھی لان میں رکھے پھولوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"یہ کون لایا؟"

اس نے ستائش سے پھولوں کو دیکھ کر حیرانگی سے استفسار کیا، اتنے سارے پھول ایک الگ ہی احساس بخش رہے تھے۔اسے بے ساختہ نہال یاد آگیا شاید پھولوں کو دیکھ آپ کو وہی یاد آتا ہے جس سے آپ محبت کرتے ہوں!!

"یہی پوچھنے کے لئے تو تمہیں بلایا ہے کہ یہ کون لایا ہے"

بی جان نے پلٹ کر الٹا اس سے سوال کیا تو وہ بری طرح سے اچھل گئی، بی جان اس سے یہ سوال کیوں کر رہی تھیں اس کا کوئی پھولوں کا بزنس تو نہیں تھا۔

"مجھے کیا پتا بی جان"

روشنی نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے تو بی جان نے اس کی طرف ایک لفافہ بڑھا دیا، اس نے لفافہ کھول کر ایک کاغذ باہر نکالا۔

"پھولوں سے بھی زیادہ خوبصورت لڑکی کے لئے خوبصورت پھول, فار یو روشنی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کاغذ پر بڑی خوبصورت رائٹنگ میں لکھا گیا تھا، روشنی کے تاثرات بے ساختہ ہی بگڑ گئے، اسے کل رات کا واقعہ یاد آیا جب کسی نے اس کے لئے ایسے ہی پھول بھیجے تھے۔

"روشنی کتنے عاشق ہیں تمہارے؟"

عالیہ طنز سے باز نہیں آئی تھی، اس کی بات سن کر بی جان نے گھور کر عالیہ کو دیکھا۔عالیہ کی بات سن کر روشنی کو مزید تپ چڑھی، ایک تو وہ پہلے ہی نہال کی وجہ سے پریشان تھی دوسرا یہ ناجانے کون اس کو پریشان کرنے لگ گیا تھا

"ہو سکتا ہے کوئی مذاق کر رہا ہو، گارڈ یہ سب اٹھا کے باہر پھینک دو"

روشنی نے کاغذ سمیت وہ لفافہ پھاڑا اور برہمی سے گارڈ کو آواز دی

"ارے ارے ایسے کیسے پھینک دو، ہمارا لان اتنا خوبصورت لگ رہا ہے تمہارا کچھ جا رہا ہے کیا؟، تم نہیں رکھ رہیں نہ تو یہیں رکھے رہنے دو، آہ پورا گھر مہک رہا ہے"

عالیہ نے پھولوں کی خوشبو سانس کے ساتھ اندر کھینچے روشنی کو جھڑک دیا تھا، روشنی نے ناگواریت سے اسے گھورا اور اس کی بات کا جواب دیئے بغیر ہی اندر چلی گئی۔

"آپی کہیں نہال بھائی نے تو نہیں بھیجے؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے روشنی کے پیچھے آتے ہوئے استفسار کیا،صلہ کی بات سن کر روشنی نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"یہ سارے پھول اس کی دو تین ماہ کی تنخواہ ایک جگہ کر کے آ سکتے ہیں،وہ ہر گز ایسا نہیں کر سکتا،اور وہ اتنے پھول کیوں بھیجے گا وہ جانتا ہے وہ آ گر مجھے صرف ایک پھول دے دے نہ تو میں مان جائوں گی"

روشنی اسے جواب دیتی بیزاریت سے صوفے پر بیٹھ گئی،صلہ بھی اس کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔روشنی کو اب واقعی نہال بہت یاد آ رہا تھا،اس کے دل نے خواہش کی تھی کہ کاش یہ پھول نہال نے ہی بھیجے ہوں شاید اس کی کوئی لاٹری لگ گئی ہو۔دل اپنے محبوب کے بارے میں صفائیاں تلاش ہی لیتا ہے۔۔!!!

حویلی میں جو بھی روشنی کو پھول بھیج رہا تھا وہ روشنی کے لئے مشکلات ہی کھڑی کر رہا تھا اور وہ سب کی نظروں میں روشنی کو مشکوک ثابت کرتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے روشنی کا موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔

@@@@@

اس ویل فرنیشڈ آفس کے کمرے کے درمیان میں رکھی ریوالونگ چیئر پر وہ پشت ٹکائے گہری سوچ میں گم تھا نا جانے کیا سوچ رہا تھا،آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکی ہوئی تھیں،اس کا بلیک کوٹ کرسی کی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پشت پر لٹکا ہوا تھا اور وہ اس وقت وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا جس میں وہ کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔اس کی چمک دار آنکھوں میں عجیب سی بے چینی تھی شاید وہ کسی ذہنی اذیت کا شکار تھا۔۔۔!!

وہ بے تاثر چہرہ لئے اپنی سوچوں میں ڈوبا تھا جب ہی کمرے کا دروازہ کھول کر ربیکا اندر داخل ہوئی۔اس نے بھنوئیں اچکا کے ربیکا کو دیکھا اور پھر سیدھا ہو کے بیٹھ گیا،ربیکا کو دیکھ اس کے ماتھے پر کوئی بل یا چہرہ پر کوئی تاثر نہیں آیا کیونکہ جانتا تھا ربیکا اس کا زیادہ وقت نہیں لے گی۔

"ہائو آر یو ہینڈ سم؟"

وہ دلفریب انداز میں اس سے پوچھ کر کرسی گھسیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھے اسٹائل سے بیٹھ گئی،اس کی بات سن کر کرسی پر بیٹھے شخص کے لب دھیرے سے پھیل گئے لیکن چہرے پر ابھی بھی بلا کی سنجیدگی تھی ربیکا کو ایکدم ہی اس کے چہرے کی کرختگی سے کچھ خوف سا آیا،وہ دن بہ دن کچھ عجیب سا ہوتا جا رہا تھا۔

"فائن واٹ اباؤٹ یو"

اس نے ایک بار پھر کرسی سے ٹیک لگایا اور سرد لہجے میں ربیکا کو جواب دیا،ربیکا کو اس کے سرد لہجے سے بھی الجھن ہوئی اوپر سے کمرے کی فضا بھی بہت سرد تھی،اے سی کی ٹھنڈک سے ربیکا کی ریڑھ کی ہڈی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میں سنسناہٹ ہوئی، حیرت تھی یہ شخص اتنی ٹھنڈ میں بھی کوٹ اتار کر، شرٹ کے اوپر کے بٹن کھول کر ، سلیوس اوپر چڑھائے بیٹھا تھا۔ کیا وہ نارمل تھا ربیکا کو ایک پل کے لئے اندیشہ ہوا۔۔۔!!!

"تم نے اتنا اچھا شوہر دلا دیا ہے میں نے تو اچھا ہی ہونا تھا"

کمرے کا ماحول تھوڑا ہلکا کرنے کے لئے اور اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لئے ربیکا نے بڑے دلفریب انداز میں آنکھیں چھوٹی کئے مسکرائے اسے جواب شوخ سے جواب دیا، وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی، لئیر کٹ ہوئے بال کندھے پر گرے ہوئے تھے۔

"میں نے تمہیں شوہر نہیں دلایا بلکہ تم نے میری مدد کی ہے، اس نہال کو روشنی کی طرف سے ہٹا کے، تم نے میری مدد کر کے ایک اچھی اور سچی دوست ہونے کا فرض ادا کر دیا ہے ربیکا"

مقابل کی آنکھیں ایک بار پھر چمکی تھیں، لہجے میں اس بار کچھ لچک تھی مگر چہرہ وہی بے تاثر تھا۔۔۔!!!

"بیچارہ نہال، اسے لگتا ہے کہ مجھے اس سے محبت تھی وہ کہاں جانتا ہے کہ میں نے تمہاری محبت تمہیں دلانے کے لئے یہ سب کیا۔ جلدی سے روشنی سے شادی کر لو تا کہ میں نہال سے جان چھڑائوں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکانے چہرے پر ناگواریت لائے نہال کاذکر کیا،سامنے بیٹھا شخص اسے غور سے دیکھتارہ گیا،ایسے جیسے کہہ رہاہو کہ ربیکا تمہارے الفاظ تمہارے دل کے حال سے میل نہیں کھارہے۔۔۔!!!

"بہت ناشکری ہو تم،گھر بس گیاہے تو بسالو"

یہ پہلی بار تھاجب اس کے چہرے پر کوئی تاثر آیاتھاوہ ہنساتھامگر یہ ہنسی نارمل نہیں تھی اس ہنسی میں طنز کا عنصر شامل تھاربیکانے اس کی بات سن کر زور سر جھٹکا۔

"گھر گیابھاڑ میں،ڈیل کے مطابق تم نے مجھے پیسے دینے ہیں اور میں امریکہ چلی جائوں گی،اس لئے پلیز جلدی سے اپناوعدہ پورا کرو"ربیکانے ہاتھ آگے بڑھاکے اس سے کچھ طلب کیاتھا۔

"ایزیوروش"

اس نے کندھے اچکائے جھک کر دراز سے بلنک چیک نکالااور ربیکا کے سامنے رکھ دیا۔ربیکانے وہ چیک اٹھاکے چوم لیا۔

"تھینکس آلاٹ بڈی"

وہ اسے دیکھ آنکھ مارتی اٹھ کر باہر کی طرف لپک گئی جب کہ ربیکا کے جانے کے بعد وہ لڑکا پھر سے وحشت زدہ سی سوچوں میں گم ہو گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

وہ آفس سے سیدھا اپارٹمنٹ آئی تھی، آج وہ خوش تھی بے انتہا خوش۔۔۔۔!!!

وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی اسے اپنے گھر سے فرار ہونا تھا صرف گھر سے ہی نہیں اسے اس ملک سے بھی جانا تھا وہ باہر جا کے کسی گورے سے شادی کرنا چاہتی تھی اور تب ہی اسے ایک حسین موقع ملا تھا اپنا خواب پورا کرنے کا۔۔۔!!!

اس کے دوست نے اسے آفر کی کہ وہ آگر نہال کو روشنی سے دور لے جائے تو وہ اسے منہ مانگی رقم دے گا آج ربیکا کو اپنی منہ مانگی قیمت مل گئی تھی، اب اس کے سامنے کوئی دیوار نہیں تھی راستہ بالکل صاف تھا۔۔۔۔!!!

نہال اور روشنی ہمیشہ کے لئے الگ ہو چکے تھے، ربیکا کو تو خوش فہمی تھی کہ نہال کو اس سے محبت ہو گئی ہے مگر وہ بیچاری کہانی کے دوسرے رخ سے خود بھی ناواقف تھی۔۔۔!!!

کیا ہو جب آپ کسی کے ساتھ کھیل رہے ہوں اور آپ کو پتا چلے کہ آپ کے ساتھ خود کھیلا جا چکا ہے۔۔۔!!!



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکا پر جب یہ انکشاف کھلنا تھا تو نا جانے اس کی کیا حالت ہونی تھی، جو لوگ اپنے آپ کو ہوشیار چالاک سمجھتے ہیں ان کا پالا ہمیشہ ڈبل ہوشیاروں سے ہی پڑتا ہے۔۔۔!!!

"آہاں! نہال بابو تمہارا اور میرا کھیل ختم، ہمارا ساتھ اب یہی تک تھا"

کمرے میں آکے ربیکا نے خوشی سے چیک کو ہاتھ میں پکڑ کر ہوا میں لہرایا اور بیڈ پر دھڑام سے گر گئی لیکن اگلے پل ایکدم ہی اس کو اپنے پیٹ میں درد کی ٹیسیں محسوس ہوئیں، وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سیدھی ہو کے بیٹھ گئی، ایکدم سے اسے سینے پر دباؤ محسوس ہونے لگا تھا، وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تو اسے چکر آئے اور وہ دھڑام سے قالین پر گر گئی۔

آج وہ جلدی ہی آفس سے نکل گیا تھا، وہ واپس اپارٹمنٹ آیا اور دروازہ بجاتا رہا مگر ربیکا نے دروازہ نہیں کھولا، شادی کے بعد سے نہال کبھی اپارٹمنٹ آتا اور کبھی اپنے گھر چلا جاتا، وہ جب بھی اپارٹمنٹ آتا تو گھر میں یہی بتاتا کہ وہ آفس میں اوورٹائم کر رہا ہے، دروازہ نہ کھلنے کی وجہ سے نہال نے چابی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو دیکھا ربیکا کمرے میں بیہوش پڑی تھی، نہال اس کی یہ حالت دیکھ پریشان ہو گیا تھا عموماً وہ ربیکا کے ساتھ باہر نہیں جاتا تھا مگر اب مجبوری تھی اسے ہوسپٹل لے کر جانا تھا، نہال نے بغیر

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کچھ سوچے سمجھے ربیکا کو بانہوں میں اٹھایا اور اپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا لیکن اس کو کیا پتا تھا کہ کچھ لمحوں بعد اس کی زندگی میں ایک نئی تبدیلی آنے والی تھی۔

@@@@@

وہ ربیکا کو ہوسپٹل لے آیا تھا، ڈاکٹر اندر اس کا چیک اپ کر رہی تھیں، ربیکا ابھی تک بیہوش تھی، نہال کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی، کہیں ربیکا کو کوئی بیماری تو نہیں, اس کے دماغ میں ایسے کئی خدشات آ رہے تھے۔

"ڈاکٹر کیسی ہے وہ"

نہال اضطرابی کیفیت میں ہوسپٹل کے کوریڈور میں ٹہل لگا رہا تھا جب وارڈ سے ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ استفسار کرنے لگا۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں پریگنینسی میں اکثر ایسی حالت ہو جاتی ہے"

ڈاکٹرنی اسے دائیوں کی پرچی تھماتی اس کے سر پر بم گرا چکی تھی، نہال کو لگا ہوسپٹل کی چھت محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اس کے سر پر آگری ہو اور اس کے ملبے تلے وہ پوری طرح دب گیا ہے۔

"ڈاکٹر میری وائف ایکسپیکٹ کر رہی ہیں کیا؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے اس امید سے دوبارہ پوچھا تھا کہ شاید اس کے سننے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو۔

"جی بالکل آپ باپ بننے والے ہیں"

ڈاکٹر نی اس کی آخری امید بھی ختم کر کے جا چکی تھی، نہال ہاتھوں سے سر تھامے بینچ پر بیٹھ گیا تھا، اسے اسی بات کا ڈر تھا اپنی طرف سے تو وہ ربیکا سے بالکل محتاط تھا مگر کاش ربیکا اس دن اسے بہکاتی نہیں، وہ ایسا نہیں چاہتا تھا اپنے اس کھیل میں وہ کسی ننھی جان کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اس دن ربیکا کی ضد کے آگے بے بس ہو گیا تھا۔ اب وہ کیا کرتا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

@@@@@

کافی دیر تک وہ سکتے کی کیفیت میں وہی بینچ پر بیٹھا رہا پھر خود کو تسلیاں دیتا ربیکا سے ملنے کے لئے روم کی طرف بڑھ گیا۔ ربیکا کو ہوش آ چکا تھا اور وہ یقیناً اسی کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ بیچاری کہاں جانتی تھی کہ جو خبر وہ سننے والی تھی اسے سن کر اس کا بھی وہی حال ہونا تھا جو نہال کا ہوا۔

"کیا ہوا؟"

نہال ربیکا سے ملنے روم میں آیا تو اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ ربیکا تفتیش سے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے اس سے نظریں پھیر کر روکھے پن سے جواب دیا، ربیکا کو نہال کا رویہ بہت عجیب سا لگا۔

"کیا ہوا جان؟ سب خیریت ہے نہ؟"

ربیکا نے اس بار فکر مندی کا اظہار کیا، اس نے نرمی سے پوچھا جانتی تھی نہال کے سامنے اکڑ نہیں چلنے والی۔

"ہاں سب خیریت ہے بس تم ماں اور میں باپ بننے والا ہوں"

یہ جملہ ادا کرتے نہال کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا مگر اس نے زبردستی ہونٹوں پر مسکان سجائی البتہ دوسری طرف ربیکا یہ خبر سن کر پھٹی ہوئی آنکھوں سے نہال کو دیکھنے لگی۔ایکدم ہی اسے اپنا تمام منصوبوں پر پانی پھرتا نظر آ گیا تھا۔۔۔!!!

اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی، اس کا کرئیر اس کا خواب سب جیسے بکھر سا گیا تھا، وہ بے یقینی سے نہال کو دیکھنے لگی جیسے اس نے کبھی اس بات کا تصور ہی نہ کیا ہو۔۔۔۔!!!

"نہال مگر ہم ابھی بچہ نہیں چاہتا میں ابو۔۔۔۔۔"

کچھ دیر بے یقینی کی کیفیت میں رہنے کے بعد ربیکا نے اپنی خاموشی توڑے نہال کو مخاطب کیا تو نہال اس کی بات درمیان میں کاٹ کر بھڑک اٹھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شرم نہیں آتی تمہیں؟ کیسی ماں ہو تم؟ اپنے بچے کی جان لینے کی بات کر رہی ہو؟ ہم آگر ابھی اولاد نہیں چاہتے تو اس میں اس ننھی جان کا کیا قصور ہے جس نے ابھی اس دنیا میں آنکھ بھی نہیں کھولی"

نہال جس طرح بھڑک کر بولا تھا، ربیکا کا دل ایکدم سہم گیا، اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے، ایک پل کو تو خیال آیا کہ نہال کو ساری سچائی بتا کے چلی جائے لیکن آگر وہ نہال کو سچائی بتا دیتی تو نہال اس کو نہیں چھوڑتا اور آگر نہال اسے چھوڑ بھی دیتا تو وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑتا جس کے کہنے پر ربیکا نے نہال کے ساتھ یہ سارا کھیل کھیلا تھا۔ وہ ہر طرف سے بہت بری طرح پھنس چکی تھی۔

@@@@@

رات کا کھانا کھانے کے بعد سب اپنے کمرے میں چلے گئے تھے، حویلی میں سب جلدی سوتے اور جلدی اٹھتے تھے، صلہ بھی بی جان کے ساتھ ان کے کمرے میں جا چکی تھی، ملازم میں سرونٹ کوارٹر میں جا رہے تھے، روشنی بھی گیسٹ روم میں جانے کے لئے اٹھ گئی۔

"روشنی بی بی"

وہ سیڑھیوں کی طرف ہی بڑھ رہی تھی جب باہر سے آتے ملازم نے اس کی طرف سرخ گلابوں کو بوکٹ بڑھایا تھا، روشنی نے غصے سے پلٹ کر اس بوکٹ کو دیکھا اور پھر وہ ملازم کو کھا جانے والی نظروں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے دیکھنے لگی جب ہی اس کی نظر دروازے سے داخل ہوتے باران خان پر پڑی, وہ بے نیازی سے اندر چلا آرہا تھا ملازم کے ہاتھ میں پھول اور روشنی کو غصے میں دیکھ وہیں رک گیا۔

"اب آگر کوئی بھی یہ سب لے کر آئے تو باہر ہی پھینک دینا مجھے لا کے مت دینا"

روشنی نے خاص طور پر باران کی طرف دیکھ چبا چبا کے کہا تھا کیونکہ اسے اب اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سب کون کررہا ہے؟ یہ سب کرنے کے لئے اتنا پیسہ یقینا باران کے پاس ہی تھا۔

"ارے ایسے کیسے پھینک دینا، روشنی کسی بیچارے عاشق کی محبت کی وجہ سے ہمارا بھلا ہو رہا ہے تو ہونے دو نہ، دیکھو ہماری شاندار حویلی کس طرح پھولوں سے مہک رہی ہے، یہ بوکیٹ تو میں اپنے کمرے میں رکھوں گی اور تم سنو جو بھی پھول آئیں روشنی کی جگہ مجھے دیتے جانا"

عالیہ پتا نہیں کب اپنے کمرے سے نکل آئی تھی وہ جان بوجھ کر روشنی کی پریشانی سے لطف اٹھا رہی تھی ،اس نے ملازم کے ہاتھ سے پھول لئے اور پھر اسے ہدایت کرتی روشنی کے سامنے تن کر کھڑی ہو گئی ،روشنی کا تو مانو دل جل کر رہ گیا تھا مگر اس نے ایک لفظ عالیہ کو نہ بولا، وہ حویلی میں کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی اس لئے خاموشی سے سیڑھیاں پھلانگتی گیسٹ روم میں چلی گئی جب کہ اپنے برابر میں سے گزرتی روشنی کو دیکھ باران خان سختی سے جبڑے بھینچ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

جتنے پیسے اس کے والٹ میں تھے ان سب سے وہ ربیکا کی مہنگی دوائیاں خرید چکا تھا،اب اس کے پاس ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کے بھی پیسے نہیں تھے اس لئے وہ دونوں ہوسپٹل سے پیدل ہی نکل گئے، آتے وقت ربیکا بیہوش تھی اس وجہ سے نہال بائیک نہیں لایا تھا بلکہ وہ ٹیکسی میں ہوسپٹل آئے تھے۔

وہ دونوں اترے ہوئے چہرے کے ساتھ سڑک کنارے چل رہے تھے جب نہال کی نظر سڑک کے کنارے پر کھڑی گاڑی پر پڑی، ایک درمیانی عمر کا آدمی گاڑی کا بونٹ کھول کر پریشانی سے کھڑا تھا۔

"ایکسکیوز می سر، شاید آپ کی گاڑی خراب ہوگئی ہے میں آپ کی مدد کروں"

نہال نے بونٹ پر جھکے اس شخص کو مخاطب کیا، نہال کی بات سن کر وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگا، متاثر کن شخصیت رکھنے والے وہ پڑھا لکھا لگ بھگ پچاس کا خوبصورت بندہ تھا۔

"یس شیور"

ان کا جواب سن کر نہال ان کے گاڑی کے بونٹ پر جھکا اور تھوڑی دیر بعد ہی اس نے گاڑی ٹھیک کر دی کیونکہ اس کو گاڑیوں کا اچھا خاصہ کام آتا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بہت شکریہ لڑکے, میری بیٹی میرا ویٹ کر رہی ہے گھر پر آگر میں وقت پر نہیں پہنچتا تو ناراض ہو جاتی"

اس آدمی نے خوش ہوتے نہال کا شکرادا کیا تو نہال نے سر خم کے انداز میں جھکا دیا، ربیکا منہ بنا کے یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"ویسے کہاں جا رہے تھے آپ لوگ؟ آئیں میں آپ کو گھر چھوڑ دوں"

اس آدمی نے خوش دلی سے انہیں آفر کی۔

"نہیں ہم بس یہاں ہوسپٹل تک آئے تھے ہمارا گھر قریب ہی ہے ہم چلیں جائیں گے"

نہال نے فوراً سے انکار کر دیا تھا لیکن اسے لفٹ کی سخت ضرورت تھی ربیکا کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اتنی دور تک پیدل جا سکے۔

"ہوسپٹل سب خیریت ہے؟ یہ آپ کی کون ہیں؟"

وہ آدمی کافی خوش اخلاق تھا اس لئے تھوڑی دیر میں ہی اس سے بے تکلف ہو گیا۔اس سے بات کرتے ہوئے نہال کو اس سے بہت اپنائیت محسوس ہوئی۔

"جی یہ میری وائف ہیں ایکچولی ہم پیرنٹس بننے والے ہیں تو وہی چیک اپ کرانے ہوسپٹل گئے تھے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے انہیں جواب دیا تھا۔ وہ ربیکا کا تعارف تو نہیں کرانا چاہتا تھا لیکن اب انہوں نے پوچھ ہی لیا تھا تو اسے مجبوری میں بتانا پڑا۔

"اووہ بہت بہت مبارک ہو لڑکے، پھر تو تم لوگ میری گاڑی میں بیٹھ جائو میں تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں، انہیں اس کنڈیشن میں زیادہ پیدل مت چلائو"

اس آدمی نے مسکراتے ہوئے اپنی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول دیا تھا، نہال نے پہلے ربیکا کو دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا، نہال کے بیٹھنے پر ربیکا بھی بیک سیٹ پر جا بیٹھی، اس آدمی نے بھی آ کے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی"

"لڑکے تمہیں دیکھ کے احساس ہوا کہ دنیا میں اچھے لوگ اور اچھائی ابھی بھی باقی ہے ورنہ میں آدھے گھنٹے سے وہاں کھڑا تھا کسی نے میری مدد نہیں کی، اتفاق سے آج میں اپنا فون بھی گھر بھول آیا تھا اس لئے مکینک کو بھی نہیں بلا سکا"

گاڑی چلاتے ہوئے وہ آدمی نہال سے بات کرنے لگا،

"دنیا میں اچھائی باقی ہے تب ہی دنیا قائم ہے سر"

نہال نے بھی مسکرا کے ان کی بات کا جواب دیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"لڑکے تم اور تمہاری باتیں مجھے بہت پسند آئیں، میں چاہتا ہوں تم ویک اینڈ پر میرے آفس آؤ مجھ سے ملنے، یہ لو میرا کارڈ"

انہوں نے ڈیش بورڈ پر سے کارڈ اٹھا کے نہال کی طرف بڑھا دیا جس پر ان کے آفس کا ایڈریس لکھا تھا۔

"جی ضرور"

نہال نے کارڈ اپنی جیب میں رکھ لیا تھا، تب تک ان کا اپارٹمنٹ بھی آگیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے لڑکے ؟"

نہال نے گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا جب ہی وہ آدمی نہال کا نام پوچھنے لگا۔

"میرا نام نہال ہے اور آپکا؟"

نہال نے گاڑی سے نکلنے سے پہلے انہیں جواب دیا۔

"جمال ! ! محمد جمال حسین"

اس آدمی نے مسکرا کے اپنا نام بتایا تھا۔

"ان شاءاللہ پھر ملیں گے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے انہیں جواب دے کر گاڑی کا دروازہ بند کیا اور ربیکا کے ساتھ آگے بڑھ گیا، اس نے بس جمال حسین کا دل رکھنے کے لئے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ ان سے ملنے آئے گا ورنہ اسے ان سے ملنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اور یہ اس کے لئے اچھا ہی تھا کہ وہ جمال حسین سے کبھی نہ ملتا۔

@@@@@

"نہال میری بات سمجھنے کی کوشش کرو ہم اس بچے کی ذمہ داریاں ٹھیک طرح سے نہیں اٹھا سکتے، ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ ہم اسے ایک خوشحال زندگی دے سکیں"

گھر آکے بھی ربیکا کی سوئی ایک جگہ ہی ٹکی ہوئی تھی، نہال اس کی بکواس سن کر تنگ آچکا تھا، ربیکا نے تو بڑا اچھا پلین بنایا ہوا تھا کہ نہال سے لڑ جھگڑ کر طلاق لے کر ملک چھوڑ جائے گی مگر اب اس بچے نے اس کی ساری خوش فہمیوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

"ربیکا اگر تم نے اب ایک بار اور یہ فالتو بات کی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

نہال اسے شہادت کی انگلی دکھاتا تنبیہ کرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔!!!

پریشان تو وہ بھی بہت تھا، اس کے بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے، اس کا کھیل اس پر بھی بھاری پڑ گیا تھا۔ وہ دونوں ہی یہاں ایک دوسرے کے ساتھ کھیل رہے تھے اور دونوں ہی اب بری طرح ایک ان



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھی زنجیر میں بندھ گئے تھے جس سے جڑ کر وہ دونوں ایک دوسرے سے فرار حاصل نہیں کر سکتے تھے۔۔۔!!!

"میرا چیک"

نہال کے باہر جاتے ہی ربیکا کو ایکدم سے چیک کا خیال آیا وہ بیڈ سے اٹھی اور چیک تلاشنے لگی، وہ بیہوش تھی پتا نہیں اس کے ہاتھ سے چیک نکل کر کہاں چلا گیا تھا۔ وہ ایکدم گھبرا گئی پھر اس کی نظر بیڈ کے نیچے پڑی، چیک وہیں پڑا تھا اس نے مسکرا کے وہ چیک اٹھالیا۔

"تم نہیں کرنے دوگے تو کیا ہوا، میں خود اس بچے کو ختم کردوں گی"

چیک ہاتھ میں لئے ربیکا نے سفاکیت سے سوچا تھا، وہ اب اپنی من مانی کرنے پر اتر آئی تھی، اس کے پاس اب پیسہ بھی بہت تھا، وہ اب کسی کی محتاج نہیں تھی یہی سوچ کر وہ پر سکون ہوگئی

نہال اور ربیکا کو گھر چھوڑ کر جمال حسین گھر آئے تو آیت منہ بنائے صوفے پر بیٹھی تھی۔ جمال حسین مسکراتے ہوئے اس کے برابر میں آبیٹھے

میری بٹیا ناراض ہوگئی

وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دادوان کو کہہ دیں مجھ سے بات نہ کریں، دو گھنٹوں سے میں ان کا ویٹ کر رہی ہوں ان کو پتا بھی تھا کہ ہمیں حیدر آباد جانا ہے، اب رات ہونے والی ہے اب ہم کیسے جائیں گے

وہ منہ بسور کر پیٹھ پھیر کر بیٹھ گئی سامنے اس کی دادی سراج بانو بیٹھی ان باپ بیٹی کو خاموشی سے دیکھ رہی تھیں۔

بٹیا میری گاڑی خراب ہوگئی تھی اور آپ کو کس نے کہا کہ ہم رات میں نہیں جا سکیں گے ہم چلتے ہیں کچھ گھنٹوں بعد حیدر آباد پہنچ جائیں گے۔

جمال حسین نے اسے پیار سے کہا تو اس کا چہرہ کھل گیا۔

سچی بابا؟

وہ اچھل کر لاڈ سے پوچھنے لگی۔

بالکل سچ میری جان

جمال حسین نے اس کے سر پر بہت لگائی تھی، آیت آگے بڑھ کر ان کے سینے سے لگ گئی

ویسے حیدر آباد میں کون رہتا ہے جس سے ملنے کے لئے میری گڑیا اتنی بے تاب ہے؟

جمال نے اپنے سینے سے لگی آیت سے تجسس سے پوچھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

میرا دوست ہے بابا

آیت نے بھولپن سے بھنوئیں اچکا کے جواب دیا

دوست ہے یا پھر کوئی خاص

جمال تشویش سے پوچھنے لگے، آیت کا چہرہ سرخ پڑ گیا

بابا چلیں

آیت صوفے سے اٹھتی ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں گھسیٹتی ہوئی باہر لے گئی تھی

خیر سے جانا خیر سے آنا، اللہ کے حفظ وامان میں رہو۔

دادی نے پیچھے سے آواز لگائی تھی

@@@@@

رات میں وہ ہوٹل پر اپنے دوست کے ساتھ آبیٹھا تھا۔اس کا بچپن کا بہت گہرا دوست۔۔بیسٹ فرینڈ۔۔۔!!

وہ دونوں جان وارتے تھے ایک دوسرے پر



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

معیز اور وہ اسکول کے زمانے سے دوست تھے پھر وہ پڑھنے کے لئے باہر چلا گیا تھا اور اب چند ماہ پہلے ہی واپس لوٹا تھا۔

معیز بہت سادہ سا لڑکا تھا۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ ٹکائے لمبا چوڑا ذہین لڑکا

مختصر الفاظ میں وہ نہال کا سولوشن سرکیٹ تھا

نہال اس سے اپنی ہر بات شئیر کرتا تھا۔

آج بھی نہال خاصہ پریشان تھا اس لیے اس نے معیز کو ملنے کے لئے بلایا تھا

کیا ہوا منہ لٹکا کے کیوں بیٹھا ہوا ہے؟؟؟

معیز متفکر ہوتا پوچھنے لگا، سرخ وسفید رنگت والا وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا

اس کے ہونٹ ایکدم گلابی تھے لڑکیوں سے بھی زیادہ خوبصورت دکھتا تھا وہ

اوپر سے آنکھوں کی معصومیت بھی انتہا کی تھی

یار ربیکا پریگننٹ ہے

نہال نے بے چاری صورت بنا کے اسے دیکھا

واٹ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یہ خبر سن کر معیز بھی چونک کر اسے دیکھنے لگا

یہ سب کیسے ہوا؟تو ایسا کیسے کر سکتا ہے یار؟بھول گیا تھا تو نے ربیکا سے شادی کیوں کی تھی؟

معیز اسے غصے سے دیکھ مخاطب ہوا۔

یار میں ایسا نہیں کرنا چاہتا مگر اس نے مجھے مجبور کیا

نہال نے شرمندگی سے کہا

مجبور کیا تھا نہ تو اب اس رشتے کو ختم نہیں کرنا بلکہ نبھانا،تم دونوں کی حرکتوں کیوجہ سے ایک معصوم کی زندگی برباد ہو جائے گی

معیز غم سے نڈھال ہوتا بولا۔یہی حالت نہال کی بھی تھی۔

میں روشنی کے بغیر نہیں رہ سکتا یار،مجھے تیری بات مانی ہی نہیں چاہیئے تھی تو نے ہی مجھے کہا تھا ربیکا سے شادی کر کے اس کے فون سے وہ تصاویر ڈیلیٹ کروں اور اس کو اس حرکت کی سزا دوں،اسے اس کے گھر سے دور لے جا کے اسے گھر سے نکال دو،اس کے ساتھ پیار کا ناٹک کر کے اسے چھوڑ دوں

نہال کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاں تو اس لئے کہا تھا نہ کیونکہ آگر ربیکا وہ تصاویر روشنی کو دکھا دیتی تو روشنی تجھ سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی مگر مجھے کیا پتا تھا تو کچھ اور حرکت کر بیٹھے گا۔

معیز کو نہال پر بہت غصہ آ رہا تھا۔

مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔یار روشنی اب مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی

نہال دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔

بھول جا روشنی کو،اب ربیکا کو بیوی نہ صحیح اپنے بچے کی ماں سمجھ کر قبول کر لے،تم دونوں کے نصیب میں ساری زندگی ایک ساتھ رہنا ہی نہیں لکھا تھا شاید۔۔۔

معیز نے آگے بڑھ کر نہال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا،اپنے جگری یار کی یہ حالت وہ بہت افسردہ تھا۔

میں روشنی کو سب بتا دوں گا یار،شاید وہ میرا یقین کر لے،شاید مجھے ایسے بھی قبول کر لے،وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے یار۔

اس کی بات سن نہال نم لہجے میں بولا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایسا ہر گز مت کریو، دیکھ میں تیرا دوست ہوں، تیرا برا نہیں چاہوں گا، تو جانتا ہے روشنی پہلے بھی تجھ پر ربیکا کو لے کر شک کر چکی ہے پھر تو نے اس سے شادی کے لئے انکار کر دیا تھا آگر اس کو یہ پتا چلا کہ تو شادی شدہ ہے اور بچے کا باپ بھی بننے والا ہے تو وہ تیری بات سمجھنے کے بجائے تجھ سے نفرت کرے گی اور تیرا باپ بھی تجھے گھر سے نکال دے گا، ایک لڑکی کبھی اپنے محبوب کو کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی نہال

معیز اسے تفصیل سے سمجھا رہا تھا نہال کی کنپٹیاں بری طرح سے دکھنے لگی تھیں، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کرے

@@@@@

وہ سب کھانے کی میز پر بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے جب چوکیدار نے کسی کے آنے کی اطلاع دی

کون آیا ہے

ہاشم تجسس سے استفسار کرنے لگے

سر کوئی جمال حسین ہیں ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے

چوکیدار نے ادب سے ان کے سوال کا جواب دیا۔ جب کہ حیدر بری طرح اچھل پڑا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بابا وہ میری کلاس فیلو ہے آپ اسے اندر بلائیے

حیدر نے ہاشم کو جواب دیا پھر چوکیدار کو حکم دیتا ہاتھ صاف کر کے کھڑا ہوتا ہال کمرے میں چلا آیا

چوکیدار آیت اور جمال کو ہال کمرے میں لا کے بٹھا چکا تھا، تب تک حیدر کے ساتھ باقی افراد بھی ہال کمرے میں آ گئے تھے۔

اسلام و علیکم

حیدر نے مروت کے مارے جمال کو سلام کیا۔

بابا یہ حیدر ہے

آیت نے حیدر سے اس کا تعارف کرایا

وعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا

جمال نے خوشدلی سے پوچھا۔

صلہ اور روشنی بھی بی جان کے ساتھ کمرے میں چلی ائی تھیں لیکن آیت کو دیکھتے ہی گھر والوں کی طرح وہ بھی ہکا بکارہ گئیں۔ صلہ کو لگا شاید اس کے سامنے آئینہ رکھا ہو صوفے پر بیٹھی لڑکی اس کا عکس تھی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سب منہ کھولے ایت کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے ان دونوں لڑکیوں میں اتنی مشابہت کوئی عام بات تو نہ تھی

آیت میونخ میں ہمیشہ اسکارف لیتی تھی مگر اج اس نے سر پر اسکاف نہیں لیا تھا بغیر اسکاف کے وہ واقعی صلہ لگ رہی تھی حیدر بھی کچھ پریشان ہو گیا تھا اسکارف میں جو فرق نظر اتا تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا بس ان دونوں میں عمروں کا فرق تھا صلہ پر نظر پڑتے ہی آیت اور جمال بھی بری طرح سے چونک کر صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔آیت تعجب سے صلہ کو دیکھنے لگی پھر اس کے پاس گئی

"تم تو بالکل میری طرح دکھتی ہو" آیت نے نرمی سے صلہ کا گال چھوا اور کھوئے ہوئے انداز میں کہا

"آیت یہ صلہ ہے"

ماحول میں کچھ زیادہ ہی تناؤ بڑھ گیا تھا اس لیے حیدر نے صلہ کو متعارف کرایا

اوتو تم صلہ ہو بہت ذکر سنا ہے تمہارا حیدر سے تم سے ملنے کی شدید خواہش تھی میری ایت کے دل میں اس لڑکی کو لے کر جو جلن تھی ساری اڑن چھو ہو گئی تھی بی جان نے ان دونوں کو بات کرتا دیکھ چور نظروں سے جمال حسین کے چہرے کو دیکھا جس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں وہ کچھ پریشان سے لگے۔بی جان کے چہرے پر بھی سختی اگئی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سبین مہمانوں کے لیے مہمان نوازی کا انتظام کرو عالیہ جا کے کچن دیکھو"

بی جان نے ان دونوں کو وہاں سے فوراً غائب کرا دیا تھا

"آپ بیٹھو بیٹا"

وہ نرمی سے ایت سے مخاطب ہوئی تو ایت واپس جا کے جمال حسین کے ساتھ بیٹھ گئی حیدر بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔روشنی اور صلہ ابھی تک ساکت کھڑی تھیں

تم دونوں بھی بیٹھ جاؤ

بی جان نے انہیں بھی مخاطب کیا تھا وہ بھی صوفے پر بیٹھ گئیں

حیدر اور میں میونخ میں ساتھ ہی ہوتے ہیں بہت دن ہو گئے تھے ملے ہوئے اس لیے میں نے سوچا ملنے اجاؤں اور پھر مجھے صلہ سے ملنے کا بھی شوق تھا

آیت نے بی جان کے سامنے بیٹھ کر آنے کی وجہ بتائی

اچھا کیا بیٹا

بی جان بہت محبت سے اسے دیکھ کر مسکرائی تھیں

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ملازم نے ان کے سامنے چائے اور لوازمات پیش کر دیے تھے کچھ دیر بعد وہ دونوں گھر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے

اپ لوگ اتنی رات کو سفر کیسے کریں گے رات یہاں گزار لیں صبح چلے جایئے گا کراچی پہنچتے ہیں اپ کو زیادہ ٹائم ہو جائے گا پھر جوان بچی بھی ساتھ ہے

بی جان نے انہیں مخاطب کیا تو بی جان کی بات سے متفق ہو کے جمال حسین نے رات حویلی میں ہی گزارنے کا سوچا

صلہ جائو ان کو کمرہ دکھاؤ

بی جان نے صلہ کو حکم دیا تو صلہ ان لوگوں کے ہمراہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئ

بی جان یہ۔۔۔

ان لوگوں کے جاتے ہی روشنی جھٹ سے بول پڑی تھی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی بہت پریشان سی تھی

اس کے بولنے سے پہلے ہی بی جان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا

یہ بات کرنے کی یہ مناسب جگہ نہیں ہے روشنی میرے کمرے میں آئو



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان اسے حکم دیتیں کمرے کی طرف بڑھ گئیں جبکہ ان کے حکم کی تعمیل کرتی روشنی ان کے پیچھے لپکی

@@@@@

عالیہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے سبین کے کمرے میں چلی آئی کیونکہ ہاشم لائبریری کی طرف گئے ہوئے تھے

باجی مجھے کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے

عالیہ نے اپنے دماغ کو دوڑایا تھا

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں کچھ تو ہے جو بہت غلط ہے یہ لڑکی بالکل صلہ جیسی ہے کچھ ہے جو ہم سے چھپا ہوا ہے یا کچھ ایسا ہے جو ہمیں پتہ ہی نہیں

سبین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا

باجی کہیں صلہ ہی جمال حسن کی بیٹی تو نہیں ہو سکتا ہے بی جان کو غلط فہمی ہو گئی ہو کہ وہ صبا کی بیٹی ہے اب دیکھو نا روشنی صبا میں ملتی ہے مگر صلہ نہیں ملتی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

عالیہ کے ذہن میں ایک اور خیال ابھرا تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صلہ اور آیت ہی بہنیں ہوں اور یہ جمال حسین محیب بلوچ ہو، دیکھا نہیں تھا کتنا گھبرا گیا تھا بی جان کو دیکھ کر

سبین نے اپنے خیال کا اظہار کیا

اگر ایسا ہے تو باجی یہ روشنی کون ہے؟

عالیہ تجسس سے پوچھنے لگی

یہ روشنی مجھے شروع دن سے ہی مشکوک لگی ہے یہ روشنی کوئی بہت بڑا راز ہے بی جان بھی اس کے ساتھ ملوث ہیں مگر یہ کر کیا رہی ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا اور جمال حسن کو دیکھ روشنی کے چہرے کے رنگ بھی اڑ گئے تھے اسے شاید ڈر ہے کہ اس کی حقیقت نہ کھل جائے یہ صلہ کی بہن نہیں ہے تو پھر یہ کون ہے وہ میں پتا کر لوں گی

سبین بھی گہری سوچ میں ڈوبتی بولی ایک طرح سے وہ ٹھیک بول رہی تھی وہاں موجود تین لوگ بہت گھبرائے ہوئے تھے جمال حسین، روشنی اور بی جان اب ان کی کیا حقیقت تھی یہ تو آنے والے وقت نے ہی بتانا تھا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آیت اور جمال حسین کو گیسٹ روم تک چھوڑ کے وہ واپس ائی تو سیڑھیوں سے اوپر اتے باران خان پر نظر پڑی اس کی یاداشت میں وہ وقت لہرایا جب ان سیڑھیوں پر اس کی باران سے ٹکر ہوئی تھی اور وہ کتنا ڈرتی تھی اس وقت خان سے۔۔۔

باران بھی صلہ کو دیکھ چکا تھا اس لیے اگے بڑھنے کے بجائے وہیں رک گیا

کیسی ہو تم

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا لہجے میں کہیں شکوہ چھپا ہوا تھا

میں ٹھیک اپ کیسے ہیں

صلہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی باران نے تفصیلی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا

تمہیں کیسا لگ رہا ہوں؟

وہ جواب دینے کے بجائے خود استفسار کرنے لگا بہت کمزور تھکے ہوئے۔۔۔

صلہ جھجکتے ہوئے جواب دینے لگی

تو پھر پوچھا کیوں؟

اس کے لہجے میں ایک دم شرارت امڈ ائی تھی صلہ نے خفگی سے اسے دیکھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

غلطی ہو گئی ائندہ نہیں پوچھوں گی

وہ منہ بسور کر تیزی سے اس کے برابر میں سے نکلنے لگی جب برہان نے پھرتی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے قدم وہیں جامد کر دیے

مجھے تمہاری ضرورت ہے بہت ،اچھی بیوی ہونے کا فرض ادا نہیں کروں گی

وہ بہت بھاری ٹوٹے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگا اس کی بات سن کر صلہ کے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی

اپ نے بھی تو اچھا شوہر ہونے کا ثبوت نہیں دیا وہ ہمت کر کے اسے دوبدو جواب دینے لگی باران اب تک اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا

معاف نہیں کر سکتی مجھے ؟اس بار اس کے لہجے میں ندامت تھی

معاف کر سکتی ہوں دوبارہ موقع نہیں دے سکتی

صلہ کے لہجے میں تلخی ابھرائی تھی اس کا لہجہ اتنا اجنبی تھا کہ باران نے ایک دم ہی اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا

ازاد ہونا چاہتی ہوں اس رشتے سے

وہ اب سنجیدگی سے پوچھنے لگا

یہ بی جان سے پوچھیے وہ مجھے جیسا بولیں گی میں ویسا ہی کروں گی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے اسے دوٹوک جواب دیا تھا

یعنی کہ میں تمہاری نظر میں اتنی اہمیت بھی نہیں رکھتا کہ تم خود سے میرے لیے کوئی فیصلہ لے سکو

باران کا لہجہ ایک دم سخت ہو گیا تھا

یہی سوال میں اپ سے پوچھوں تو؟ اپ نے مجھ سے ایک بار بھی اس دن کی حقیقت سنی تھی جب اپنا بچہ کھونے کے بعد اپ نے مجھ سے تعلق ختم کیا تھا

ماضی کو یاد کرتے ایک دم اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا وہ باران کو اس کو احساس دلاتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ باران دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا

@@@@@

بی جان اپنے کمرے میں اکے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھیں جب روشنی کمرے میں داخل ہوئی بی جان کیا اپ بھی وہیں سوچ رہی ہیں جو میں سوچ رہی ہوں

روشنی نے تشویش سے پوچھا تو بی جان نے اثبات میں سر ہلا دیا

بی جان مجھے شک ہے کہ یہ منہا ہی ہے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے بی جان سے اپنے خیال کا اظہار کیا روشنی تمہیں شک ہے مگر مجھے پورا یقین ہے کہ وہ منہا ہی ہے اس لیے تو میں نے بہانے سے اج ان دونوں کو یہاں روکا ہوا ہے

بی جان نے اسے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

بی جان اب کیا کریں گی اپ انہیں ایسے ہی جانے دیں گی یا سچائی سب کے سامنے لائیں گی روشنی نے نہ سمجھی سے استفسار کیا تھا ایت کو دیکھ کر اس کی حالت عجیب ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ خوش ہے یا اداس

تم بتاؤ کیا اسے جانے دینا چاہتی ہو یا پھر ایک بار پھر اسے کھونا چاہتی ہو

بی جان نے اس سے سوال کیا تو اس کی آنکھیں انسو سے باہر گئیں اس نے سر جھکا کے نفی میں ہلا دیا

میں کل بات کرتی ہوں جمال حسین سے

بی جان نے اسے تسلی دی تو وہ روتی ہوئی بھی جان کے گلے لگ گئی

@@@@@

وہ باران کو ایسے بول تو ائی تھی مگر اب اس کا دل بہت زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا ایسا لگ رہا تھا سینہ چیر کر باہر اجائے گا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ باران سے محبت کرتی تھی یہ بات وہ جانتی تھی مگر اب وہ اپنی عزت نفس کی اور تزلیل نہیں کرا سکتی تھی یہی سوچ کر وہ اپنی محبت کو سینے میں دفن کر دیتی تھی

مجھے تمہاری ضرورت ہے

اس کے کانوں میں بار بار باران کی آواز گونج رہی تھی، وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے کچن میں گئی دودھ بوائل کیا اور اسے گلاس میں نکال کر باران کے کمرے کی طرف چل دی تاکہ اس کی تھکن اتر جائے

وہ باران کے کمرے میں ائی تو وہ شرٹ لیس کھڑا تھا، صلہ ایک دم گھبرا کے باہر کی طرف لپکی

اجاؤ

باران نے بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھائی اور اسے اواز دے کر شرٹ پہننے لگا

صلہ کمرے میں ائی تو نظر اس کی شرٹ پر پڑی جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور چوڑا سینہ نمایاں ہو رہا تھا

صلہ نے بے ساختہ نظر چرائیں

آپ یہ پی لیں اچھا فیل کریں گے

صلہ نے اگے بڑھ کر اس کے سامنے دودھ کا گلاس کیا تھا باران حیران رہ گیا وہ تھوڑی دیر پہلے اسے کیا بول کر گئی تھی اور اب اس کی فکر کر رہی تھی اس کی اچھائی دیکھ باران کو اس پر ایک دم سے بے انتہا پیار



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایابران نے اس کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس لے کر ٹیبل پر رکھا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے سینے سے لگالیا اس اچانک افتاد پر صلہ بہت بری طرح سے چونکی تھی اگلے پل وہ اس کی گرفت سے خود کو نکالنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا

صلہ نے اب اس کے شرٹ لیس سینے پر مکے برسانے شروع کر دیے تھے مگر اس کے نازک ہاتھ اس مضبوط جان کا کیا بگاڑ سکتے تھے

میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتیں تو میری فکر کیوں کی

باران نے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی تھی

انسانیت کے لیے کسی خوش فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے

صلہ نے غصے سے اس کی انکھوں میں اپنی انکھیں گڑائی تھیں

انسانیت کے لیے ہی میرے ساتھ رہ لو

وہ ایک بار پھر سے التجائیہ لہجے میں بولا اور اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کے موند گیا

اگر اپ نے مجھے فورا نہیں چھوڑا تو میں چیخ چیخ کر پوری حویلی کو یہاں اکٹھا کر لوں گی سب جانتی ہوں میں اپ مجھے استعمال کرنا چاہتے ہیں بس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ غصے سے دانت پیستی بولی تو اس کی بات پر باران خان نے ایک دم اسے چھوڑ دیا

اگر مجھے تمہارا استعمال کرنا ہوتا صلہ میڈم تو ابھی تک تمہیں اتنی مہلت نہ دی ہوتی

وہ اس کو گھور کر دیکھتا بہت کچھ جتا چکا تھا

میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا کبھی تم خود میرے ساتھ رہنا چاہو گی تو ٹھیک میں تمہیں کبھی بھی مجبور نہیں کروں گا ویسے میں کل بھی جان سے پوچھ لوں گا کہ اب اس نام نہاد رشتے کا کیا کرنا ہے

وہ سنجیدگی سے کہتا اپنی شرٹ کے بٹن لگانے لگا

سنو صلہ

وہ پلٹ کر جانے لگی مگر اس کی اواز سن کر رک گئی

مجھے نہیں پہنا یہ لے جاؤ واپس

اس بار وہ غصے سے مخاطب ہوا تھا

میں نہیں لے کے جا رہی واپس یہیں رکھے رہنے دیں

وہ بھی تڑک کر بولی تھی

لے کر جا رہی ہو یا نہیں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران اب سخت نظروں سے اسے گھورنے لگا

آپ کو بہت تھکن ہو رہی تھی نہ پی لیں

وہ اس بار لہجے کو زرا نرم رکھ کر بولی

میری تھکن تو تمہیں گلے لگا کر ہی اتر گئی تھی

باران نے خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔صلہ کی رگوں میں خون کی طغیانی آ گئی تھی۔اس بندے سے نفرت کرنا تو دور اسے نظرانداز کرنا بھی بہت مشکل تھا

آپ مجھے طلاق دے کر روشنی آپی سے شادی کر لیں۔

وہ اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ساختہ بولی تھی۔

کیوں اس کا نہال کہاں گیا؟

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

READERS CHOICE

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

باران کے لہجے میں تمسخر تھا

انہوں نے شادی سے انکار کر دیا

صلہ افسردگی سے بتانے لگی

تمہاری بہن کرے گی مجھ سے شادی؟

باران نے اسے پلٹ کر استفسار کیا تو صلہ نے چونک کر کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو

کہ ابھی میرے ساتھ کے لیے منتیں کر رہے تھے اور اب فوراروشنی سے شادی کے لیے مان گئے

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو ابھی تم ہی تو کہہ رہی تھی ایسا

باران اس کے قریب آتا استفسار کر رہا تھا مجھے کیا کچھ بھی کریں میری بلا سے بھاڑ میں جائیں

صلہ نے تپ کر اسے جواب دیا اور منہ بنا کے تیزی سے اس کے کمرے سے نکل گئی جبکہ اس کی جرات

دیکھ باران حیران رہ گیا تھا یہ وہ لڑکی تھی جو کبھی باران خان کے سامنے کھڑے ہونے سے بھی کانپتی تھی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

وہ غصے سے اس کے افس کے کمرے میں داخل ہوئی، سامنے کرسی پر بیٹھے شخص کے چہرے پر اس وقت اطمینان تھا جیسے اسے پتہ تھا کہ ربیکا یہاں ضرور ائے گی

ربیکا نے اتے ہی وہ چیک اس کے منہ پر دے مارا تھا

میں ابھی بینک سے ارہی ہوں یہ جعلی چیک ہے تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے مسٹر خان !!!

وہ غصے سے اسے گھورتی پھٹ پڑی تھی سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی میرا کام تو تمہیں چیک دینا تھا اب وہ جعلی نکلا یہ تمہارا نصیب تھا

اس شخص نے کندھے اچکائے کہ ربیکا کے غصے کو مزید ہوا دی تھی

دیکھو تمیز سے مجھے رقم دو ورنہ اچھا نہیں ہوگا

ربیکا نے اسے دھمکی دی تھی

ربیکا کی بات سن کر اس کی انکھوں میں وحشت سی چھا گئی تھی

میں روشنی کو تمہاری اصلیت بتادوں گی بتادوں گی کہ وہ تمہیں جو سمجھتی ہے تم وہ نہیں ہو، تمہارے معصوم چہرے کے پیچھے کتنا بھیانک چہرہ چھپا ہوا ہے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکا کا پارہ بالکل ہائی ہو گیا تھا

ٹھیک ہے جاؤ بتاؤ

وہ کندھے اچکا کے کہتا کرسی سے ٹیک لگا کے جھولنے لگا تھا اس کی بات سن کر ربیکا پیر پٹخ کر افس سے باہر نکل گئی تھی

@@@@@

ربیکا اس کے افس سے واپس اپارٹمنٹ تو آگئی تھی مگر بہت پریشان تھی اس کے ساتھ دھوکہ کیا گیا تھا وہ ایک بار پھر بری طرح پھنس گئی تھی دوپہر ہو چکی تھی وہ اپنے کمرے میں ہی تھی جب دروازہ بجا اسے لگا شاید نہا آگیا ہو گا اس لیے اسنے جا کے دروازہ کھولا مگر سامنے کھڑے نقاب پوشوں کو دیکھ وہ ڈر گئی وہ تین مرد اسے دھکا دے کر اپارٹمنٹ میں داخل ہو گئے تھے۔

کون ہو تم لوگ

ربیکا سہم کر بولی تھی ڈر کے مارے اس کے حلق سے بھی آواز نہیں نکل رہی تھی

"مار دو اس کو"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک ادمی نے دوسرے ادمی کو مخاطب کیا تھا اس کی بات سن کر وہ ادمی ربیکا کی طرف بڑھا تو ربیکا اندر کی جانب بھاگنے لگی عین اسی وقت اس ادمی نے بیلٹ اچھال کر ربیکا پر وار کیا وہ پیٹ کے بل زمین پر گر گئی تھی اس ادمی نے اگے بڑھ کر یکے کے بعد دیگرے وار اس کے جسم پر کیے تھے

زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ بے ہوش ہو گئی تھی اس کو بے ہوش ہوتا دیکھ وہ تینوں مر دا پار ٹمنٹ سے نکل گئے

@@@@@

حویلی میں آیت اور جمال حسین کی خاص مہمان نوازی کی گئی ناشتے کا بہت اچھا انتظام کرایا گیا تھا ایت اور صلہ کی اچھی دوستی ہو گئی تھی جمال حسین جب جانے کا کہنے لگے تو بھی جان ان کے ہمراہ اپنے کمرے میں ائیں روشنی پہلے سے ہی وہاں موجود تھی

ایت اپ کی کون ہے

بی جان کمرے میں اکے جمال سے پوچھنے لگیں جمال تھوڑا جھینپ گئے

جی بیٹی ہے وہ میری

جمال نے پختگی سے جواب دیا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایت اپ کی بیٹی نہیں ہے جمال وہ صلہ اور روشنی کی بہن ہے

بی جان کا لہجہ ذرا سا سخت ہوا تھا

بی جان وہ میری بیٹی ہے اپ اتنی بڑی بات کیسے بول سکتی ہیں

جمال بری طرح کانپ رہے تھے، انہیں ایسا لگا جیسے بی جان ان سے ان کی ایت چھین لیں گی بی جان اپنی الماری میں گھسی اور پھر ایک البم نکال کر ان کے سامنے کیا جس میں تین بچیوں کی تصویر تھی

یہ ایت ہی ہے نہ جمال صاحب

بی جان نے درمیان والی تصویر کا رخ جمال کی طرف کرایا جسے دیکھ جمال کی سٹی گم ہو گئی وہ ایت کی بچپن کی تصویر تھی

یہ منہا ہے میری بیٹی صبا کی بیٹی جس کا نام اپ نے ایت رکھا یہ بچپن میں گم ہو گئی تھی پھر میری بیٹی کو کبھی نہیں ملی یہ شاید اپ کو مل گئی تھی

بی جان نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا روشنی بھی یہ بات جانتی تھی کہ اس کی ایک اور بہن تھی جو گم ہو گئی تھی اور کل ایت کو دیکھ وہ تب ہی پریشان ہو گئی تھی

جی ایت مجھے بیس سال پہلے ایک مارکیٹ میں ملی تھی بہت چھوٹی تھی وہ میں نہیں اس کی پرورش کی ہے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال نے جھوٹ بولنے کے بجائے سب صاف صاف بتا کے اچھائی کا ثبوت دیا تھا

انکل کیا ہم ایت کو سچائی بتا سکتے ہیں؟ روشنی تڑپ کر پوچھنے لگی اس کی ایک اور بہن مل گئی تھی اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا روشنی کی بات سن کر جمال حسین نے لب بھینچتے اثبات میں سر ہلا دیا جانتے تھے ایت کو سچائی پتہ چلے گی تو بری طرح ہل جائے گی مگر وہ اب ایت کو سچ سے انجان رکھ اسے اس کی بہنوں سے دور نہیں رکھ سکتے تھے

جاؤ روشنی ایت کو لے کر آؤ

بی جان نے روشنی کو حکم دیا تو وہ ان کے حکم کی تعمیل کرتی کمرے سے باہر نکل گئی چند پلوں بعد روشنی ایت اور صلہ کے ساتھ بھی جان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی

بابا اپ نے بلایا؟

ایت جمال کے پاس اکے پوچھنے لگی لیکن ایک دم ہی اس کی نظر بیڈ پر رکھے البم پر پڑی جس میں اس کی بچپن کی تصاویر تھیں کیونکہ جب جمال کو ایت ملی تھی تب انہوں نے بھی ایت کی بہت سی تصاویر بنائی تھیں اور بچپن کی بہت سی تصاویر ایت کے پاس ابھی تک تھیں یہ میری تصویر یہاں کیا کر رہی ہے؟

وہ چونک کر اپنے باپ کو دیکھنے لگی پھر ایک دم کچھ خیال انے پر پر سکون ہو گئی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اوسوری یہ میری نہیں صلہ کی تصویر ہو گی یہ بچپن میں بھی میری طرح دکھتی ہو گی

اس نے ہنس کر صلہ کو دیکھا تھا

یہ تمہاری ہی تصویر ہے بیٹا

جمال نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا ایت بری طرح چونکی

بابا میری تصویر یہاں کیسے ؟

وہ تجسس سے پوچھنے لگی صلہ بھی نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی اسے بھی ابھی تک کچھ نہیں پتہ تھا

بیٹا تمہارا خاندان میں نہیں یہ ہیں

جمال حسین سر جھکا گئے تھے مگر ایت کو ان کی بات سمجھ نہیں ائی تھی وہ حیرانگی سے ان کو دیکھ کر پھر ان کے پاس ائی

کیا بول رہے ہیں بابا میں سمجھی نہیں

ایت مضطرب ہوتی پوچھنے لگی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بیٹا میں تمہارا سگا باپ نہیں ہوں تم مجھے بچپن میں ایک مارکیٹ میں ملی تھی تم اپنے ماں باپ سے علیحدہ ہو گئی تھیں میں نے ان کو بہت ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر جب وہ نہیں ملے تو میں نے ہی تمہاری پرورش کی

جمال افسردہ ہوتے اسے بتانے لگے جبکہ ایت سکتے میرے رہ گئی جو کبھی سوچا نہ ہو وہ سامنے انا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے

روشنی اور صلہ تمہاری بہنیں ہیں ایت اب تمہیں خود فیصلہ کرنا ہے کہ تم ان کے ساتھ رہو گی یا میرے ساتھ میں تمہیں تمہاری وارثوں سے جدا نہیں کر سکتا تم پر ان لوگوں کا حق ہے

جمال حسین کا لہجہ بھیگ گیا تھا

کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا میں اپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ایت سرعت سے اگے بڑھ کر ان کے سینے سے لگ گئی

ایت اپنی بہنوں سے ملو بیٹا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال نے دھیرے سے اس کا سر سہلایا تھا وہ جمال سے جدا ہوتی روشنی کی طرف بڑھی جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اگے بڑھ کر روشنی کے گلے لگ گئی روشنی نے اسے پیار کیا پھر وہ صلہ کے گلے لگ گئی صلہ بھی نم آنکھوں سے اس سے ملی تھی

مجھے بہت خوشی ہے کہ اب مجھے تین بیٹیاں مل گئیں،اج سے میں تم لوگوں کا باپ ہوں۔جمال کو اتنا تو پتہ تھا کہ ایت کے اصل والدین حیات نہیں تھے

ایت کیا تم اپنی بہنوں کے ساتھ اس حویلی میں رہنا چاہتی ہو؟

جمال آیت سے پوچھنے لگے

انکل ہم یہاں نہیں رہتے ہم لوگ کراچی میں رہتے ہیں کرائے کے اپارٹمنٹ میں

روشنی نے جمال حسین کو بتایا

کرائے کے گھر میں رہنے کی کیا ضرورت ہے اب سے تم دونوں بھی ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو ویسے بھی اتنا بڑا گھر ایسے ہی پڑا ہے، تم لوگ بھی اجاؤ گے تو رونق ہو جائے گی

جمال نے فوراً اپنے خیال کا اظہار کیا

نہیں انکل ہمیں اچھا نہیں لگے گا ہم اپارٹمنٹ میں ہی ٹھیک ہیں



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے معذرت خواں نظروں سے انہیں دیکھا

آپی بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمارے ساتھ چلیں نا ایسے ہم تینوں بہنیں ایک ساتھ رہیں گی بہت مزہ ائے گا

ایت روشنی کے پاس اکے ضد کرنے لگی

میری چھوٹی بہن پہلی بار مجھے کچھ کہہ رہی ہے میں منع کیسے کر سکتی ہوں

روشنی نے پیار سے ایت کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا

تو پھر اپ لوگ ابھی چل رہی ہو ہمارے ساتھ ؟ جمال نے روشنی سے پوچھا انہیں کراچی کے لیے نکلنا تھا کیونکہ ان کی افس میں بہت ضروری میٹنگ تھی

انکل ابھی بی جان کی طبیعت خراب ہے اس لیے ہم تھوڑے دن یہاں رکنا چاہتے ہیں ہم جب کراچی آئیں گے تو اپ کے گھر آجائیں گے روشنی نے جھجکتے ہوئے جواب دیا

ٹھیک ہے بیٹا جیسا اپ کو مناسب لگے یہ میرا کارڈ رکھ لیں مجھ سے رابطہ کر لیے گا

جمال نے اپنا کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا تھا جسے روشنی نے تھام لیا

مجھے پتہ ہی نہیں تھا میری اتنی پیاری پیاری بہنیں ہیں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آیت آگے بڑھ کر پھر سے ان دونوں سے ملی تھی

آپی میں انتظار کروں گی آپ کا۔

آیت روشنی کو یاد دہانی کراتی جمال حسین کے ہمراہ کمرے سے نکل گئی تھی وہ دونوں بہنیں اپنی تیسری بہن کو جاتا دیکھ نم آنکھوں سے مسکرادیں، خون کے سگے رشتے ہونے کے باوجود ان تینوں نے تنہا ہی اپنا بچپن کاٹا تھا مگر وقت ان پر مہربان تھا اس لیے ان تینوں کو ملوا چکا تھا

آج اس کا آفس سے واپسی اپارٹمنٹ جانے کا ارادہ نہیں تھا

وہ آج اظہر کو بول چکا تھا کہ وہ گھر نہیں اۓ گا

اظہر اس سے ناراض تھے کیونکہ وہ شادی کی بات کرتے ہی ہتھے سے اکھڑ جاتا تھا

اس لیے اظہر یا ان کی بیوی دونوں ہی اس سے بات نہیں کر رہے تھے

نہال کہاں جارہا ہے؟

وہ افس سے باہر ہی نکلا تھا جب معیز نے گاڑی اس کے قریب روکتے ہاتھ ہلا کے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

میں اج گھر جاؤں گا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال اسکی گاڑی کے پاس اتے گویا ہوا معیز ونڈو سے گردن نکالے نہال کو دیکھ رہا تھا

تجھے ربیکا کو اس حالت میں گھر پر اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے یار

نہال کی بات سن کر معیز ربیکا کی طرف سے فکر مند ہوا معیز کی بات سن کر نہال سوچ میں پڑ گیا تھا بیوی نہ صحیح اسے اپنے بچے کی خاطر ربیکا کا خیال کرنا چاہیے تھا

ہمم ٹھیک کہہ رہا ہے تو

نہال نے اس کی بات پر سر ہلا کے اس کی تائید کی

اجا میں چھوڑ دوں

معیز نے دروازہ کھولتے ہوئے اسے بیٹھنے کی دعوت دی کیونکہ کل رات میں ہی نہال کی بائیک خراب ہو گئی تھی اور معیز کو اس بات کا علم تھا نہال خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جب زن سے گاڑی اگے کی طرف بڑھ گئی

@@@@@

اوپر آجا ربیکا سے مل لے اج

اپارٹمنٹ پہنچ کر نہال گاڑی سے اترتا اس سے پوچھنے لگا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اج نہیں پھر کبھی تیرے نکاح پر ملا تو تھا اس سے

معیز انکھیں چھوٹی کیے مسکرا کے گویا ہوا

چل ٹھیک ہے

نہال نے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اگے بڑھ گیا

معیز ابھی گاڑی اسٹارٹ کرنے ہی والا تھا جب اس کا فون بجنے لگا اس نے کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا

نہال نے جیسے ہی چابی سے دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ انکھیں دھندلا گئیں

لاؤنج میں ربیکا بے حال پڑی تھی

منہ اور ناک سے خون نکل رہا تھا

نہال کی تو ٹانگیں کانپ گئیں

وہ اندر نہیں گیا کیونکہ اسے نیچے سے معیز کی آواز آرہی تھی کسی سے بات کرنے کی۔

وہ نیچے بھاگا معیز گاڑی سے ٹیک لگائے فون پر بات کر رہا تھا

نہال کے چہرے کے اڑے رنگ دیکھ معیز نے فون کاٹا اور متفکر ہوتا اس کی طرف بڑھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

معیز وہ ربیکا۔۔۔۔

نہال کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی

اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی معیز اندر کی طرف بھاگا

نہال بھی اس کے پیچھے لپکا تھا

معیز نے لاؤنج میں ربیکا کو دیکھا تو اس کی حالت بھی ہوا ہو گئی مگر اس نے اپنی ہمت نہیں چھوڑی تھی

وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا

اس نے ربیکا کو بازوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف لپکا

ربیکا کو گاڑی میں ڈالا اور نہال کے ہمراہ ہاسپٹل کے لیے نکل گیا

@@@@@

وہ بی جان کے کمرے میں آیا تو دیکھا وہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں

وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ کر ان کو نماز پڑھتا دیکھنے لگا

نماز مکمل کرنے کے بعد بی جان اس کے پاس آئیں تو اس نے بی جان کے اگے ہلکا سا سر خم کیا

بی جان نے اس کے سر پر پیار کیا اور آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک دی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان اج بھی اسے چھوٹے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھیں

کیسے آنا ہوا بی جان کے کمرے میں ؟؟؟

بی جان بیڈ پر بیٹھ کر شکوہ کن نظروں سے پوچھنے لگیں

بی جان میرے اور صلہ کے رشتے کے بارے میں اپ کیا چاہتی ہیں؟

وہ بی جان کے سرہانے بیٹھ کر نرمی سے پوچھنے لگا

بیٹا میں تو یہی چاہتی ہوں تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش وا باد رہو

بی جان نے ایک اہ بھر کے اس کے سوال کا جواب دیا

جانتی تھیں یہ بہت مشکل تھا

بی جان مگر وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی باران کی انکھوں میں دکھ جھلک ایا تھا

تم اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہو؟

بی جان نے پلٹ کر استفسار کیا

باران کی تھکی آنکھیں چمکیں پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

روشنی تمہارے ذہن سے نکل گئی؟



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بی جان تشویش سے پوچھنے لگیں

پتا نہیں مگر میں جب بھی روشنی اور صلہ کو دیکھتا ہوں تو مجھے صلہ بہت اپنی لگتی ہے اور روشنی میرے لیے بالکل اجنبی ہو گئی اس کو دیکھ کر یہ دل دھڑکتا نہیں ہے میرا اس سے رشتہ محبت کا تھا اور جب مجھے پتہ چلا کہ اس کو مجھ سے محبت ہی نہیں ہے تو مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارا کوئی رشتہ بھی نہیں تھا وہ تو ایک سراب تھا جس کے پیچھے میں بھاگ رہا تھا

باران نے سنجیدہ لہجے میں بی جان کو جواب دیا

صلہ تمہاری بیوی ہے باران تمہیں اس کا دل جیتنا ہوگا اس کے اور اپنے رشتے کو مضبوط بنانا ہوگا اس پر اعتماد کر کے اس کا اعتماد جیتنا ہوگا اور مجھے امید ہے تم ایسا کر لو گے

بی جان نے مسکرا کے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بھی اثبات میں سر ہلاتا زیر لب مسکرا دیا

@@@@@

معیز ربیکا کو ہاسپٹل چھوڑ کر کسی ضروری کام کے سلسلے میں چلا گیا تھا

البتہ وہ نہال کو تاکید کر گیا تھا کہ اسے ربیکا کی کنڈیشن کے بارے میں اگاہ کرتے رہے

نہال ایمرجنسی وارڈ کے بار بینچ پر بیٹھا تھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کے پیر کا مسلسل ہلتا انگوٹھا اس کی بے چینی واضح کر رہا تھا

کچھ پلوں بعد ڈاکٹر وارڈ سے نکل کر اس کی جانب آئے

ہم اپ کے بچے کو نہیں بچا پائے بٹ آپ کی وائف خطرے سے باہر ہیں

ڈاکٹر نے اسے افسردگی سے اطلاع دی تھی

اس نے سر کو جنبش دی اور واپس بینچ پر بیٹھ گیا

زندگی اب ناجانے کون سے موڑ پر جانے والی تھی

کچھ پلوں بات ڈاکٹر نے ربیکا کو روم میں شفٹ کیا تو وہ اس سے ملنے کے لیے روم میں چلا آیا

ربیکا آنکھیں موندے بے حال سی لیٹی تھی

ڈاکٹر نے کہا تھا یہ پولیس کیس تھا مگر وہ ربیکا سے حقیقت جانے بغیر کوئی ایکشن نہیں لے سکتے تھے

کیسے ہوا یہ سب ؟

نہال اس کے سرہانے بیٹھ کر تعجب سے پوچھنے لگا

کچھ لوگ آئے اور مجھے بہت مارا انہوں نے

ربیکا کی آنکھ سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہوا تھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کون تھے وہ لوگ جانتی ہوا نہیں ؟؟؟

نہال نے تعجب سے پوچھا تھا

اس کی بات سن ربیکا گہری سوچ میں ڈوب گئی

وہ جانتی تھی یہ سب کس نے کیا تھا

یہ سب اس ذہنی مریض نے کیا تھا جس کو وہ دھمکی دے کر آئی تھی

اس نے نہال کی انکھوں میں دیکھا وہ سچ بتانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

اس لیے اس نے نفی میں سر ہلا دیا

وہ بالکل اجڑ سی گئی تھی

ایک واقعے نے اسے سر تا پیر ہلا کر رکھ دیا تھا

اس کے پاس کچھ نہیں تھا

کیونکہ گھر تو پہلے ہی چھوڑ چکی تھی

اس کے ماں باپ بھی اس کو کبھی قبول نہیں کرتے

جس کے لیے وہ کام کر رہی تھی اس نے بھی اس کو دھوکہ دے کر اس کی جان لینے کی کوشش کی تھی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ایک روپیہ بھی اس کے پاس نہ تھا

بس اس کے پاس اخری سہارا تھا

اور وہ تھا نہال اسے بھی وہ سچ بول کر کھونا نہیں چاہتی تھی

وہ اٹھ کر بیٹھی اور پاس بیٹھے نہال کے سینے سے لگ گئی

اس بار وہ نہال کے ساتھ کھیل نہیں رہی تھی اس بار اس کے جذبات سچے تھے

وہ نہال کے سینے میں یوں چھپ گئی تھی جیسے دنیا سے بچنا چاہ رہی ہو

نہال نے بھی اسے خود سے جدا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایک اور عورت کو ایسے وقت پر اپنے شوہر کی سخت ضرورت ہوتی ہے

@@@@@

وہ صلہ سے بات کرنے کی غرض سے گیسٹ روم کی طرف چل دیا

وہ گیسٹ روم کے دروازے تک ہی پہنچا تھا جب اندر سے صلہ کی آواز سنائی دی تھی

روشنی آپی آپ بہت خوش نصیب ہیں آپ کو کتنے لوگ چاہتے ہیں کسی نے تو آپ کے لیے پورا لان پھولوں سے بھر دیا تھا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ روشنی سے بات کر رہی تھی دروازہ کھلا تھا اس لیے باران تک اس کی آواز بالکل صاف پہنچ رہی تھی

پاگل خوش نصیبی یہ تھوڑی ہے کہ آپ کو بہت سارے لوگ چاہتے ہوں خوش نصیبی تو یہ ہے کہ آپ جس کو چاہتے ہوں وہ بھی آپ کو چاہتا ہو اپ کے ساتھ مخلص ہو

روشنی نے دکھ سے کچھ سوچتے اسے جواب دیا تھا

باران نے ان کی بات سن کر کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ دونوں دروازے کی جانب متوجہ ہو گئیں

تم ذرا باہر جا سکتی ہو مجھے صلہ سے کچھ بات کرنی ہے

اس نے انکھوں میں اجنبیت بھر کی روشنی کو دیکھا تو روشنی کمرے سے باہر نکل گئ

بے فکر رہئے آپ میں جلد روشنی آپی اسے آپ کے لیے بات کروں گی

صلہ نے باران کو دیکھ کر منہ بناتے کہا تھا زیادہ شوق ہے تمہیں اپنے شوہر کی شادی کرانے کا؟

باران اسکے قریب جاتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا

میں تو آپ کی مدد کر رہی ہوں

صلانے غصے سے سر جھٹک کر اسے جواب دیا تھا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمہیں لگتا ہے میں روشنی سے شادی کروں گا وہ جو ایک بار میری محبت میرے منہ پر مار کے چلی گئی اسے میں دوسرا موقع دوں گا

باران نے اس کا بازو پکڑ کر اسے جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا

کل تو آپ نے بولا تھا

صلہ اس کی قربت میں پھڑ پھڑاتی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی

دیکھنا چاہتا تھا تمہارا ری ایکشن کیا ہو گا تمہیں جلن ہوئی مجھے بہت اچھا لگا

باران اس کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹتا شرارت سے مسکرایا تھا

مجھے جلن کیوں ہو گی

صلہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی۔دل اس کے قریب آنے پر پاگلوں کی طرح دھڑک رہا تھا

وہ تمہیں غصہ آیا تھا کیونکہ تمہیں جلن ہوئی تھی

باران بہت پیار سے اسے دیکھ رہا تھا

چھوڑیں مجھے کل ہی آپ نے کہا تھا کہ آپ میری اجازت کے بغیر مجھے چھوئیں گے نہیں۔

صلہ نے اس کے ہاتھوں پر زور دیے اپنے نازک سے وجود کو آزاد کرانے کی کوشش کی مگر بے بس رہی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم میری بیوی ہو میں کیوں تم سے اجازت لوں؟ باران نے آگے بڑھ کر اس کی چھوٹی سی ناک پر اپنے لب رکھے ہی تھے جب صلہ بے بس ہو کے رونے لگی اس کو یوں روتا دیکھ وہ ایک دم ہی اسے خود سے دور کر گیا

اسے اندازہ نہیں تھا کہ صلہ کو اس کے قریب آنا اس قدر ناگوار گزر سکتا ہے

میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، آپ کے سمجھ کیوں نہیں آتی، دم گھٹتا ہے میرا آپ کے قریب آ کے۔۔۔

صلہ نے روتے ہوئے اس کے آگے دونوں ہاتھ جوڑ دیے تھے

باران کو دل میں کہیں دور کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا

اس کا چہرہ ایک دم سے اتر گیا تھا

دنیا کی خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اس پر مرتی تھی

اس کے قریب رہنے کے لیے بہانے تلاشتی تھی مگر اس کی بیوی کہہ رہی تھی کہ اسے باران خان کی قربت ناگوار لگتی ہے

اس کا دم گھٹتا ہے اس وجیہہ مرد کے قریب جا کے۔۔۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

توہین سے باران کا چہرہ حتی کہ کان تک سرخ ہو گئے تھے

وہ الٹے قدم چلتا صلہ کے کمرے سے نکل گیا تھا باران کے باہر جاتے ہی روشنی کمرے میں آئی تو صلہ کو روتا ہوا دیکھا

کیا ہوا صلہ

روشنی پریشانی سے پوچھنے لگی

آپی مجھے اب یہاں نہیں رہنا پلیز چلیں یہاں سے

صلہ روشنی کے گلے سے آ لگی تھی

باران نے کچھ کہا ہے تمہیں؟

روشنی نے اس کا چہرہ اوپر اٹھائے نرمی سے پوچھا تھا

نہیں بس مجھے اس حویلی میں نہیں رہنا، مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا یہاں پر، ہم ابھی کراچی چلتے ہیں۔

صلہ کے سمجھ نہیں آیا تھا کہ روشنی کو کیا بتائے اس لیے یہاں سے جانے کی ضد کرنے لگی۔ ٹھیک ہے تم سامان پیک کرو ہم بس نکل رہے ہیں میں بی جان کو بتا کے آتی ہوں

روشنی اسے حکم دیتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ صلہ آگے بڑھ کر اپنا سامان بیگ میں رکھنے لگی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آفس میں باس سے منہ ماری ہونے کی وجہ سے نہال کو فائر کر دیا گیا تھا،نہال اور ربیکا اس وجہ سے خاصہ پریشان ہو گئے تھے کیونکہ ربیکا زیر علاج تھی اور ظاہر تھا اس کا علاج نہال ہی کرا رہا تھا مگر اب نہال کے جاب جانے سے ربیکا کو بھی فکر مندی ہو گئی تھی وہ خود اس حالت میں نہیں تھی کہ کوئی جاب کر سکے جب ہی ربیکا نے نہال کو جمال حسین کے بارے میں یاد دہانی کرائی اور اسے کہا کہ وہ جمال حسین کے آفس جا کے جاب کی بات کرے وہ اچھے انسان ہیں اسے جاب دے دیں گے۔ربیکا کی بات مانتے ہوئے نہال جمال حسین کے آفس چلا گیا تھا اور جب اس نے جمال حسین کو اپنی مجبوری بتائی تو انہوں نے بھی نہال کو آفس مناسب تنخواہ پر رکھ لیا۔

@@@@@

روشنی اور صلہ جمال حسین کے گھر آ گئی تھیں،یہاں آ کے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کسی اجنبی کے گھر میں ہیں۔جمال حسین اور ان کی والدہ سراج بانو نے انہیں اتنی اپنائیت دی تھی کہ وہ سارے غم بھول گئی تھیں۔آیت تو اپنی بہنوں کے پیچھے دیوانی ہو گئی تھی اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔وہ تینوں رات دیر تک بیڈ پر بیٹھی ڈھیر ساری باتیں کرتی رہتی تھیں اور دن میں بھی ساتھ انجوائے کرتیں۔ایک ساتھ ان تینوں بہنوں کا وقت بہت اچھا گزر رہا تھا۔آیت کو لگا تھا کہ صلہ بھی حیدر میں انٹرسٹڈ ہو گی اس لئے اس



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی چھوٹی بہن کا حق نہیں مارے گی مگر جب صلہ نے اسے بتایا کہ حیدر صرف اس کا دوست تھا البتہ اسے محبت باران سے شادی کے بعد ہو گئی تھی تو آیت مطمئن ہو گئی۔ نہال کے بارے میں جان کر اس کو روشنی کے لیئے کافی افسوس ہوا۔

صبح سویرے وہ بالوں کو جوڑے میں لپیٹتی کمرے سے نکلی تو نتھنوں سے خوشگوار خوشبو کا جھونکا ٹکرایا۔ اسے ایسا لگا جیسے باغیچے میں کھڑی ہو۔ اس نے سر گھما کے ارد گرد دیکھا تو ہال کمرے میں ہر طرف بڑے بڑے پھولوں کے بکے نظر آئے، وہ تجسس سے آگے بڑھی۔

"اتنے سارے پھول کہاں سے آئے "اس نے آیت سے پوچھا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں باہر پورا ٹرک کھڑا ہے"

آیت نے شرارت سے اسے جواب دیا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ تمہارے شوہر نے بھیجے ہیں تمہارے لئے یہ لو یہ پڑھو"

روشنی نے بھی شرارت سے ایک کارڈ نما کاغذ اس کی جانب بڑھایا تھا۔ اس نے روشنی کے ہاتھ سے وہ کارڈ لیا اور پڑھنے لگی

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم روشنی سے زیادہ خوش نصیب ہو جان من، روشنی نے باران کو پاکے کھویا ہے جب کہ تم نے کھو کے بھی باران خانزادہ کو پالیا ہے، تم بس ایک بار خواہش کر دو میں دنیا کی ساری خوشیاں تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا بس ایک بار میرے پاس واپس آجائو، مجھے ایک موقع تو اپنی غلطی سدھارنے کا، میں نے جو کیا مجھے اس کا احساس ہے، مجھے تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا تم چاہو تو مجھے کچھ بھی سزا دے دو"

کاغذ پر لکھا پڑھ کر صلہ نے ایک گہرا سانس لیا اور کاغذ واپس روشنی کے ہاتھ میں تھما کے سرد مہری سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے آپی صلہ انہیں ایکسیپٹ کر لے گی؟"

آیت نے صلہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھے باران پر یقین ہے وہ صلہ کا دل جیت لے گا"

روشنی نے ڈھیر ساری امیدوں سے جواب دیا تھا اب یہ امیدیں ٹوٹنی تھیں یا روشنی لانے والی تھیں یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آج آیت کی سالگرہ تھی جسے ہر سال کی طرح اس بار بھی جمال حسین دھوم دھام سے منانے والے تھے، اس بار توخوشی بھی دوگنی تھی کیونکہ اب ان کے گھر میں ایک نہیں تین بیٹیاں تھیں، انہوں نے اپنے آفس کے تمام امپلائیز کو اس فنکشن میں انوائیٹ کیا تھا، نہال کو تو انہوں نے خاص طور پر بیوی کے ساتھ بلایا تھا، نہال نے پہلے اصرار کیا کہ وہ خود آجائے گا مگر جمال کے زیادہ بولنے پر وہ ربیکا کو لانے کے لئے بھی راضی ہو گیا۔ آیت شہزادیوں کی طرح تیار ہوئی اپنی بہنوں کے ساتھ فوٹو شوٹ کرا رہی تھی ، روشنی اور صلہ بھی پیاری لگ رہی تھیں، آیت نے گلابی رنگ کی گھیر دار فراک پہنی ہوئی تھی جب کہ روشنی اور صلہ دونوں نیلے رنگ کے قمیض شلوار پہنی ہوئی تھیں۔ سارے مہمان آگئے تھے، گھر میں خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ روشنی آیت اور صلی کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہی تھی جب اس کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتے شخص پر پڑی، اس کی مسکراتے لب بے ساختہ سکیڑ گئے تھے، اور اگلے ہی پل اسے لگا گھر کی چھت اس کے سر پر آ گری ہو۔ جیسے اس کی روح فنا ہو گئی ہو، پل میں ہی اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ نہال ربیکا کے ساتھ اندر داخل ہو گیا تھا اور وہ بھی روشنی کو دیکھ چکا تھا۔ روشنی کو دیکھ اس کی بھی سٹی گم ہو گئی تھی۔ روشنی بالکل ساکت وجامد کھڑی تھی اس کی حالت یوں تھی کہ کاٹو تو بدن میں



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لہو نہیں، آیت اور صلہ اس کی یہ حالت محسوس نہیں کر پائی تھیں جب ہی جمال حسین نہال اور ربیکا کو لئے ان تینوں کی طرف چلے آئے۔

"آیت یہ ہیں میرے موسٹ فیورٹ نہال اور ان کی وائف ربیکا، میں نے بتایا تھا نہ تمہیں ان کے بارے میں انہوں نے ہی میری ہیلپ کی تھی، اب تو ماشااللہ ان کی فیملی بھی مکمل ہونے والی ہے ننھا مہمان آنے والا ہے ان کے گھر"

جمال سادگی سے آیت سے نہال کو ملوا رہے تھے جب کہ نہال کو وہاں دیکھ اور یہ سب سن کر صلہ بھی ہکا بکا رہ گئی تھی، اس کی پھٹی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اسے کتنا بڑا شاکڈ لگا تھا۔ صلہ نے سرعت سے گردن گھمائے روشنی کی طرف دیکھا جب اسے اتنا بڑا جھٹکا لگا تھا تو روشنی کی کیا حالت ہو گی وہ پریشانی سے روشنی کو دیکھنے لگی، روشنی کی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئی تھیں جب کہ اس کا داہنا ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہا تھا۔ نہال ان دونوں سے نظریں چرایا ہوا تھا۔ جمال حسین نہال اور ربیکا کو دوسرے مہمانوں سے ملانے لے گئے تھے جب کہ صلہ فوراً روشنی کی جانب آئی۔

"آپی آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟"

صلہ نے روشنی کو بازو سے پکڑ کر سہارا دیا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہوا؟"

آیت بھی ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"صلہ نہال نے شادی کرلی ہے ربیکا سے"

سکتے میں گھری روشنی کے لبوں سے ٹوٹ پھوٹ کر لفظ نکلے تھے۔

"یہ روشنی آپی کے نہال تھے؟"

آیت بے یقینی سے پوچھنے لگی، صلہ نے اثبات میں سر ہلایا تو آیت بھی سکتے میں رہ گئی۔ دور کھڑا نہال روشنی کی حالت دیکھ پریشان ہو رہا تھا وہ سمجھ سکتا تھا روشنی پر اس وقت کیا بیت رہی ہو گی۔ آگر اسے پتا ہوتا کہ روشنی یہاں ہو گی تو وہ کبھی یہاں نہیں آتا۔ روشنی کو دیکھ کر وہ خود بھی تڑپ اٹھا تھا آخر محبت کرتا تھا اس سے۔

"صلہ مجھے کمرے میں لے چلو"

روشنی کا جسم بھی اب کانپ رہا تھا شاید اسے پینک اٹیک آیا تھا، اس کا سانس بھی سینے میں گھٹنے لگا، صلہ اور آیت اسے کمرے میں لے آئیں۔

"آپی نہال بھائی آپ کے ساتھ ایسا کریں گے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ نے کمرے میں آ کے دکھ سے کہا تھا جب کہ روشنی تھکا ہوا بوجھل وجود لے کر بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگا کے سر گھٹنوں میں ڈال کر گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی۔ آیت اور صلہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کو کس طرح دلاسہ دیں۔

@@@@@

پوری رات اس نے درد میں تڑپتے کس طرح گزاری تھی یہ بس وہی جانتی تھی، کچھ درد واقعی بہت بے زبان ہوتے ہیں، سہنے والا بتا بھی پاتا کہ اس پر کیا بیت رہی ہے۔ دل سے مانو خون رس رہا ہے یا کسی نے تیز دھار آلے سے دل کو چیر پھاڑ دیا ہو۔ آنکھیں رو رو کر تھک گئی تھیں مگر دل کو سکون نہیں مل پا رہا تھا، سکون کیا اس کو تو صبر بھی نہیں آ رہا تھا اور آتا بھی کیسے آج آنکھوں نے جو منظر دیکھا تھا اس کا وہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی حالت بالکل غیر ہو گئی تھی، ایک جگہ بیٹھے کمر اکڑ گئی تھی، آیت اور صلہ کو اس نے کمرے سے جانے کا کہہ دیا تھا کیونکہ وہ یہ اذیت ناک وقت اکیلے گزارنا چاہتی تھی۔ کمرے کا فرش کافی ٹھنڈا تھا اسے سردی لگنے لگی تھی مگر اندر سے جیسے ابھی بھی سب جل رہا تھا، تکلیف ناقابل برداشت تھی، فضا میں فجر کی آذان کی آواز گونجی تو وہ ہمت کر کے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی، چند پلوں بعد وہ وضو کر کے باہر آئی پھر جائے نماز بچھا کے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہو گئی، جائے نماز پر کھڑے ہوئے ہی اس کے آنسو پھر سے زار و قطار بہنے لگے، پوری نماز میں وہ بس خاموشی سے آنسو بہاتی رہی تھی، جتنا بڑا اسے زخم ملا تھا اس پر مرہم بس اللہ ہی لگا سکتا تھا اس لئے وہ فورا اپنے رب کے آگے پیش ہو گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد اسنے جیسے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ایکدم سے باران کا خیال آیا، وہ بھی شاید اس دن ایسے ہی رویا ہوا جیسے آج وہ رو رہی تھی، اس نے بھی شاید اس دن ایسی ہی تکلیف برداشت کی ہو جیسی آج وہ کر رہی تھی، اس کے ساتھ مکافات عمل بہت جلدی ہوا تھا ،اپنی غلطی کا احساس ہونے پر اس نے دعا کے لئے اٹھائے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپایا اور پھر اللہ سے معافی مانگ کر سسک سسک کر رو دی۔

@@@@@

پوری رات وہ ایک ہی پوزیشن میں کھڑکی پر کھڑا رہا تھا، ربیکا کی آنکھ کھلی تو وہ اسے ڈھونڈتی اس کمرے میں چلی آئی۔

"کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟ رات سے بہت پریشان لگ رہے ہو؟ کھانا بھی نہیں کھایا تھا؟"

وہ فکر مندی کا اظہار کرنے لگی، نہال اسے اب کیا بتاتا کہ اس نے خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی مار لی یا کلہاڑی پر پیر رکھ دیا۔ وہ ربیکا کو کیا بتاتا کہ روشنی سے وہ کتنی محبت کرتا ہے اور اس سے دور ہو کے کتنا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تڑپ رہاہے،وہ اس کو کیسے بتاتا کہ اس سے بس بدلہ لینے کے لئے شادی کی تھی نہال نے،اسے مزہ چکھانے کے لئے

نہال نے ایک خاموش نظر ربیکا پر ڈالی اور پھر باہر کی جانب دیکھنے لگا

"روشنی کی یاد آرہی ہے؟"

وہ اس کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگی۔نہال اس کی بات پر چونک گیا۔پھر نفی میں سر ہلادیا۔

"مجھے پتاہے تم اس سے محبت کرتے تھے تم نے بس میری زبردستی کی وجہ سے مجھ سے شادی کی ہے ،مجھے معاف کردو نہال،میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا،مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا،مجھ سے غلطی ہوگئی تھی،مجھے تم دونوں کے درمیان نہیں آنا چاہیئے تھا،مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے اور جانتے ہو یہ احساس مجھے کیوں ہوا کیونکہ مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے نہال"

ربیکا نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر سر رکھ دیا،نہال اس کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا،اس کے اندر اتنا شور تھا کہ وہ ربیکا کے الفاظ میں ڈوبی محبت محسوس نہیں کر پایا نہ ہی اس کے جذبات سے واقف ہو پایا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہال تم روشنی سے بھی شادی کرلو مگر مجھے مت چھوڑنا میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی" ربیکا نے نرمی سے کہتے آنکھیں موندلی تھیں، کب کہاں کیسے اسے نہال سے محبت ہوگئی تھی اسے پتا ہی نہ چلا۔اس کا دل نہال کے لئے دھڑکتا تھا۔اس کے پیار کے لئے ترستا تھا اب اسے صحیح معنوں میں ڈر تھا کہ نہال اس کو چھوڑ نہ دے۔

"ربیکا پلیز مجھے اکیلا چھوڑدو، میں کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا ہوں"

نہال نے جھٹکے سے اپنے کندھا اچکایا تو ربیکا نم آنکھیں لئے کمرے سے نکل گئی۔

@@@@@

وہ الماری میں گھسا ڈاکومنٹس نکال رہا تھا جب ایکدم ہی ربیکا کے ڈاکومنٹس اس کے ہاتھ میں آگئے، وہ اپنے ڈاکومنٹس ایسے رکھتی نہیں تھی شاید آج بھول گئی تھی انہیں چھپانا۔

نہال کی نظر اس کے پاسپورٹ پر پڑی تو حیران رہ گیا۔اس کا اصل نام ربیکا نہیں تھا، وہ ربیکا نہیں بلکہ وہ تو کوئی اور تھی۔

"شہنیلہ شاہ"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے بے یقینی سے یہ نام دیکھا۔پل میں ہی اس کا دماغ ساری کہانی سمجھ گیا تھا۔اسے لگ رہا تھا جیسے یہ نام اس نے کہیں سنا تھا مگر کہاں اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔وہ ڈاکو منٹس وہیں پھینک کر کچن کی طرف بڑھا جہاں ربیکا کام کر رہی تھی۔

"کون ہو تم؟"

اس نے ربیکا کے بال مٹھی میں دبوچے اور پھر درشتگی سے پوچھنے لگا۔

"کون ہو تم؟"

اس نے ربیکا کے بال مٹھی میں دبوچے اور پھر درشتگی سے پوچھنے لگا۔

"نہال میری بات سنو پلیز"

ربیکا نے درد سے تڑپتے اپنے بال چھڑوانے چاہے تھے مگر نہال نے اس کے بال نہ چھوڑو۔

"بتائو مجھے کیا مقصد تھا تمہارا یہ سب کرنے کا"

نہال نے جبڑے بھینچ لئے تھے۔

"نہال مجھے کسی نے بھیجا تھا یہ سب کرنے کے لئے تاکہ تم اور روشنی الگ ہو جائو اور وہ روشنی سے شادی کر لے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکا نے شرمندگی سے اسے جواب دیا تھا۔وہ دونوں کچن میں کھڑے تھے کچن میں بالکل سامنے کھڑکی کھلی تھی۔

"کس نے بھیجا تھا بولو"

نہال نے طیش میں آتے اس کے بالوں پر گرفت مضبوط کی تو وہ سسک گئی ابھی وہ نہال کو کوئی جواب دیتی جب کھڑکی میں سے گولیاں آ کے اس کے جسم میں پیوست ہو گئی تھی۔اس اچانک افتاد پر نہال کچھ سمجھ نہیں پایا۔ربیکا موقع پر ہی دم توڑ کر نہال کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

"ربیکا اٹھو"

نہال نے اس کا گال تھپتھپایا تھا،کچن کا فرش اور نہال کے کپڑے ربیکا کے خون سے سرخ ہو گئے تھے۔نہال کے اپارٹمنٹ کے بالکل سامنے والے اپارٹمنٹ کی کھڑکی سے گولی چلائی گئی تھی مگر وہ اپارٹمنٹ تو سالوں سے بند تھا،وہاں کوئی رہتا نہیں تھا۔نہال کے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے اس لئے اس نے معیز کو کال کر کے فوراً یہاں آنے کا کہا،اس کا دماغ پوری طرح مفلوج ہو گیا تھا۔

@@@@@

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ربیکا کو یہ دنیا چھوڑے ایک ہفتہ بیت گیا تھا مگر نہال ابھی تک شاکڈ سے نہیں نکلا تھا،اس کی آنکھوں کے سامنے کس طرح ربیکا کی جان چلی گئی تھی مگر یہ سب کیا کس نے تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا؟ شاید اسی نے جس نے ربیکا کو یہاں بھیجا تھا مگر اس کو کیسے پتا چلا کہ ربیکا نہال کو سچائی بتانے والی تھی۔کون نہیں چاہتا تھا کہ نہال اور روشنی کی شادی ہو؟ باران خان؟ وہی روشنی کا ناکام عاشق بنا ہوا تھا تو کیا یہ سب باران خان نے کیا تھا۔نہال بس انہیں سوچوں میں غرق تھا۔معیز بھی آج کل اس کے اپارٹمنٹ میں ہی تھا کیونکہ وہ ایسے کٹھن وقت میں نہال کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا پھر پولیس کی کاروائی بھی چل رہی تھی اور نہال اس کنڈیشن میں نہیں تھا کہ پولیس کے سوالوں کے جواب دے اس لئے معیز یہ کام کر رہا تھا۔

@@@@@

وہ اب تھوڑی بہتر تو ہوئی تھی مگر اس کو پوری طرح چپ لگ گئی تھی،نہ کھاتی تھی نہ پیتی تھی،صلہ اور آیت پوری کوشش کر رہی تھیں اس کا دھیان بٹانے کی مگر سب فضول ہو جاتا جب وہ بات کرتے کرتے کسی گہری سوچ میں چلی جاتی یا بیٹھے اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے،آج بھی صلہ اور آیت اسے زبردستی ہال کمرے میں لے کر بیٹھ گئی تھیں۔آیت نے کیک بیک کیا تھا جو وہ روشنی کو کھلانے کی کوشش کر رہی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بابا میں نے کیک بنایا ہے ٹیسٹ کریں نہ"

آیت نے زبردستی روشنی کو کیک کھلایا جب ہی جمال حسین کمرے سے نکل کر باہر کی طرف بڑھنے لگے ،آیت نے انہیں مخاطب کیا۔

"نہیں بیٹا ابھی میں نہال کی طرف جارہا ہوں، بیچارے کے ساتھ بہت بڑی ٹریجڈی ہو گئی ہے, مجھے آج ہی اس کے بارے میں پتا چلا ہے"

جمال نے مصروف سے انداز میں جواب دیا اور ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگے جب کہ ان کی بات سن کر روشنی چونک گئی۔یہی حالت صلہ اور آیت کی بھی تھی۔

"کیا ہوا بابا سب خیریت ہے؟"

صلہ نے خوف سے آنکھیں پھیلائے پوچھا تھا، وہ اور روشنی بھی اب جمال حسین کو بابا کہتی تھیں۔

"ایک ہفتے پہلے اس کی بیوی کا مرڈر ہو گیا ہے، پتا نہیں کون تھا جس نے یہ برا کام کیا مجھے نہال کے لئے بہت دکھ ہے"

جمال انہیں بتاتے ہوئے باہر نکل گئے تھے جب کہ وہ تینوں یونہی اپنی جگہ پر ساکت رہ گئی تھیں۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
READERS CHOICE

"یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے، نہ میں اس دن تیری بات مانتا نہ آج میں برباد ہوتا، تیرے کہنے پر میں نے ربیکا سے شادی کی تھی، آج میں روشنی کو بھی تیری وجہ سے کھو چکا ہوں"

وہ ہذیانی کیفیت میں معیز کو دھکا دے کر پاگلوں کی طرح دھاڑ رہا تھا۔اپنی اس حالت کا ذمہ دار وہ صرف معیز کو ٹھہرا رہا تھا۔

"روشنی تیرے پاس واپس آجائے گی میرے دوست تو پریشان نہ ہو"

معیز اس کو دلاسہ دینے کے لئے آگے بڑھا تھا جب نہال نے اسے ایک بار پھر دھکا دیا وہ دیوار پر جا گرا۔

"نہیں آئے گی، کبھی نہیں آئے گی،اسے میرے بارے میں سب پتا چل گیا تھا یہ بھی کہ میں نے ربیکا سے شادی کرلی اور یہ بھی کہ ہمارا بچہ بھی ہونے والا تھا۔وہ اب میری شکل پر تھوکے گی بھی نہیں"

نہال دونوں ہاتھوں سے اپنے بال جکڑ کر فرش پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں جاؤں گا روشنی کے پاس، میں اسے بتاؤں گا کہ اس میں تیری کوئی غلطی نہیں، یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے"

معیز نے شرمندگی سے سر جھکائے اسے کہا اور پھر کمرے سے نکل گیا۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آج لائبریری کی طرف چلی آئی تھی، شیلف کے پاس کھڑی وہ اپنی مطلوبہ کتاب ڈھونڈ رہی تھی جب پشت پر سے کوئی جانی پہچانی آواز سنائی دی۔اس نے پلٹ کر دیکھا، معیز سامنے کھڑا تھا وہ اس کا اسکول فرینڈ تھا۔

"کیسے ہو معیز"

اتنے عرصے بعد اسے دیکھ وہ تجسس سے پوچھنے لگی اسے بھی یہی پتا تھا کہ معیز باہر ملک گیا ہوا ہے آج یوں اچانک اسے دیکھ روشنی کو کافی حیرت ہوئی۔

"میں ٹھیک تم کیسی ہو؟"

معیز نرمی سے مخاطب ہوا۔

"میں بھی الحمداللہ ٹھیک ہوں"

روشنی نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔

"روشنی کیا ہم تھوڑی دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

معیز آخر کار اصل مدعے پر آیا تھا، روشنی نے کچھ دیر سوچا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ معیز اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کے ایک ریسٹورینٹ لے گیا۔ روشنی کو معیز سے کوئی خوف نہیں تھا کیونکہ وہ بچپن سے معیز کو جانتی تھی، نہال کی طرح معیز بھی اس کا گہرا دوست تھا۔

"بولو کیا بات کرنی ہے؟"

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

# دیوانہ موسم    رمشا انصاری

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

معیز اور روشنی ریسٹورینٹ میں آمنے سامنے بیٹھے تھے جب روشنی نے اسے مخاطب کیا۔

"روشنی کیا تم نہال کو معاف نہیں کر سکتیں؟"

معیز نے جھجکتے ہوئے پوچھا تھا جب کہ روشنی کے چہرے کے تاثرات ایکدم بگڑ گئے۔

"تو تم یہاں نہال کی صفائیاں دینے آئے ہو، میں کیسے بھول گئی تم میرے علاوہ نہال کے بھی تو دوست ہو اس نے ہی تمہیں بھیجا ہو گا، اس کی بیوی مر گئی اب اسے میری یاد آئی ہو گی نہ"

روشنی غصے سے بگڑ کر بولی تھی۔

"روشنی ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں نہال کی کوئی غلطی نہیں"

معیز نے اسے سمجھانا چاہا تھا مگر وہ اس کی ایک سننے کو تیار نہیں تھی۔ وہ طیش میں آتی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ لوگوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا معیز، وہ صرف ہماری بد دعائوں کے قابل ہوتے ہیں، لوگ غلط کہتے ہیں کہ جس سے محبت ہو اس کو بد دعا نہیں دی جا سکتی، میں کہتی ہوں جس کو آپ پاگلوں کی طرح چاہو اور وہ آپ کو دھوکا دے دے نہ، ہمارے جذباتوں کی توہین کر دے نہ تو سب سے زیادہ وہ ہماری بد دعا کا ہی مستحق ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو بد دعا دی نہیں جاتی بلکہ ایسے لوگوں کے لئے دل سے خود ہی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بد دعا نکل جاتی ہے، بتا دینا اس بے وفا کو جو اسنے میرے ساتھ کیا ہے نہ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکے گا" وہ سرخ متورم آنکھوں سے معیز کو دیکھتی تیزی سے ریسٹورینٹ سے باہر نکل گئی تھی جب کہ معیز تاسف سے اس کی پشت دیکھتا رہ گیا تھا۔

@@@@@

آیت روشنی اور صلہ آج خان حویلی آئی تھیں تاکہ آیت کے سلسلے میں حیدر سے بات کر سکیں۔ آیت پہلے خود حیدر سے ملنا چاہتی تھی جب ہی وہ حیدر کے کمرے میں جا کے اس سے پوچھنے لگی کہ وہ اس سے شادی کرے گا یا نہیں مگر حیدر نے صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ آیت میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ آیت نے اس کی بہت منتیں کیں مگر وہ نہ مانا۔ آیت منہ لٹکا کے کمرے سے نکل گئی تھی جب ہی ہاشم اور رحیم نے حیدر کو ہال کمرے میں بلایا۔ حیدر ہال میں گیا تو مومنہ ایک طرف سر جھکائے سرخ چہرہ لئے کھڑی تھی، وہ تینوں بہنیں بھی ہال میں آ گئی تھیں۔

"حیدر جب تم پیدا ہوئے تھے ہم نے سوچا تھا کہ تمہاری شادی مومنہ سے کریں گے، ہم اپنی اس سوچ کو حقیقت میں بدلنا چاہتے ہیں تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاشم نے حیدر سے پوچھا تھا جب کہ ہاشم کی بات سن کر آیت کے سر پر مانو حویلی کی چھت آ گری۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا اس کا حیدر کسی اور سے شادی، نہیں وہ یہ دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔ مومنہ سکون سے سر جھکائے کھڑی تھی کیونکہ رحیم اسے حیدر سے شادی کرنے کے لئے مجبور کر رہے تھے اور وہ جانتی تھی کہ حیدر کبھی بھی اس سے شادی کے لئے ہامی نہیں بھرے گا مگر اس کی خوش فہمیاں تو جب کرچی کرچی ہوئیں جب حیدر نے آیت کی جانب طنزیہ نظروں سے دیکھ ہاشم کے سامنے مومنہ سے شادی کے لئے ہامی بھر لی۔ مومنہ نے غصے بھری نظروں سے حیدر کو دیکھا اور اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی جب کہ آیت کی آنکھیں آنسوئوں سے بھر گئیں جنہیں چھپانے کے لئے وہ باہر کی طرف لپکی تھی، حیدر طنزیہ نگاہوں سے باہر کی جانب بڑھتی آیت کو دیکھ رہا تھا کوئی اور وقت ہوتا تو وہ کبھی مومنہ سے شادی کے لئے راضی نہیں ہوتا مگر پتا نہیں کیوں اس کے دل میں آیت کے لئے اتنی سختی در آئی تھی کہ اس کو تکلیف دینے کے لئے وہ مومنہ جیسی لڑکی سے بھی شادی کے لئے راضی ہو گیا تھا جس کو وہ ہرگز پسند نہیں کرتا تھا، شاید حیدر نے سوچ لیا تھا کہ اسے اس کی محبت نہیں ملی تو وہ کسی کو اس کی محبت نہیں ملنے دے گا۔

@@@@@



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اپارٹمنٹ بند کر کے واپس اپنے گھر آ گیا تھا،اس کے والدین اس سے ابھی تک ناراض تھے،اس نے بھی انہیں منانے کی کوشش نہیں کی،ربیکا کا سارا سامان ابھی تک اپارٹمنٹ میں تھا جو بھی تھا مگر وہ اپارٹمنٹ اس کے دل پر بوجھ بن گیا تھا۔اس نے معیز کو ذمہ داری دے دی تھی کہ وہ اپارٹمنٹ خالی کر کے مکان مالک کو چابی واپس کر دے۔

کچھ دنوں تک سوچنے سمجھنے کے بعد وہ ایک فیصلہ کئے آج باران کے آفس چلا آیا تھا،باران اسے آفس میں دیکھ کر خاصہ حیران ہوا۔

"کیوں کیا تم نے میرے اور روشنی کے ساتھ ایسا؟"

نہال اس کے سامنے کھڑا سختی سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا کیا میں نے؟"

باران تفتیش سے پوچھنے لگا۔

"تو نے ربیکا کو پیسہ دے کر پہچان بدلوا کے زبردستی میری زندگی میں بھیجا تا کہ میں اس کے جال میں پھنس کر روشنی سے دور ہو جائوں،تو نے ہی اس دن ربیکا پر حملہ کروایا تھا نہ اور آخر میں جب میں نے ربیکا کے ڈاکومنٹس پر اس کا اصل نام دیکھا اور جب مجھے سچائی پتا لگنے والی تھی تو تو نے اس پر حملہ کر کے

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کو مروا دیا تا کہ تیرا اصل چہرہ ہمارے سامنے نہ آ سکے، تو بہت اونچی فلائٹ ہے یہ تو مجھے پتا تھا مگر تو اتنا گرا ہوا انسان نکلے گا میں نے بالکل نہیں سوچا تھا، جانتا ہے جب روشنی کو تیری حقیقت پتا چلے گی تو وہ نفرت کرے گی تجھ سے، اس کے اور میرے درمیان دراڑ پیدا کر کے تجھے لگتا ہے تو اس سے شادی کر لے گا، ایسا ہرگز نہیں ہو پائے گا میں اس سے پہلے ہی تیری اصلیت اور اوقات روشنی کو دکھا دوں گا"

نہال بے انتہا غصے میں جبڑے بھینچے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھے باران خان کو شہادت کی انگلی دکھاتا اسے دھمکاتا ذہنی بیمار لگ رہا تھا۔ اس کی بات سن کر باران کے بے تاثر چہرے پر کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا پھر نہال کی پاگلوں جیسی حالت دیکھ وہ سیدھا ہو کے بیٹھا اور سر جھٹک کر دھیرے سے مسکرا دیا۔ اس کی اس حرکت پر نہال کا دل کیا باران کا سر پھوڑ دے اور وہ ایسا کرنے ہی والا تھا جب اس سے پہلے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا اور نہال کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا، نہال کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں، وہ معیز تھا اس کا بیسٹ فرینڈ۔ جو پینٹ کوٹ میں ملبوس پورے وقار سے سامنے کھڑا تھا فق چہرہ لئے۔

"معیز تو یہاں کیا کر رہا ہے؟"

نہال حیرت و تجسس سے پوچھنے لگا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ میرے بزنس پارٹنر ہیں مسٹر خانزادہ۔۔"

معیز نے نرمی سے اسے جواب دیا۔

"تونے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تو اس گھٹیا انسان کے ساتھ کام کرتا ہے"

نہال جوش میں آتا پلٹ کر اس پر برسا۔

"نہال کیا ہو گیا ہے تجھے؟ جانتا بھی ہے کس کے سامنے کھڑا ہے"

معیز نے اس کا دھیان باران خان کی طرف کرایا تھا جو سرد تاثرات لئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ بڑا ہو گا تم لوگوں کے لئے، اس آفس کے لئے، اس دنیا کے لئے، میرے لئے یہ صرف ایک گھٹیا انسان ہے جس نے میرے اور روشنی کے ساتھ فریب کیا ہے"

نہال پوری طاقت و جی جان سے دھاڑا تھا۔

"نہال پاگل ہو گیا ہے کیا، چل یہاں سے"

معیز اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تھا۔

@@@@@@

وہ بیڈ پر تکیے میں منہ دیا الٹا لیٹا تھا، کمرے میں نیم اندھیرا تھا جب ایکدم سے پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہال تم سے کوئی ملنے آیا ہے"

کمرے میں اظہر کی آواز گونجی تھی،اس نے چہرہ اٹھائے اظہر کو دیکھا۔

"کون ؟"

وہ تھکے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگا۔

"باران خان"

اظہر نے الجھن زدہ لہجے میں جواب دیا تھا۔

"کمرے میں بھیج دیں"

نہال نے لاپرواہی سے جواب دیا اور سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔کچھ لمحوں بعد اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور باران پر اعتمادی سے چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"کیسے ہو ؟"

باران بیڈ سے تھوڑا فاصلہ پر کھڑا نرمی سے پوچھ کر لب بھینچ گیا تھا۔

"ٹھیک، بیٹھو"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے مروت میں سامنے رکھی کرسی کی جانب اشارہ کیا تو باران اس کرسی کو بیڈ کے قریب کرتا اس پار بیٹھ گیا۔

"نہال تم جو میرے بارے میں سوچ رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے، میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے، جس دن روشنی کی اصلیت مجھے پتا چلی تھی اس دن ہی میں نے اسے دل سے نکال دیا تھا، مجھے روشنی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، میں اپنی بیوی صلہ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اب"

نہال نے بہت دھیمے لہجے میں بات شروع کی حالانکہ وہ عادی نہیں تھا ایسے نرم لہجے میں بات کرنے کا، مگر نہال کی حالت پر اسے ترس آرہا تھا، گہرے سیاہ حلقوں والی آنکھیں اور شب بیداری کا ثبوت دیتی آنکھوں میں پھیلی سرخی اس کے حال کو چیخ چیخ کر بیان کر رہی تھیں۔

"میں کیسے تم پر یقین کر لوں؟"

نہال نے شکوہ کن نظروں سے اس کی جانب دیکھ پوچھا۔

"میں تمہاری اصلی مجرم تک پہنچنے میں مدد کروں گا پھر تو تم یقین کر لو گے نہ؟"

باران نے پورے اعتماد سے اسے مخاطب کیا۔

"کیسے؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال نے تفتیش سے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ خان حویلی میں تم روشنی کو پھول بھیجتے تھے؟"

باران نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے سوال کیا۔

"نہیں، میں نے روشنی کو کوئی پھول نہیں بھیجے، مجھے بھیجنے تھے پھول، روشنی کو پھول بہت پسند ہیں ،معیز نے مجھے کہا تھا آگر میں اس کو پھول وغیرہ بھیجوں گا تو وہ پھر سے میرے پاس آئے گی مگر میں ربیکا میں ایسا الجھا کے کچھ کر ہی نہ سکا"

نہال یاد دہانی کرتا اسے جواب دینے لگا۔

"تم روشنی سے اتنی محبت کرتے تھے پھر تم نے ربیکا سے شادی کیوں کی نہال؟"

باران نے آخر وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جو اسے کب سے پریشان کر رہا تھا۔

"ربیکا نے مجھے بلیک میل کیا تھا،اس نے مجھے اپنے گھر بلا کے، مجھے نیند کی گولیاں کھلا کے میرے ساتھ غیر اخلاقی تصاویر بنالیں پھر مجھے بلیک میل کیا کہ آگر میں نے اس سے شادی نہ کی تو وہ روشنی کو تصویریں دکھادے گی۔میں روشنی کو پہلے ہی ڈرانے کے لئے بول چکا تھا کہ آگر وہ مجھ سے شادی کے لئے راضی نہ ہوئی تو میں ربیکا سے شادی کرلوں گا،روشنی کو لگتا تھا میں ربیکا نے انوالو ہونے لگا ہوں اس

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

لئے آگر روشنی وہ تصویریں دیکھ لیتی تو یقین کر لیتی اور کبھی میرا بھروسہ نہ کرتی۔ میں نے یہ بات معیز سے شئیر کی، وہ میرا بچپن کا بیسٹ فرینڈ ہے، اس نے بھی اس بارے میں بہت سوچا پھر اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں ربیکا سے شادی کر لوں اور اس پر ایسا ظاہر کروں کہ میں روشنی سے نفرت اور اس سے محبت کرتا ہوں، پھر جب وہ میری باتوں میں آجائے تو میں وہ تصاویر ڈیلیٹ کر کے اس کو چھوڑ دوں۔ ایسے اس کو اس کے کئے کی سزا مل جائے گی مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ سب مجھ پر الٹا پڑ جائے گا۔

نہال افسوس سے اسے بتا رہا تھا جب کہ باران گردن جھکائے سنجیدگی سے اس کی بات سن رہا تھا۔

"نہال تم نے روشنی کو پھول نہیں بھیجے اور روشنی کو لگ رہا تھا اس کو پھول میں بھیج رہا ہوں کیونکہ اس کی زندگی میں صرف دو ہی لڑکے تھے لیکن ہم دونوں کے علاوہ بھی کوئی چھپا چہرہ ہے جو یہ سب کر رہا ہے۔ اس نے ہی ربیکا کو تمہارے پاس بھیجا ہو گا۔ ہم کل اپارٹمنٹ چلتے ہیں ہو سکتا ہے وہاں ربیکا کے سامان میں سے ہمیں کچھ مل جائے جس سے ہم مجرم تک پہنچ پائیں۔

باران نے کچھ سوچتے ہوئے نہال کو کہا تو نہال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ جب سے واپس کراچی آئی تھی مسلسل روئی جارہی تھی، ہاشم اور سراج بانو اس وجہ سے کافی پریشان تھے جس وجہ سے روشنی اور صلہ کو انہیں حیدر کے بارے میں بتاناپڑااور یہ بھی کہ حیدر آیت سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔جمال حسین پہلی بار زندگی میں اتنا مجبور ہوئے تھے،انہوں نے آیت کو دنیا کی ہر چیز دی تھی مگر افسوس وہ اس کو اس کا من پسند شخص نہیں دے سکتے تھے کیونکہ حیدر خود آیت سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور ایسے میں جمال یا کوئی بھی اسے زبردستی شادی کے لئے مجبور نہیں کر سکتا تھا۔

وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے جب ملازم نے مومنہ نامی لڑکی کے آنے کی اطلاع دی،وہ تینوں بہنیں مومنہ کے آنے کا سن کر کچھ حیران اور کچھ پریشان رہ گئی تھیں پھر اٹھ کر ڈرائنگ روم میں چلی گئیں اور ملازم کو مومنہ کو اندر بلانے کا حکم دیا۔کچھ دیر بعد مومنہ ڈرائنگ روم میں آئی تو آیت نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"میں جانتی ہوں آیت تم حیدر کو پسند کرتی ہو، میں بھی کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ حیدر مجھے پسند نہیں کرتا، آج جب اس نے مجھ سے شادی کے لئے ہامی بھری تو میں شاکڈ رہ گئی کیونکہ مجھے لگا تھا یہ بات سن کر وہ حویلی سر پر اٹھا لے گا لیکن بعد میں مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس نے ایسا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کیوں کیا؟میں تمہارے لئے ایک بہت زبردست آئیڈیا لائی ہوں ایسے تم بھی اپنی محبت کو پاسکتی ہو اور میں بھی"

مومنہ صوفے پر بیٹھتی آیت کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"کیسا آئیڈیا؟"

آیت نے تجسس سے پوچھا تھا۔

"تم گن پوائنٹ پر حیدر سے نکاح کرلو اس میں میں تمہاری مدد کروں گی"

مومنہ نے کندھے اچکا کے بڑے آرام سے اسے جواب دیا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے وہ اتنا شریف ہے؟ کہ میں اس پر گن تانوں گی اور وہ مجھ سے نکاح کرلے گا؟"

آیت نے تفتیش سے پوچھا۔

"گن ہم حیدر پر نہیں صلہ پر رکھیں گے،سب جانتے ہیں کہ حیدر کی کمزوری کیا ہے،اب تم صلہ سے پوچھ لو آگر یہ تمہاری مدد کرنے کو تیار ہے اور تھوڑا سا ناٹک کرلیتی ہے تو تمہیں حیدر مل جائے گا،ایک بار نکاح ہو جائے پھر تم میں دلچسپی وہ خود ہی لے لے گا تم بھی صلہ جیسی تو دکھتی ہو"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مومنہ نے انہیں اپنے خیالات سے آگاہ کیا تھا۔مومنہ کی بات سن کر آیت نے سوالیہ نظروں سے صلہ کی جانب دیکھا جس پر صلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہیں ہم راضی ہیں"

آیت نے پختگی سے کہتے مومنہ کی جانب دیکھا۔

"آیت یہ کوئی جذبات میں لینے کا فیصلہ نہیں ہے،یہ مناسب نہیں ہے ٹھنڈے دماغ سے سوچو اور کم از کم بابا سے تو مشورہ لو"

روشنی نے بڑی بہن ہونے کے ناطے احتجاج بلند کیا تھا وہ اپنی چھوٹی بہن کو اتنا غیر مناسب قدم اٹھانے نہیں دے سکتی تھی۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے روشنی،آیت تم ایسا کچھ نہیں کرو گی"

کمرے کے دروازے پر جمال حسین کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے،اب کمرے میں آ کے سختی سے بولنے لگے۔آیت کی آنکھیں پل میں آنسوئوں سے بھر گئیں،وہ اٹھ کر ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی ،اس کی آنکھوں میں ڈھیر ساری منت سمائی تھی۔اس کے آنسو دیکھ جمال تڑپ سے گئے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بابا میں اس کو کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی، میں مر جائوں گی بابا، میں نے اس کو بہت چاہا ہے پلیز کسی طرح سے اس کو میرا ہونے دیں"

آیت نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔

"آیت تم سمجھنے کی کوشش کرو، رشتے زبردستی نہیں بنائے جاتے، یہ دل سے بنتے ہیں، آ گر تم زبردستی اس سے شادی کر بھی لو گی تو وہ ساری زندگی تم سے نفرت کرے گا"

جمال نے اسے سمجھاتے ہوئے اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرا تھا۔

"بابا میں اس کے ساتھ تو رہوں گی نہ، وہ بھلے مجھ سے جتنی بھی نفرت کرے گا مگر میری آنکھوں کے سامنے تو رہے گا نہ پلیز بابا"

آیت کی آنکھیں التجا کر رہی تھیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا"

جمال اپنی بیٹی کے آگے مجبور ہو گئے تھے جمال کی بات سن کر آیت آگے بڑھ کر نم آنکھوں سے ان کے گلے لگ گئی۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ حویلی سے نکل کر تھوڑی چہل قدمی کے لئے سڑک پر ہی آیا تھا جب ایک بڑی سے گاڑی اس کے برابر میں رکی اور پھر اسے گاڑی میں کھینچ لیا گیا۔کچھ گھنٹوں بعد اس کی آنکھ کھلی تو وہ گھپ اندھیرے میں کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔

"کون ہے؟ مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟"

اس نے باہر سے آتی روشنی کو دیکھ آواز لگائی تو کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔اگلے پل دروازہ کھول کر صلہ اندر داخل ہوئی۔

"صلہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

حیدر حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے صلہ کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے حیدر"

صلہ سنجیدہ لہجے میں کہتے اس کے قریب آکے کھڑی ہوگئی تھی،حیدر تشویش سے اسے دیکھنے لگا۔

"حیدر تم کیوں میری بڑی بہن کے ساتھ ایسا کر رہے ہو؟ کیوں اسے تڑپا رہے ہو؟ میری وجہ سے اس پر کیوں زیادتی کر رہے ہو؟"

صلہ تاسف سے اسے دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میں جب بھی اسے دیکھوں گا مجھے تمہاری یاد آئے گی، مجھے تم نہیں ملیں تو مجھے آیت بھی نہیں چاہئیے
"

حیدر نے اکھڑ لہجے میں جواب دیا تھا۔

"حیدر تمہیں میری بہن سے ابھی نکاح کرنا پڑے گا اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو میں اسی وقت خود کو مار لوں گی"

صلہ نے سرد لہجے میں کہتے اپنا ہاتھ اوپر کی جانب اٹھایا جس میں گن تھی اگلے پل اس نے وہ گن اپنی کنپٹی پر رکھ لی تھی۔

"صلہ تم پاگل ہو گئی ہو یہ کیا فضول حرکت ہے؟"

اس کا پاگل پن دیکھ حیدر متفکر ہوتا کہنے لگا۔وہ رسیوں سے بندھا ہوا تھا پھر بھی وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا تاکہ صلہ کو اس بیوقوفی سے روک دے۔

"حیدر مجھے کچھ نہیں سننا، میں اپنی بہن کو تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتی ہے،اس سے اچھا میں خود کو ہی مار لوں گی، میں تین تک گنتی گنوں گی اگر تم نہیں مانے تو خدا حافظ"

صلہ نے اسے دھمکی دینے کے بعد آنکھیں موند لی تھیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صلہ ہم بیٹھ کر آرام سے بات کریں گے، تمہیں یہ بچپنہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

حیدر کرسی پر بیٹھا مچلنے لگا تاکہ کسی طرح رسی کھل جائے۔

"ایک"

صلہ نے گنتی گننی شروع کردی تھی۔

"حیدر نے گھبراتے ہوئے کرسی پر زور مارا تو ایکدم سے رسی ٹوٹ گئی، رسی پرانی اور بوسیدہ تھی اس لئے آرام سے ٹوٹ گئی۔ صلہ آنکھیں بند کی ہوئی تھی اس نے پتا تھا کہ حیدر رسی کھول چکا ہے"

"دو"

اس نے لہجے کو مضبوط رکھتے کہا تھا۔ ابھی وہ آگے تین بولتی جب حیدر نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر سے گن ہٹا کے اس کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کی، صلہ گن حیدر کو دینے کے لئے تیار نہیں تھی اور اس کی نلکی کا رخ صلہ کے پیٹ کی جانب تھا تب ہی گن حیدر سے بچاتے ہوئے صلہ کی انگلی ٹریگر پر دبتی چلی گئی اور کئیں گولی اسکے پیٹ اور ٹانگوں کے آر پار ہو گئی۔ پورے گھر میں فائر کی آواز گونجی تھی۔ یہ منظر دیکھ حیدر بت کا ہو گیا تھا۔ صلہ کا خون بری طرح سے بہہ رہا تھا، گولی کی آواز سن کر باہر بیٹھی مومنہ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

،آیت اور روشنی بھاگی بھاگی آئی تھیں۔سب ہی صلہ کی یہ حالت دیکھ پتھر کی ہوگئی تھیں جب کہ حیدر نے اپنے اعصاب مضبوط رکھتے ہوئے صلہ کو بانہوں میں بھرا اور باہر کی طرف بھاگا۔

@@@@@

"کاش میں اس کی بات مان لیتا تو یہ سب نہ ہوتا"

وہ ہوسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھا خود کو کوس رہا تھا،دوسری طرف دور کھڑی آیت صلہ کی اس حالت کا ذمہ دار خود کو ٹھہرا رہی تھی،جب کہ مومنہ بھی اپنے آپ کو اس کا قصوروار سمجھ رہی تھی،ان لوگوں کی ضد کی وجہ سے اس معصوم کی جان خطرے میں تھی۔حویلی میں بھی صلہ کی حالت کی خبر کردی تھی۔وہ سب حیدرآباد میں تھے،مومنہ نے حیدر کو کڈنیپڈ کروا کے یہی کے گھر میں رکھا تھا۔باران کراچی میں تھا اور یہ وہی جانتا تھا کہ کراچی سے حیدرآباد جانا آج اس کے لئے کتنا مشکل ہوگیا تھا۔صلہ کی حالت کا سن کر اس میں گاڑی چلانے کی سکت باقی نہ رہی تھی،اس لئے ڈرائیور ہی اسے حیدرآباد چھوڑنے جا رہا تھا۔

کچھ گھنٹوں بعد وہ حیدرآباد کے ہوسپٹل پہنچا تو ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے نکل رہے تھے۔وہ پاگلوں سی حالت میں ڈاکٹر کی طرف لپکا۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ڈاکٹر کیسی ہیں میری وائف"

وہ لمبا چوڑا مرد اس وقت پوری طرح پسینے میں نہایا ہوا تھا۔

"ہم نے ان کا آپریشن کر دیا ہے ان کی جان تو بچ گئی ہے لیکن۔۔۔۔"

ڈاکٹر بولتے بولتے ذرا سا رکے تھے۔

"لیکن کیا ڈاکٹر؟"

باران کو لگا تھا جیسے اس کا دل دھڑکنا چھوڑ دے گا۔

"وہ شاید ذندگی بھر اپنے پیروں پر چل نہ سکیں لیکن اگر کوشش اور دعا کی جائے تو ممکن ہے کہ کبھی نہ کبھی ان کے پیروں میں پھر سے جان پڑ جائے"

اور یہ خبر سن کر باران کا دل واقعی ایک پل کے لئے رک گیا تھا جب کہ بینچ پر بیٹھے حیدر کی ٹانگیں ساکت ہو گئی تھیں، اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ کھڑا ہو کے اپنے بھائی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی کے دو بول بول دے۔ ڈاکٹر کی بات سن کر آیت نے تو جمال کے سینے میں منہ چھپا کے بری طرح سے رونا شروع کر دیا تھا جب کہ روشنی بے جان وجود لئے تھک کر بینچ پر بیٹھ گئی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں صلہ کی زندگی بہت بری طرح سے پلٹ گئی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

"صلہ مجھے معاف کردو کاش میں تم سے گن چھیننے کی کوشش نہیں کرتا اور یہ سب نہیں ہوتا"

صلہ کے ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے حیدر اس سے ملنے گیا تھا اور کسی کی تو ہمت ہی نہیں ہوئی تھی اس کا سامنا کرنے کی۔

"تم اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتے ہو تو آیت سے شادی کرلو حیدر"

صلہ نے دھیمے سے کہا تھا، درد کے مارے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا، حیدر پہلے تو اس کی بات سن کر سوچ میں پڑ گیا پھر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"میں راضی ہوں صلہ"

حیدر نے نرمی سے جواب دیا تھا۔

"صرف راضی نہیں ہونا بلکہ اس کو دل سے قبول کرنا ہے، وعدہ کرو مجھ سے کہ تم اس کو ہمیشہ خوش رکھو گے"

حیدر نے اپنا بے جان ہوتا ہاتھ دھیرے سے اسکی جانب بڑھایا تو حیدر نے اس کا ہاتھ کر اس سے وعدہ کر لیا کہ وہ آیت کو دل سے قبول کرے گا اور اسے خوش بھی رکھے گا۔ صلہ یہ دیکھ بہت خوش ہوئی تھی



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھلے اس کے ساتھ بہت بڑا حادثہ ہوا تھا وہ معذور ہو گئی تھی لیکن اس کی بہن کو اس کی محبت مل گئی تھی ،وہ حیدر کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارے گی یہی سوچ کر صلہ دھیرے سے مسکرا دی تھی اس وقت اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ کاش نہال بھی واپس آجائے اور اس کی بڑی بہن روشنی کو بھی اس کی محبت مل جائے۔وہ اپنی بہنوں کی خوشی میں خوش ہونا چاہتی تھی ان دونوں کا خوش دیکھنا چاہتی تھی اس کے لئے ان کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا یہاں تک کہ خود کا وجود بھی نہیں، جب ہی تو اس نے اپنی بہن کی خاطر اتنا بڑا رسک لے لیا تھا، وہ اصلی بندوق لے کر حیدر کے سامنے گئی تھی کیونکہ حیدر بہت ہوشیار تھا نقلی بندوق فورا پہچان جاتا۔صلہ کا ارادہ خود کو نقصان پہنچانے کا نہیں تھا مگر اسے کیا پتا تھا کہ حیدر رسیاں توڑنے میں کامیاب ہو جائے گا اور اس کے ہاتھ سے بندوق چھینے کی کوشش کرے گا جس کی وجہ سے اس کو نقصان پہنچ جائے گا۔

@@@@@

پندرہ دن تک صلہ ہوسپٹل میں رہی جس کی وجہ سے باران کراچی واپس نہ جا سکا۔اسے نہال کے اپارٹمنٹ جا کے اس کے مجرم کا پتا بھی لگانا تھا مگر فلحال اس کا دماغ صلہ سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔اب صلہ کافی بہتر تھی جس کے بعد ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج کرنے کا کہہ دیا تھا۔جمال حسین اسے کراچی لے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جانا چاہتے تھے مگر باران نے ان کو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو اب اپنے پاس حویلی میں رکھے گا۔ وہ اس کو کراچی بھیجنے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھا اس وجہ سے جمال حسین، روشنی اور آیت نے بھی اس کی بات مان لی۔ باران صلہ کے روم میں اسے لینے چلا گیا تھا۔ سب باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ شاید وہ ویل چیئر سے گاڑی تک پہنچائی جائے لیکن جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا تو سب کی نظر سامنے کے منظر پر ٹک گئی۔ وہ لمبا چوڑا وجیہہ نوجوان اپنی چھوٹی سی بیوی کو بانہوں میں بھرے بہت احتیاط سے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ اسے بازوئوں میں اٹھائے حویلی میں داخل ہوا تو حویلی کے مکین اسے دیکھتے رہ گئے، وہ جو کسی کے ناز نخرے نہیں اٹھاتا تھا اپنی چھوٹی سی بیوی کو بانہوں میں نرمی سے بھر کر سینے سے لگائے اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ کمرے میں آنے کے بعد اس نے صلہ کو آرام سے بیڈ پر لٹایا اور پھر اس کی بے جان ٹانگوں پر دبیز چادر ڈال دی تاکہ اسے کچھ سکون ملے۔ صلہ نیم غنودگی میں تھی اس کا اتنا پیار محسوس نہ کر سکی۔ وہ صلہ کے سرہانے بیٹھ گیا اور نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

کئیں گھنٹوں بعد صلہ کچھ ہوش میں آئی تو باران کو اپنے برابر میں ایسے ہی بیٹھا دیکھا۔ اس نے نگاہیں کھڑکی پر دوڑائیں شاید آدھی رات ہو رہی تھی۔ باران بیڈ کے کرائون سے ٹیک لگائے آنکھیں موندا ہوا

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھا۔اس کا ہاتھ ابھی بھی صلہ کے بالوں میں تھا۔صلہ اس کو دیکھ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب اس کی آہٹ محسوس کئے باران چونک کر اٹھا۔

"کیا ہوا صلہ ؟"

وہ ہر کسی سے سنجیدگی اور اکڑ سے بات کرنے والا مرد نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا، چہرے سے فکر الگ ہی ظاہر ہو رہی تھی۔

"آپ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں؟"

صلہ نے چاروں جانب نظریں دوڑائے باران کے کمرے کو دیکھا اور پھر ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔

"میری بیوی ہو میرے پاس ہی رہو گی نہ "

اس نے بہت محبت سے اپنی گہری کتھئی آنکھیں اس کی آنکھیں میں ڈالے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ملا کے جدا کیا اور پھر محبت پاش لہجے میں کہا۔

"مگر میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں؟"

صلہ کا دل ایکدم بھر آیا تھا، گلے میں آنسوئوں کا گولا اٹکنے لگا۔

"کیوں یہاں رہنے میں کیا قباحت ہے؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے حیرانگی سے استفسار کیا۔

"میں معذور ہوں، ایک معذور لڑکی آپ کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے، میں محتاج ہو گئی ہوں اپنا کوئی بھی کام خود سے نہیں کر سکتی، مجھے میری بہنوں کے پاس چھوڑ آئیں وہی میرا خیال کر سکتی ہیں"

صلہ نم لہجے میں بولنے لگی، باران نے اس کی بات سن کر بے ساختہ اس کے لبوں پر انگلی رکھی۔

"خبردار جو آئندہ کے بعد خود کو معذور کہا، میں ہوں نہ تمہارے ساتھ، میں رکھوں گا تمہارا خیال، تم میری بیوی ہو تو میں ہی تمہاری خدمت کروں گا نہ کسی اور کو میں یہ حق کیوں دوں؟"

باران نے شکوہ لہجے میں کہتے اسے خفگی سے دیکھا۔

"آپ نہیں کر سکیں گے، آپ سمجھنے کی کوشش کریں، آپ نے کبھی خود سے اٹھ کر پانی نہیں پیا، آپ میری خدمت کیسے کر پائیں گے؟"

صلہ بے یقینی سے اسے جواب دینے لگی۔

"آج تک نہیں پیا بٹ اب پی لیتا ہوں"

باران اسے تسلی دینے کی خاطر بیڈ سے اٹھ کر ٹیبل کی طرف گیا اور پانی کا جگ اٹھا کے گلاس میں پانی نکال کر بیڈ پر آ کے بیٹھ گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"دیکھو میں خود اٹھ کر پانی پی رہا ہوں، خود پانی پی سکتا ہوں تو تمہارا خیال بھی رکھ سکتا ہوں، یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو کہ میں تمہاری دیکھ بھال نہیں کر سکتا"

باران نے پانی کا گھونٹ بھرتے گلاس واپس ٹیبل پر رکھا اور اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے۔

"مجھے معاف کر دو صلہ، میں نے اس وقت تم پر بھروسہ نہیں کیا، تمہیں اپنے بچے کا قاتل سمجھا اور جو میرے بچے کی قاتل تھی اسے اپنا عزیز سمجھتا رہا, مجھے تمہارا بھروسہ کرنا چاہئیے تھا، مجھے ایک موقع دے دو میں وعدہ کرتا ہوں اب کبھی ایسا کچھ نہیں ہو گا اب بس ہم دونوں ہوں گے ہمارے درمیان کبھی کوئی تیسرا نہیں آئے گا"

باران نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے، صلہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی کیا یہ وہی باران تھا جو ایک وقت پر اس سے نفرت کا دعویدار تھا لیکن نکاح کے دو بول نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا تھا۔

"دوگی نہ مجھے ایک موقع؟"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے بہت آس بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا، صلہ کی آنکھوں کے کنارے بھیگ سے گئے، اس نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تو باران نے نم آنکھوں سے مسکراتے آگے بڑھ کر پورے استحقاق سے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مہکا دیا۔

@@@@@

آفس سے تو وہ بالکل ہی فراموش ہو گیا تھا، معیز اس کا بزنس پارٹنر تھا جو بہت اچھے سے سب سنبھال رہا تھا پھر باران کے وفادار بھی آفس میں موجود تھے وہ بس گھر میں بیٹھ کر ہی تھوڑا بہت کام کر لیتا۔ اس کا سارا وقت اب صلہ کے لئے ہوتا تھا۔ وہ بتیس سالہ مرد اپنی بیس سال کی بیوی کے آس پاس بھی کسی کو بھٹکنے نہیں دیتا تھا۔ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے وہ اپنی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ صبح وہ اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کراتا پھر اسے دوائیاں کھلاتا، اس کے پیروں کی مالش کرتا۔ دوپہر میں اسے سلا دیتا پھر شام میں اس کی ویل چیئر لئے قریب پارک میں چلا جاتا اور اس کی وئیل چیئر گھسیٹتا پورے پارک میں رائونڈ لگاتا۔ شام میں کتنے ہی گھنٹے وہ دونوں ساتھ بیتاتے تھے پھر رات میں گھر آ کے باران اسے کھانا کھلا کے اسے دوائیاں کھلاتا اور اسے کمرے میں لے جا کے اس کے ساتھ وقت بیتاتا۔ باران نے جو دکھ



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیئے تھے اس سے زیادہ محبت اور وقت دے کر ان سب کا ازالہ کر دیا تھا۔ صلہ کی زندگی میں وہ بہار آگئی تھی جس کا اس نے سوچا تک نہیں تھا۔

@@@@@

حیدر آیت سے شادی کے لئے بخوشی راضی ہو گیا تھا اس نے بھی باران کی صلہ کے لئے چاہت اور محبت دیکھ اس کی آس چھوڑ دی تھی اور اب وہ ان دونوں کو خوش دیکھ ہی خوش تھا۔ سب صلہ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہے تھے تا کہ حیدر اور آیت کی شادی دھوم دھام سے کر سکیں مگر باران کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی صلہ صحیتیابی کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی مگر باران نے ہمت نہیں ہاری تھی اسے امید تھی کہ ایک دن اس کی بیوی بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔

جمال ہائوس میں اس وقت روشنی اور آیت سراج بانو کے ساتھ بیٹھی تھیں، وہ اکثر رات کا وقت دادی جان کے ساتھ گزارتیں۔ روشنی کے دل میں کافی وقت سے ایک سوال تھا اور اس نے آج فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دادی سے یہ سوال پوچھ کر ہی رہے گی۔

"دادی بابا کی بیوی انہیں کہاں چھوڑ کر گئیں تھیں؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس نے تجسس سے پوچھا، جمال حسین کو تنہا دیکھ اسے اکثر یہ خیال آتا تھا کہ وہ اکیلے کیوں رہتے ہیں؟ ان کی بیوی کہاں ہیں؟ مگر آج تک اس کی ہمت نہیں ہوئی تھی یہ سوال پوچھنے کی کیونکہ آیت نے اسے ایک دفعہ بتایا تھا کہ اس کے گھر میں اس ٹاپک پر بات کرنا سختی سے منع ہے ایک بار آیت نے بھی جمال سے یہ سوال پوچھا تھا کہ اس کی ماں کہاں ہیں تو بدلے میں جمال نے اسے بہت برا ڈانٹا تھا۔

"بیوی تھی ہی نہیں تو وہ چھوڑ کر کیسے جائے گی؟"

دادی نے ایک گہرا سانس لیتے کہا، روشنی نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔

"کیا مطلب دادو؟ مجھے تو لگتا تھا کہ جب میں بابا کے پاس آئی تھی اس سے پہلے ہی ان کی بیوی انہیں چھوڑ کر چلی گئی ہوں گی کیونکہ بچپن سے لے کر آج تک میں نے اس گھر میں آپ کو اور بابا کو ہی دیکھا ہے"

آیت نے بھی اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

"تمہارے بابا نے کبھی شادی نہیں کی آیت؟"

دادی نے دونوں کے سر پر مانو بم پھوڑا تھا۔

"کیوں دادی؟"

دونوں نے بیک وقت ساتھ پوچھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
READERS CHOICE

"بہت لمبی کہانی ہے بیٹا؟"

دادی کافی دکھی ہوگئی تھیں۔

"دادی بتائیں نہ پلیز؟"

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

آیت بچوں کی طرح ضد کرنے لگی تو دادی اسے حقیقت بتانے پر مجبور ہو گئیں

"جمال اپنے کالج میں ایک لڑکی صوفیہ سے محبت کرتا تھا، دونوں کی محبت سالوں پرانی تھی، جمال کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد صوفیہ اور جمال کا رشتہ لگا دیا گیا، سب کچھ ٹھیک تھا ہماری طرف سے بھی اور صوفیہ کی طرف سے بھی لیکن ایک دن میں اور جمال مارکیٹ گئے تھے، ان دونوں کی شاپنگ کرنے جب ہمیں وہاں تم ملیں"

دادی بول کر زرا سا ٹھہر گئیں جب کہ اپنے ذکر پر آیت کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"جمال نے پہلے تمہارے ماں باپ کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہ ملے، وہ تمہیں وہیں مارکیٹ میں چھوڑ کر گھر آنے لگا جب اس نے دیکھا کچھ نقاب پوش عورتیں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہی تھیں اور تم بری طرح سے رو رہی تھیں۔ چھوٹی سی معصوم بچی کے ان آنسوئوں نے میرے بیٹے کے قدموں کو بڑھنے نہیں دیا۔ وہ تمہیں ان عورتوں سے بچا کے گھر لے آیا اور تمہارے ماں باپ کو پھر سے ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن کوئی خبر نہ ملی اس وقت جمال نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تم اب ہمارے ساتھ ہی رہو گی۔ وہ تمہیں خود پالنا چاہتا تھا یہ بات صوفیہ کے گھر والوں کو پسند نہ آئی۔ انہوں نے شرط رکھ دی کہ صوفیہ سے شادی کرنے کے لئے انہیں آیت کو یتیم خانے چھوڑنا پڑے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گا، صوفیہ جمال سے بہت محبت کرتی تھی مگر گھر والوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی، جمال بھی ہر گز تیار نہیں ہوا تمہیں خود سے دور کرنے کے لئے، تم اس کی بیٹی تھیں اس کے جگر کا ٹکڑا تھیں وہ کیسے تم کو خود سے دور کر دیتا سو اس نے اپنی محبت کو قربان کر دیا۔ صوفیہ کے گھر والوں نے غصے میں اس کی شادی کہیں اور کر دی جس کے بعد جمال نے کبھی شادی کرنے کا نہیں سوچا۔ میں نے لاکھ کوشش کی مگر وہ نہیں مانا۔ اس کے لئے اور میرے لئے جینے کی وجہ تم تھیں آیت۔ ہم نے تمہارے لئے سب فراموش کر دیا"

دادی کی باتیں سن کر آیت کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے جب کہ روشنی بھی ہکا بکا تھی۔

"میری وجہ سے بابا کو اتنی بڑی قربانی دینی پڑی"

آیت جزباتی ہوتی دادی کے گلے سے لگ کر رونے لگی۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے بیٹا"

دادی نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بابا نے جو میری بہن کے لئے کیا وہ بہت بڑی بات ہے، کوئی کسی کے لئے اتنا نہیں کرتا، ان کی وجہ سے آج میری بہن صحیح سلامت میرے پاس ہے، میں چاہتی ہوں بابا ایک بار صوفیہ آنٹی سے مل لیں ایسا کر کے انہیں تھوڑا اچھا لگے گا"

روشنی نے جمال حسین کے بارے میں سوچا تھا۔

"مگر آپی ان کی تو شادی ہو گئی تھی نہ؟"

آیت نے تشویش سے پوچھا۔

"ہاں تو ہم ان کی کون سا بابا سے شادی کرانے کا سوچ رہے ہیں، بابا جب ان سے اتنی محبت کرتے تھے تو ان کی بات بھی ضرور مانیں گے، اگر صوفیہ آنٹی بولیں گی تو بابا شاید ان کی بات مان کر کسی سے شادی بھی کر لیں ویسے بھی ان کی ابھی بھی اتنی عمر نہیں ہے"

روشنی نے فوراً سے اپنے خیال کا اظہار کیا۔

"ہمم مگر ہم انہیں ڈھونڈیں گے کہاں؟"

آیت متجسس ہوتی پوچھنے لگی۔

"دادو بابا کی کالج لائف کا کوئی سامان وغیرہ کچھ ہے آپ کے پاس، ان کی پرانی چیزیں؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی نے کچھ سوچتے ہوئے سراج بانو سے پوچھا۔

"اس کی تمام پرانی چیزیں اسٹور میں پڑی ہوئی ہیں جسے اس نے پلٹ کر کبھی نہیں دیکھا"

دادی نے اسے جواب دیا تھا۔

"میں ڈھونڈوں گی صوفیہ آنٹی کو"

روشنی پختگی سے کہتی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی جب کہ سراج بانو نم آنکھوں سے اس کی پشت دیکھتی رہیں، وہ بھی یہی چاہتی تھیں کہ جمال حسین شادی کرلیں، وہ بھی انسان تھے ان کا بھی خوشیوں پر حق تھا۔ سراج بانو ماں تھیں ان کی اور ماؤں کے تو بہت ارمان ہوتے ہیں بیٹوں کے لئے، سراج بانو نے شدت سے دعا کی تھی کہ روشنی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور ان کے جمال حسین کی زندگی میں بھی خوشیوں کی بہاریں لوٹ آئیں کیونکہ وہ نوٹ کر رہی تھیں جب سے آیت اور حیدر کی شادی فکس ہوئی تھی تب سے وہ بہت بجھے بجھے رہتے تھے، آیت ان کے جینے کی وجہ تھی جسے حیدر کے ساتھ چلے جانا تھا پیچھے وہ تنہا رہ جاتے۔ حیدر اور آیت نے نکاح کے بعد دوبارہ میونخ جانا تھا اپنی پڑھائی مکمل کرنے فرق بس اتنا تھا پہلے وہ دونوں الگ آئے تھے اور واپس ایک ساتھ ایک ہو کر جاتے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ آدھے گھنٹے سے اسٹور روم میں گھسی کچھ تلاش کر رہی تھی۔ آخر کار آدھے گھنٹے بعد اس کی تلاش ختم ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ جمال حسین کا برسوں پرانا مٹی میں لدا کالج کا بیگ لگ گیا تھا۔ اس بیگ کا وزن بہت ہلکا تھا اس میں کتابیں نہ تھیں بلکہ کچھ کارڈز اور گفٹس رکھے ہوئے تھے جو یقیناً صوفیہ نے انہیں دیئے تھے۔ وہ صوفیہ کے گھر کا ایڈریس تلاش کرنا چاہتی تھی مگر یہ اتنا بھی آسان نہیں تھا۔ وہ بیگ خالی کر کے کارڈ دیکھنے لگی جب اس کی نظر ایک پیکٹ پر پڑی اس میں کچھ کتابیں تھیں اور سامنے ہی صوفیہ کا نام اور اس کے گھر کا ایڈریس لکھا ہوا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ پیکٹ پارسل کے ذریعے بھیجا گیا ہے۔ روشنی کی امید مزید بڑھ گئی تھی، اس نے فون میں اس ایڈریس کی تصویر لی اور پھر بیگ دوبارہ سے اسٹور میں رکھ کر باہر نکل آئی۔

@@@@@

کافی دیر تک گھومنے پھرنے کے بعد آخر کار وہ اپنے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ گئی تھی۔ یہ جگہ جمال حسین کے گھر سے کافی دور تھی جہاں وہ اس وقت کھڑی ہوئی تھی۔ یہاں متوسط طبقے کے لوگ ہی رہتے تھے۔ اس نے ایک گھر کی ڈور بیل بجائی اور اندر سے کسی کے آنے کا انتظار کرنے لگی۔ کچھ پلوں بعد



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دروازہ کھلا اور ایک لمبی پتلی دبلی خاتون دروازے پر نمودار ہوئیں۔ وہ بہت خوبصورت تھیں۔ چہرہ ملائی کی طرح نرم وملائم اور سفید سا تھا۔

"اسلام و علیکم کیا یہ صوفیہ جی کا گھر ہے ؟"

روشنی نے مئودب انداز میں پوچھا۔

"جی میں ہی صوفیہ ہوں بولئے "

انہوں نے شائستگی سے کہا جب کہ روشنی بری طرح اچھل پڑی، اسے تو لگا تو صوفیہ کوئی موٹی سی عورت ہو گی مگر یہاں تو بہت خوبصورت سی خاتون کھڑی تھیں جو اپنے ظاہر سے تیس سال تک کی۔ لگ رہی تھیں یقیناوہ سدا بہار تھیں اور اپنی عمر سے کم نظر آتی تھیں۔

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے, کیا میں اندر آسکتی ہوں"

روشنی نے کچھ دیر بعد انہیں مخاطب کیا تھا۔

"جی کس سلسلے میں بات کرنی ہے ؟ برا مت مانئے گا دراصل میرے بھیابھابھی گھر پر نہیں ہیں میں اکیلی ہوں اس لئے کسی بھی اجنبی کو گھر میں لے جانا مناسب نہیں ہے آپ جانتی ہیں کہ ماحول کیسا ہو گیا ہے"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صوفیہ نے معذرت خواں لہجے میں کہاتا کہ روشنی کو برا نہ لگے۔

"جی میں سمجھ سکتی ہوں، دراصل مجھے جمال حسین کے سلسلے میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے "روشنی نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا جب کہ روشنی کی بات سن کر صوفیہ کی مسکراہٹ بے ساختہ سمٹ گئی اور رنگ پھیکا پڑنے لگا۔

"اندر آئو"

اس نے بجھے ہوئے لہجے میں کہتے روشنی کو اندر آنے کی دعوت دی تھی۔

@@@@@

صوفیہ صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی جب کہ روشنی دھیرے دھیرے اسے جمال حسین کہ بارے میں بتارہی تھی کہ کس طرح جمال حسین نے آیت کی پرورش کی اور صوفیہ کے بعد کسی سے شادی نہیں کی اور یہ بھی کہ اب وہ چاہتی ہے کہ جمال حسین کی شادی ہو جائے لیکن وہ راضی نہیں ہیں اور اسے انہیں راضی کرنے کے لئے صوفیہ کی مدد چاہیئے۔

"آپ کے شوہر کہاں ہیں؟ اور آپ کے بچے بھی ہوں گے نہ؟"

ان دونوں کے درمیان بالکل خاموشی چھا گئی تھی جب روشنی نے اس کے متعلق پوچھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میری شادی کے چھ ماہ بعد ہی مجھے طلاق ہو گئی تھی"

صوفیہ نے بھیگے لہجے میں اسے جواب دیا، روشنی حیران سی رہ گئی۔

"کیوں؟"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔

"میرے گھر والوں نے میری زبردستی شادی کرائی تھی، جلد بازی میں انہوں نے مجھے ایک ذہنی مریض کے حوالے کر دیا، شادی کی پہلی رات ہی اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا، چھ ماہ میں خود پر ظلم برداشت کرتی رہی پھر اس نے مجھے طلاق دے دی"

صوفیہ نے اسے ماضی کی تلخ باتیں بتائیں تو وہ بھی دکھی ہو گئی۔

"پھر آپ نے دوبارہ شادی نہیں کی؟"

روشنی نے تجسس سے استفسار کیا۔

"نہیں پھر دل میں اتنی طاقت نہ رہی، پہلے جمال سے بچھڑنا پھر ایسے ذہنی مریض شوہر کا ملنا مجھے خوف میں مبتلا کر گیا، میں نے اس کے بعد کبھی شادی کا نہیں سوچا۔ بھائی بھابھی کے ساتھ رہتی ہوں، کالج میں پڑھاتی ہوں، والدین کچھ سالوں بعد ہی چل بسے تھے، کچھ مہینوں نے بھائی بھابھی باہر ملک گئے ہوئے



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیں بس میں تنہا رہ گئی ہوں۔ تنہائی دور کرنے کے لئے شام میں قریب ہی کوچنگ سینٹر میں جا کے پڑھاتی ہوں ایسے ہی زندگی گزر رہی ہے"

صوفیہ اسے اپنی زندگی کے بارے میں بتانے لگی۔

"آپ کیا ہمارے بابا میرا مطلب جمال حسین سے شادی کریں گی؟"

روشنی بے ساختہ ہی پوچھ بیٹھی تھی، صوفیہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کیوں؟"

روشنی نے تشویش سے پوچھا۔

"وہ مجھے کبھی قبول نہیں کرے گا، میں ایک بار اسے بیچ میں چھوڑ کر چلی گئی تھی اس نے تو مجھے معاف بھی نہیں کیا ہو گا، مگر میں بھی کیا کرتی گھر والوں کے ہاتھوں مجبور ہو گئی تھی"

صوفیہ نے اپنی آنکھوں کے بھیگے کنارے صاف کئے تھے۔

"ایسی بات نہیں ہے، وہ آج بھی صرف آپ سے محبت کرتے ہیں تب ہی تو انھوں نے کسی سے بھی شادی نہیں کی اور آیت کے جانے کے بعد وہ بہت تنہا ہو جائیں گے پلیز میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں وہ اتنے اچھے انسان ہیں سب کا بھلا کرتے ہیں پلیز ان کے بارے میں سوچیے ان کی خوشیوں کے



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بارے میں سوچیے، آپ دونوں بہت خوش رہیں گے اور اب آپ دونوں کے بیچ کوئی دیوار بھی نہیں ہے"

روشنی ان کا ہاتھ بہت نرمی سے تھامے التجا کر رہی تھی۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔

"ٹھیک ہے پہلے تم جمال سے پوچھو اگر وہ راضی ہے تو مجھے پہلے اس سے ملاقات کرنی ہے تب ہی میں کوئی فیصلہ کروں گی"

صوفیہ نے ہامی بھری تو اس کی بات سن کر کچھ سوچتے ہوئے روشنی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب اسے جمال حسین سے اس بارے میں بات کرنی تھی لیکن کیسے کرے گی اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنا ذہن لڑانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

@@@@@

باران صلہ میں مصروف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ نہال کے اپارٹمنٹ جا کے ربیکا کی چیزوں کی تلاشی نہ لے سکے۔ نہال نے تو اپارٹمنٹ کی ساری ذمہ داری معیز کے حوالے کی ہوئی تھی اسی وجہ سے معیز نے اپارٹمنٹ خالی کرا دیا تھا البتہ ربیکا کے کچھ ڈاکومنٹس ابھی بھی وہیں رکھے ہوئے تھے جسے معیز نے کہا تھا کہ وہ ربیکا کے گھر بھیج دے گا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کافی دن گزرنے کے بعد نہال نے باران کو کال کی اور اس سے پوچھا کہ وہ ربیکا کے ڈاکومنٹس اس کے گھر بھیج دے؟ نہال کی بات سن کر باران نے اسے ڈاکومنٹس اپنے آفس بھیجنے کا کہا۔ نہال اپارٹمنٹ جاکے ڈاکومنٹس لے کر باران کے آفس چلا گیا تھا کیونکہ آج باران آفس آیا ہوا تھا۔ نہال نے آفس میں باران کو ربیکا کے ڈاکومنٹس دے دیئے تھے اور اس بارے میں معیز کو زرا بھی خبر نہ ہو سکی۔ باران تھوڑی دیر تک نہال سے بات کر کے اسے تسلیاں دیتا رہا پھر نہال کے جانے کے بعد ربیکا کے ڈاکومنٹس چیک کرنے لگا۔ وہ ایک ایک کر کے تمام کاغذات چیک کر رہا تھا جب اس کی نظر ایک کاغذ کے ٹکڑے پر پڑی اور وہ بری طرح سے ہل کر رہ گیا۔ دماغ نے چند ہی لمحے لگائے تھے ساری کہانی سمجھنے میں۔ وہ صدمے کے مارے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حقیقت بہت جلدی اس کے سامنے آگئی تھی مگر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ مجرم اتنا قریبی انسان تھا کہ باران کو جب ایک سو بیس والٹ کا کرنٹ کا جھٹکا چھو کر گزرا تھا تو بیچارے نہال اور پھر روشنی کا کیا حال ہوتا۔ آج اتنے بڑے انکشاف پر باران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ بہت قریبی رشتے ہی بہت خوبصورت طریقے سے پیٹھ میں خنجر گھونپتے ہیں۔ نہال اور روشنی کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے والا بھی کوئی ان کا بہت قریبی تھا جس کے بارے میں ان دونوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہو گا کہ وہ انسان ان کے ساتھ اتنا بڑا کھیل کھیل جائے گا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

@@@@@

وہ صوفیہ کے گھر سے سیدھا جمال حسین کے آفس چلی آئی۔

"ارے روشنی بچے تم؟"

جمال اسے اپنے آفس میں دیکھ کر خاصہ حیران ہوئے کیونکہ وہ ان کے آفس نہیں آتی تھی، وجہ نہال تھا جو یہاں جاب کرتا تھا اور اس سے سامنا نہ ہو اس لئے روشنی ان کے آفس سے دور رہتی تھی ورنہ جمال حسین نے بہت کوشش کی تھی کہ روشنی کسی اور کے آفس میں نوکری کرنے کے بجائے ان کا آفس جوائن کرے اور آرام سے اپنے آفس میں کام کرے لیکن آج جمال حسین کی خوشیوں کی خاطر اس نے نہال کی پرواہ نہیں کی تھی، سامنا ہوگا تو نظریں پھیر کر نکل جائے گی یہی سوچ کر یہاں چلی آئی تھی۔

"بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟"

روشنی بچوں کی طرح معصومیت سے بول کر ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں بولو بیٹا؟"

جمال حسین اس کی جانب متوجہ ہوئے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باباصلہ بھی اپنے گھر چلی گئی ہے، کچھ دنوں بعد آیت بھی حیدر کے ساتھ جرمنی چلی جائے گی پھر وہ دونوں وہیں سیٹ ہو جائیں گے اور میں واپس اپنی دوست کے ساتھ اپارٹمنٹ میں رہوں گی کیونکہ مجھے دوبارہ آفس جوائن کرنا ہے اور میری دوست بیچاری اکیلی ہے تو میرا وہاں جانا لازمی ہے، اب گھر میں بچیں گے آپ اور دادو تو آپ دونوں اکیلے کیسے رہیں گے"

روشنی نے ان کے لئے فکر مندی کا اظہار کیا تھا۔

"ہم تم لوگوں کی یادوں کے سہارے رہیں گے، صلہ اور آیت سے وڈیو کال پر بات کرلیں گے اور تم نے تو ہم سے وعدہ کیا ہے نہ کہ ہر ویک اینڈ تم ہمارے ساتھ گزارو گی تو پھر کس بات کی ٹینشن"

جمال حسین نے منٹوں میں جیسے اس کی پریشانی ختم کردی تھی، جیسے وہ پہلے سے ہی یہ سب یاد کر کے بیٹھے ہوئے تھے، شاید وہ خود کو ذہنی طور پر تیار رکھے ہوئے تھے۔ روشنی کو روکنے کے لئے انہوں نے دوبارہ ضد نہ کی تھی کیونکہ پہلے ہی ان لوگوں کی اس بات پر اچھی خاصی بحث ہو گئی تھی۔ روشنی کا آفس یہاں سے بہت دور پڑ رہا تھا اس لئے روشنی کو دوبارہ اپارٹمنٹ جانا تھا اور جمال حسین کے آفس میں کام کرنے کے لئے وہ ہرگز تیار نہ تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ کیوں ہر بات کو اتنا آسان سمجھ لیتے ہیں، یہ کوئی مذاق نہیں ہے، دادو بوڑھی ہو گئی ہیں وہ اب آپ کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکتیں، آپ کا خیال رکھنے کے لئے آپ کو ایک عدد بیوی کی ضرورت ہے، میں چاہتی ہوں آپ شادی کر لیں"

بات مکمل کر کے روشنی آخری میں کندھے اچکا گئی تھی۔

"بیٹا میری شادی کی عمر نہیں ہے اب؟"

جمال اس کی بات کو مذاق میں لیتے ہنس دیئے۔

"کس نے کہا؟ آپ کی شادی کی عمر نہیں ہے، جب آپ کو آیت ملی تھی تب آپ بائیس سال کے تھے ، آیت ابھی تئیس سال کی ہے یعنی آپ بس پینتالیس سے کم کم کے ہیں"

روشنی انگلیوں پر ان کی عمر کا حساب لگاتی بولنے لگی۔

"میں شادی نہیں کر سکتا بیٹا"

اس بار جمال کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"صوفیہ آنٹی کی وجہ سے؟"

روشنی نے بھی سنجیدگی سے کہا تو جمال حسین بری طرح اچھل پڑے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تمہیں کس نے بتایا؟"

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگے۔

"مجھے سب پتا ہے، یہ بھی کہ آپ اب بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ بھی آپ سے اب بھی محبت کرتی ہوں"

روشنی نے نرمی سے جواب دیا تو جمال نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اس کی شادی ہو گئی تھی"

جمال کے لہجے میں تلخی در آئی تھی۔

"شادی ہوئی تھی مگر ختم ہو گئی تھی، میں آج ہی ان سے مل کر آئی ہوں، وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں، آپ بھی ان سے ملیں اور پرپوز کر دیں، ان کا اب کوئی نہیں ہے وہ تنہا رہتی ہیں، بھائی بھابھی بیرون ملک گئے ہوئے ہیں"

روشنی ان کو تفصیل سے سمجھانے لگی۔

"وہ اس وقت مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی تمہیں لگتا ہے وہ اب مجھ سے شادی کرے گی"

جمال نے تفتیش سے پوچھا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وہ جان بوجھ کر چھوڑ کر نہیں گئی تھیں ان کی مجبوری تھی اور یہ بات آپ اچھے سے جانتے ہیں خیر آپ کل ان سے مل کر تو آئیں باقی بعد میں دیکھا جائے گا"

روشنی پرس کندھے پر لٹکائے کرسی سے اٹھ گئی تھی جب کہ اس کی بات سن کر جمال حسین گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے۔

ریسٹورینٹ میں کافی رش تھا۔

کچھ لوگ آرہے جارہے تھے۔

کچھ لوگ وہیں بیٹھ کر کھانا نوش فرما رہے تھے۔

وہ ریسٹورینٹ میں داخل ہوئی تو

نظریں بے ساختہ سامنے ٹیبل کی جانب پڑیں۔

دل ودماغ ایک دم ہی ماضی میں چلا گیا۔

برسوں پہلے وہ ایسے ہی تو کالج کی کینٹین میں بیٹھا ہوتا تھا۔

اس کو دیکھ نا جانے کیوں اتنے سالوں بعد بھی اس کے زخم ہرے ہو گئے۔

آنکھوں کے کنارے خود بخود نم ہو گئے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال حسین بھی اسے دیکھ چکے تھے۔

ان کی آنکھوں میں بھی شکوہ ابھر آیا تھا۔

صوفیہ خود کو نارمل ظاہر کراتی ان کے سامنے جا بیٹھی۔

"کیسی ہو؟"

جمال نے گلا کھنکھارتے بات شروع کی۔

"ٹھیک ہوں"

صوفیہ کا لہجہ بھاری سا تھا۔

وہ دل ہی دل میں رو رہی تھی۔

اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

وہ ہمت ہی نہیں کر پا رہی تھی اس سے نظریں ملانے کی۔

سالوں سے کیا ضبط جیسے ٹوٹ رہا تھا۔

اسے یاد تھا جب وہ بچھڑے تھے تو آخری بار ملے تک نہیں۔

وقت نے اور گھر والوں نے اتنی مہلت ہی نہیں دی تھی صوفیہ کو۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فوراہی اس کی شادی کر دی گئی تھی۔

وہ آج بھی اسے وہی لگا تھا۔

پیارا سا۔۔ سلجھا ہوا جمال حسین۔

اور جمال حسین کو صوفیہ آج بھی ویسی لگی تھی۔

تھوڑی سی نخریلی۔۔ شرارتی اور نازک سی۔

"بہت سالوں بعد تمہیں دیکھ کے اچھا لگا"

وہ بالکل خاموش تھی کچھ بول نہ رہی تھی

تب ہی جمال حسین نے دوبارہ بات شروع کی۔

ان کے بولنے کی دیر تھی بس صوفیہ کا ضبط ٹوٹ گیا۔

وہ ہجوم کے درمیان میں بیٹھ کر ہی بری طرح رونے لگی۔

جمال حسین اسے روتا دیکھ ہکا بکا رہ گئے۔

وہ آج بھی اتنے ہی نازک دل کی تھی

جتنی نازک اس وقت ہوتی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال کو احساس ہوا کہ انجانے میں وہ بھی

صوفیہ کے ساتھ کافی زیادتی کر چکے تھے۔

اس کا بھی کوئی قصور نہ تھا۔

وہ بھی تو ان سے محبت کرتی تھی۔

لیکن وہ کیا کرتی، لڑکی تھی۔

گھر والوں کے آگے بے بس تھی۔

لڑکیوں کو اپنی من مانی کرنے کا حق نہیں ہوتا۔

آیت کے لئے قربانی صرف جمال نے نہیں دی تھی

بلکہ سب سے بڑی قربانی ہی صوفیہ نے دی تھی۔

اس نے جمال کو ہر گز فورس نہیں کیا تھا کہ وہ آیت کو گھر سے نکال دے۔

وہ تو آیت کو ماں بن کر پالنا چاہتی تھی

مگر اس کے ماں باپ نے جمال کے سامنے شرائط رکھ دی تھیں۔

جمال آیت کو خود سے دور کرتا تب ہی وہ صوفیہ سے شادی کر پاتا۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اتنی چھوٹی سی بچی جس کو وہ بیٹی کی طرح پال رہا تھا۔

اسے بھلا کیسے خود سے دور کرتا۔

وہ مرد تھا اور مرد ہر گز ایسے کھوٹے قدم نہیں اٹھاتے۔

جمال نے صوفیہ کے گھر والوں کو اتنا تک بول دیا تھا

کہ وہ صوفیہ سے ہر گز آیت کی پرورش نہیں کرائے گا

وہ آیت کے لئے الگ سے کیئر ٹیکر بھی رکھنے کو تیار تھے۔

مگر شاید صوفیہ کے گھر والے کسی بہانے کی تلاش میں ہی تھے۔

انہوں نے موقع پاتے ہی رشتہ توڑ دیا تھا۔

"صوفیہ پلیز رومت"

جمال نے جیب سے رومال نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

اس نے لپک کر جمال سے رومال لیا اور آنسو صاف کرنے لگی

آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

وہ ایک بار آنسو صاف کرتی تو پھر آنکھیں ڈبڈبا جاتیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال محویت سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

اس کا حسین وخوبصورت چہرہ۔

وہ کالج میں سب سے حسین لڑکی مانی جاتی تھی۔

کتنی محبت کرتے تھے جمال حسین اس سے۔

کتنے خوش رہتے تھے وہ کہ ان کے پاس صوفیہ ہے۔

وقت نے بہت بڑا ستم کیا تھا ان پر۔

ان سے ان کی پہلی محبت چھین لی تھی۔

کاش زندگی ایسے ستم نہ کرے دیوانوں پر۔

کچھ دیر رونے کے بعد بلآخر وہ چپ ہوئی تھی

آنکھیں اور ناک بالکل سرخ پڑ گئے تھے۔

"جمال تم کیوں چھوڑ گئے تھے مجھے"

وہ شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"میں کہاں؟ تم چھوڑ کر گئی تھیں مجھے"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جمال نے مسکرا کے تاسف سے جواب دیا۔

"میں نے تو تمہیں کہا تھا ہم چھپ کر نکاح کر لیتے ہیں"

صوفیہ نے بھی شکوہ کرتے اسے یاددہانی کرائی۔

"صوفیہ میں ایسا کیسے کر سکتا تھا؟؟؟ جب میرے خود کے آگے بھی بیٹی تھی، میں تمہارے والدین کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ کل کو یہ چیز پلٹ کر مجھ پر آسکتی تھی"

جمال نے نرمی سے اسے جواب دیا۔

وہ معصومیت سے جمال کو دیکھ سر جھکا گئی۔

"صوفیہ میں چاہتا ہوں جو ساتھ ہم نے ایک بار چھوڑ دیا تھا اسے پھر سے تھام لیتے ہیں، کیا تم میرے ساتھ رہو گی؟"

جمال سوچ کر آئے تھے کہ اس سے ایسی کوئی بات نہیں کریں گے۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئے تھے۔

کیوں نہ ہوتے پہلی محبت تو پھر پہلی محبت ہوتی ہے نہ

دل میں تڑپ ہی ایسی تھی کہ ساری انا کو انہیں نے بھاڑ میں بھیج دیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ محض اتنا جانتے تھے کہ ان کے سامنے۔

ان کی محبت تھی!!! پہلی محبت۔۔۔!!!

جس کو انہوں نے کبھی خود سے بڑھ کر چاہا تھا۔

"تم مجھے پھر سے چھوڑ کر تو نہیں جائو گے نہ؟"

صوفیہ کی حالت بھی جمال سے مختلف نہ تھی۔

وہ بھی سوچ کر آئی تھی کہ اسے خوب اٹیٹیوڈ دکھائے گی۔

اسے آخر میں انکار کر آئے گی کہ وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔

دل کے ہاتھوں وہ بھی مجبور تھی۔

جمال کو دیکھ دل ایسے پگھلا تھا جیسے کوئی موم۔

"زندگی نے ساتھ نبھایا تو یہ ساتھ کبھی نہیں چھوٹے گا"

جمال نرمی سے کہتے زیر لب مسکرا دیئے تھے

صوفیہ بھی سر جھکا کے دھیمے سے مسکرا دی۔

@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا نہال کا منتظر تھا۔

اس نے نہال کو اطلاع دے دی تھی کہ وہ مجرم کو جان چکا ہے۔

اس نے آج نہال کو بلایا تھا مگر اسے ابھی تک کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ اسے بتا کے شاکڈ نہیں دینا چاہتا تھا۔

وہ اسے اس کی آنکھوں سے سب دکھانا چاہتا تھا۔

جانتا تھا کہ وہ باران کی بات پر ہرگز یقین نہیں کرے گا۔

اور یقین بھی کیسے کرتا، مجرم تھا ہی اس کا اتنا قریبی۔

کاش یہ قریبی لوگ جان پاتے کہ ان کے دھوکے انسان کو اندر سے کتنا زیادہ توڑ دیتے ہیں

اکثر عزیزوں سے دھوکا کھا کے انسان اپنا آپ ہی کھو بیٹھتا ہے۔

مگر برائی کے قدم پر چلنے والے یہ کہاں سوچتے ہیں۔

کچھ دیر بعد نہال آیا تو باران اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کے مطلوبہ منزل پر لے گیا۔

مجرم کو اس نے بہانہ بنا کے وہاں پہلے سے ہی بلایا ہوا تھا۔

وہ ایک پارک تھا۔اچھا خاصہ سرسبز پارک



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے نہال کو ایک درخت کے پیچھے کھڑا کرا دیا تھا۔

نہال کے سامنے اس شخص کی پشت تھی جو اس کا مجرم تھا۔

وہ نیلی جیکٹ پہنا ہوا تھا۔ سر پر سیاہ کیپ تھی۔

نہال اسے غور سے دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کرنے لگا۔

باران اس شخص کے پاس چلا گیا تھا اور اس سے کچھ بات کرنے لگا۔

نہال ان دونوں کو بات کرتا آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا ہے باران؟"

وہ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔

"تم نے یہ سب کیوں کیا نہال کے ساتھ؟"

باران سرد مہری سے پوچھنے لگا۔

"میں نے کیا کیا؟"

نہال کے نام پر اس کے تاثرات بگڑے تھے۔

"ربیکا کو بھیجا نہال کی زندگی میں، پھر ربیکا کو مروا دیا"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران کا لہجہ بہت سخت تھا۔

جب کہ اس کی بات سن کر سامنے کھڑے شخص کے اوسان خطا ہو گئے۔

قدم بلاوجہ ہی ڈگمگا سے گئے تھے۔

اپنے جرم کی تمام نشانیاں وہ مٹا چکا تھا پھر باران کو یہ کیسے پتا چلا۔

وہ حیران بھی تھا اور پریشان بھی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے"

وہ غصے سے غرایا تھا

"یہ کیا ہے؟ تمہارا ہی ہے نہ؟ اس بات سے انکار مت کرنا کیونکہ مجھے بہت اچھے سے پتا ہے یہ چیک اور اس پر کیا ہوا سائن تمہارا ہی ہے، یہ مجھے ربیکا کے ڈاکومنٹس سے ملا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تم نے اس سے ڈیل کی تھی اور ربیکا کا اصل نام شہنیلا شاہ تھا مجھے یاد ہے تم نے کہا تھا کہ تمہاری دوست ہے شہنیلا اسے جاب کی ضرورت ہے"

باران نے اس کے سامنے وہ چیک لہرایا تھا جو اس شخص نے ربیکا کو دیا تھا۔

چیک دیکھ اس کی آنکھیں شاکڈ سے پھیل گئیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ اتنا بڑا ثبوت کیسے چھوڑ گیا تھا۔

اب وہ جھوٹ بھی نہیں بول سکتا تھا۔

اس کی حقیقت باران خانزادہ کو پتا چل گئی تھی۔

"ہاں میں نے ہی مارا ہے اس کو"

وہ بلند آواز سے بولا تو درخت کے پاس کھڑا شخص جو پہلے ہی صدمے میں تھا بے جان ٹانگوں سے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟"

باران نے تفتیش سے پوچھا۔

"آفکورس روشنی کے لئے، روشنی میں اور نہال ہم بچپن کے دوست تھے مگر روشنی کو محبت بھی ہوئی تو نہال سے، مجھے کبھی اس نے محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اور میں اس پر مرتا رہا۔ پھر یہ سوچ کر کہ میں آگر بہت پیسہ کمائوں تو شاید روشنی نہال کو چھوڑ کر میرے پاس آجائے میں پڑھنے اور کام کرنے کے لئے باہر ملک چلا گیا۔ نہال مجھے فون پر اپنے اور روشنی کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ ایک دن اس نے مجھے بتایا کہ روشنی کی زندگی میں باران خان آگیا ہے جس سے وہ بدلہ لینا چاہتی ہے۔ مجھے بہت اچھا سرا ملا گیا



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھانہال کادل روشنی کی طرف سے خراب کرنے کے لئے۔میں نے اسے سمجھاناشروع کردیاکہ روشنی کبھی بھی باران کے ساتھ چلی جائے گی اسے چھوڑ کر لیکن وہ بہت ڈھیٹ تھامیری باتوں میں نہیں آیاپھر میں نے شہنیلہ عرف ربیکاسے بات کی اور اسے نہال کے آفس بھیج دیا۔ربیکااپنے پلین میں کامیاب ہوگئی تھی مگر نہال اس سے شادی کرنے کاتیار نہیں تھاتب میں نے نہال کی برین واشنگ کی اور اسے ربیکاسے شادی کے لئے مجبور کیا۔وہ میری ہر بات مانتا تھا۔اس نے ربیکاسے شادی کرلی پھر میں اس کو روشنی سے دور رکھنے کی کوشش کرتارہا۔روشنی نہال کو چھوڑ کر تمہارے پاس نہ چلی جائے اس لئے میں تمہارے آفس بطور بزنس پارٹنر آگیا۔تمہارار جحان اب روشنی کی طرف بالکل نہیں تھایہ دیکھ مجھے بہت خوشی ہوئی۔روشنی کو حویلی میں وہ ڈھیر سارے پھول میں ہی بھیجتا تھا۔اس کو پھول بہت پسند ہیں اور نہال کی اتنی بھی اوقات نہیں کہ اسے ایک پھول دے سکے،مجھے لگاتھامیں ایسے اس کادل جیت لوں گا اور میں اب بھی اس کادل جیت لیتالیکن تو بیچ میں آگیا۔

بولتے بولتے معیز ایکدم غصے سے باران کو گھورنے لگا۔

"تم نے ربیکاکو کیوں ماراوہ تو تمہاری دوست تھی نہ؟"

باران نے تشویش سے پوچھا۔



READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ نہال اور روشنی کو میرے بارے میں سب بتادے گی۔میں نے ربیکا کے ہاتھ سے ہی اس کے اپارٹمنٹ کی دیواروں میں کیمرے فکس کرائے تھے شاید وہ یہ بات بھول گئی تھی۔میں سامنے والے خالی اپارٹمنٹ میں ہی کچھ دنوں سے اس پر نظر رکھ رہا تھا کیونکہ مجھے اندازہ تھا وہ ایسی حرکت ضرور کرے گی اور میرے اندازے کے مطابق نہال اس کے ڈاکومنٹس دیکھ اس سے پوچھنے لگا تھا جب ہی میں نے سامنے والی کھڑکی سے اسے شوٹ کر دیا۔

وہ بہت فخر سے گردن اکڑائے اپنے کارنامے انجام دے رہا تھا۔

اس کی بات سن کر درخت کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھے نہال کے کندھے ڈھلتے چلے گئے۔

آج وہ صحیح معنوں میں ٹوٹ گیا تھا۔

معیز کے منہ سے اس کے کارنامے سن کر اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔

آنسو آنکھوں سے نکل کر مٹی میں جذب ہوئے تو وہ غصے میں اٹھا اور پھر آگے بڑھ کر معیز کا گریبان تھام لیا۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

معیز اسے یوں سامنے دیکھ ہکا بکا رہ گیا۔

"نہال تو؟"

وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

وہ سامنے کھڑا تھا یعنی وہ اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔

نہال نے اس کی بات سن کر اس کا گریبان ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر مکا مار گیا تھا۔

نہال کا ہاتھ اٹھنے کی دیر تھی، معیز نے شرافت کا لبادہ اتار پھینکا تھا۔ وہ نفسیاتی تھا۔ اب اس کے معصوم دکھنے والی شکل کے تاثرات بالکل سخت اور آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں تھیں۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

معیز نے پلٹ کر دو مکے نہال کے مارے تھے۔

ایک طرف خاموشی سے کھڑا باران معیز کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ قریب آیا اور پھر اسے گریبان سے پکڑ کر سیدھا اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"کمینے بہت شوق ہے نہ تجھے دوسروں کو برباد کرنے کا تجھے میں بتاتا ہوں"

باران نے درشتگی سے کہتے یکے کے بعد دیگرے کئیں تھپڑ اس کے منہ پر مارے تھے

تھوڑی سی مار کھا کے ہی معیز سن پڑ گیا۔

باران کے کسرتی بازئوں میں کتنی طاقت تھی وہ آج محسوس کر چکا تھا۔

معیز کو ٹھیک طرح سے پیٹنے کے بعد باران نے اسے کچرے کی طرح اٹھا کے اپنی گاڑی کی بیک سیٹ پر پھینکا اور نہال کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کے بیٹھ گیا

۔نہال بھی معیز کے ساتھ ہی بیک سیٹ پر بیٹھ گیا۔

باران گاڑی بہت تیز چلا رہا تھا۔

گاڑی ہوائوں سے باتیں کرتی جمال حسین کے گھر کے سامنے جھٹکے سے رکی تھی۔

باران گاڑی سے اترا پھر اس نے معیز کا کالر پکڑ کے گھسیٹتے ہوئے اسے گاڑی سے نکالا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال بھی گاڑی سے اتر آیا تھا۔

جمال حسین کا گھر دیکھ وہ سمجھ نہیں سکا کہ باران کرنے کیا جا رہا تھا۔

باران معیز کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے گیا تھا۔

لان میں بیٹھی آیت اور روشنی ان تینوں کو دیکھ چونک گئیں۔

روشنی تو حیرانگی سے معیز کو دیکھ رہی تھی

جس کی ناک اور منہ سے خون نکل رہا تھا

اور باران اس کا گریبان پکڑا ہوا تھا

اگلے پل باران نے اسے جھٹکے سے چھوڑا اور روشنی کے قدموں میں دھکا دے کر گرا دیا۔

معیز کا سر بالکل روشنی کے پیروں کے قریب زمین پر لگا تھا۔

"بتا روشنی کو سچ ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا تیری"

باران نے آگے بڑھ کر معیز کو بالوں سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کیا اور دانت پیس کر درشتگی سے بولا۔

@@@@@@

معیز روشنی کو ساری حقیقت بتا چکا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روشنی بھی اس کی اصلیت جان کر سکتے میں رہ گئی۔

باران نے پولیس کو بلالیا تھا اور پولیس معیز کو لے جا چکی تھی۔

اتفاق سے آج جمال حسین گھر میں نہیں تھے۔

معیز کے جانے کے بعد نہال روشنی کے پاس چلا آیا۔

وہ ساکت و جامد کھڑی تھی۔

"روشنی مجھے معاف کر دو، مجھ سے غلطی ہو گئی، کیا ہم پھر سے ایک نہیں ہو سکتے؟"

نہال اس کے سامنے کھڑا شرمندگی سے سر جھکائے پوچھ رہا تھا۔

"معاف کر سکتی ہوں مگر تمہارے ساتھ رہ نہیں سکتی، آج تم معیز کے کہنے پر مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے کل کو پھر کسی ہمدرد کے کہنے پر مجھے چھوڑ دو گے اور دوسری شادی بھی کر لو گے اور اس شادی میں تمہارا بچہ۔۔۔!!!

وہ ضبط سے کہتی درمیان میں رک گئی۔

شاید اس کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔

اس کے چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"روشنی میں مر جائوں گا تمہارے بغیر، مجھے معاف کردو پلیز، مجھے خود نہیں سمجھ آیا کہ میں کیا کررہا ہوں، ربیکا اور معیز نے مل کر مجھے بیوقوف بنایا تھا، میں تمہیں نہیں کھونا چاہتا تھا تب ہی میں نے ربیکا سے شادی کی تاکہ وہ تمہیں وہ تصاویر نہ دکھادے"

نہال اس کے قدموں میں بیٹھا نم لہجے میں فریاد کررہا تھا۔

روشنی منہ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔

نہال ایسے ہی گھٹنے زمین پر ٹیک کر آس بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں نہال ایسا نہیں ہو سکتا، تم نے مجھے بہت اذیت دی ہے"

روشنی نے بھیگے لہجے میں جواب دیا تھا۔

"روشنی مجھ سے جو ہوا انجانے میں ہوا، کیا میں نے تمہیں کبھی پیار نہیں دیا، کیا تم سے کبھی محبت نہیں کی؟ اس محبت کی خاطر ہی مجھے ایک موقع دے دو"

نہال نے ایسے ہی بیٹھے بیٹھے اس کا ہاتھ تھام کر التجا کی تھی۔

روشنی نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا تھا۔

"روشنی کیا تم چاہتی ہو جو تم نے میرے ساتھ کیا میں اسے معاف کردوں؟"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال کی کوششیں رائیگاں جاتی دیکھ باران اب آگے بڑھا تھا۔

روشنی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"تم نہال کو معاف کر دو، میں تمہیں معاف کر دوں گا روشنی، یہ تم سے واقعی بہت محبت کرتا ہے اور تم نہال جیسا محبت کرنے والا ہی ڈیزرو کرتی ہو، جب جانے والے کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ نادم ہو کے پلٹ آئے تو اسے معاف کر کے اپنے پاس رکھ لینا چاہئیے"

باران خان نے گھمبیر گی سے بولا تو روشنی سوچ میں پڑ گئی۔

"تم مجھے دل سے معاف کر دو گے؟"

روشنی نے اگلے پل تجسس سے پوچھا۔

"ہاں اگر تم نہال کو دل سے معاف کر دو تو"

باران نے سکون سے جواب دیا تھا۔

"اور اگر یہ پھر سے مجھے چھوڑ کر چلا گیا تو؟"

وہ آنکھوں میں خوف سمیٹے باران سے پوچھنے لگی۔

"تو میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گا"

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران خان رعب سے کہتے آگے بڑھا اور نہال کو گدی سے پکڑ کر سیدھا کھڑا کر کے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دوستانہ انداز میں خود سے لگا کے ہنس گیا۔

وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے تھے۔

باران نہال کی گردن میں ہاتھ لپیٹا ہوا تھا۔ دونوں قد کاٹ میں ایک جیسے تھے اس لئے بھائی لگ رہے تھے بس ان میں عمر کا تھوڑا فرق تھا۔

"خبردار آگر تو نے میری سالی کو اتنی سی بھی تکلیف دی، تجھے بھی جیل میں معیز کے ساتھ بٹھا کے آئوں گا پھر دونوں مل کر وہاں چکی پیستے رہنا"

باران نے اب مصنوعی غصے سے نہال کو دھمکایا تھا۔

"باران تم کہتے ہو تو کر دیتی ہوں اس کو معاف"

روشنی شکوہ کن نظروں سے نہال کو دیکھ دھیرے سے بولی تو باران نے آگے بڑھ کر نہال کے ہاتھ میں روشنی کا ہاتھ تھما دیا۔

"چلیں بھابھی صاحبہ ہم دونوں اندر کا چکر لگا کے آتے ہیں"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

باران نے خاموش کھڑی آیت کو مخاطب کیا اور پھر آیت شرارت سے روشنی کو دیکھتی باران کے ساتھ اندر چلی گئی۔ باران کا اسے بھابھی کہنے پر اس کی تو مانو باچھیں ہی کھل گئی تھیں۔

"چلیں؟"

باران اور آیت کے اندر جاتے ہی نہال محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ مخاطب ہوا۔

"کہاں؟"

روشنی تشویش سے پوچھنے لگی۔

"ہمارے گھر جانم"

نہال نے بہت نرمی و محبت سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے۔

"ایسے نہیں پہلے پوری برات کے ساتھ آئو اور مجھے لے کر جائو"

روشنی نے شرارت سے کہتے سر جھٹکا تو نہال زیر لب مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے میں کل ہی آتا ہوں"

وہ رومانوی انداز میں کہتے روشنی کے قریب آیا تو روشنی شرما کے اندر کی جانب بھاگ گئی۔

@@@@@@



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سرخ گھیر دار لہنگا پہنے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کے بالکل برابر میں شیر وانی پہنے حیدر بیٹھا تھا۔

کچھ دور فاصلے پر ہی دوسرے صوفے پر اس کے بابا دلہا بنے اور صوفیہ دلہن بنے بیٹھی تھی۔

وہ پہلی لڑکی تھی جس کی شادی کے دن اس کے باپ کا ولیمہ تھا۔

گزشتہ روز ہی صوفیہ اور جمال کا نکاح ہوا تھا۔

اور آج حیدر دھوم دھام سے بارات لے کر آگیا تھا۔

صوفے کے پچھلے حصے پر نہال کا بازو پکڑے سیاہ ساڑھی پہنے روشنی کھڑی تھی۔

ایک ماہ پہلے ہی ان کی شادی بھی ہوئی تھی اور وہ اپنی زندگی میں بہت خوش تھے۔

روشنی کو اس کی محبت مل گئی تھی اور یہ شاید جمال اور صوفیہ کی دعاؤں کے سبب ہوا تھا اس نے دو دلوں کو پھر سے ملوایا تھا پھر کیسے ممکن تھا کہ اس کا اپنا دل بکھرا رہتا۔بی جان اور دادی جان ہمراہ کھڑی اپنے بچوں کی خوشیوں کی نظر اتار رہی تھیں۔

پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

شادی جمال حسین کے گھر میں ہو رہی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ سیاہ کرتا پاجامہ پہنے فون پر کسی سے محو گفتگو تھا جب اس نے سرسری طور پر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نظر ڈالی اور اس کی سٹی گم ہو گئی۔

تیس منٹ بعد اسے کمرے میں جانا تھا اور ایک گھنٹہ بیت چکا تھا۔

اب اس کی چھوٹی سی بیوی نے یقیناً اسے نہیں چھوڑنا تھا۔

اب باران کو کمرے میں جاتے ہی اس کا پھلا ہوا منہ دیکھنے کو ملتا۔

وہ سیل فون جیب میں رکھ کر فوراً اندر کی طرف لپکا۔

آیت اور حیدر کا نکاح شروع ہونے والا تھا۔

تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر وہ کمرے میں جیسی داخل ہوا تو زبان سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے کرسی پر بیٹھی گولڈن جھمکے پہن رہی تھی۔

تیار ہونے میں اسے ٹائم کا احساس ہی نہیں ہوا تھا تب ہی اس کا موڈ خراب نہیں ہوا۔

"کسی نے صحیح کہا ہے عورت کو آگر دس گھنٹے بھی دے دیئے جائیں تیار ہونے کے لئے تو اسے وہ بھی ایک گھنٹے کے برابر لگے"

باران شرارت سے کہتا اس کی پشت پر آ کھڑا ہوا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کی بات سن کر صلہ نے اسے گھوری سے نوازا۔

"ایکسکیوز می، میں بالکل ریڈی ہوں"

وہ بچوں کی طرح منہ بسورتے بولی تھی۔

نیلے رنگ کی میکسی میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی جس پر گولڈن کڑھائی ہوئی تھی۔

"بیگم آپ نے بلیو کلر پہنا ہے جس میں آپ آفت لگ رہی ہیں اور میں بیچارہ اس بلیک میں کچھ خاص نہیں لگ رہا، آپ دو منٹ رکیں میں ابھی چینج کر کے آتا ہوں ورنہ لوگ بولیں گے لنگور کے ہاتھ میں انگور"

وہ شرارت سے کہتا وارڈروب میں گھسا اور بلیو کلر کا کرتا نکال کر واشروم میں گھس گیا۔اسے ہر قیمت پر صلہ کے ساتھ ٹوئننگ کرنی ہوتی تھی۔روشنی کی شادی میں بھی دونوں نے ہم رنگ کپڑے پہنے تھے۔

کچھ وقت سرکنے کے بعد باران واشروم سے باہر نکلا تو صلہ کی میکسی کے کلر جیسا ہی کرتا پہنا ہوا تھا۔

اب لگ رہے ہے نہ پرفیکٹ کپل۔

وہ صلہ کی پشت پر آ کے کھڑا ہوا اور کرسی پر بیٹھی صلہ کے دونوں کندھوں پر ہاتھ جمائے اس کے بالوں پر لب رکھ گیا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بس چلیں نہ ہم لیٹ ہو رہے ہیں"

صلہ نے اسے یاد دہانی کرائی تھی۔

"بیگم آپ کو لیٹنا ہے جی بالکل آ جائیں لیٹ جایئے"

باران اس کو خوب چھیڑنے کے موڈ میں تھا۔

اس کی بات سن کر صلہ نے اسے گھوری سے نوازا تو باران آگے بڑھا اور پھر جھک کر اسے اپنے بازوئوں میں اٹھالیا۔

وہ چل نہیں پاتی تھی تو اسے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر کرنے کا کام باران خود سر انجام دیتا تھا۔ وہ ویل چیئر کو زحمت اٹھانے نہیں دیتا تھا۔

صلہ کو بانہوں میں بھرے وہ کمرے سے نکل گیا۔

نیچے آ کے اس نے صلہ کو صوفے پر بٹھایا اور خود اس کے بالکل برابر میں اس سے چپک کر بیٹھ گیا۔

محفل میں موجود تمام لوگوں کی نظر اس جوڑے پر ٹکی ہوئی تھی۔

باران خان شاندار شخصیت کا مالک اور اس کی نازک و چھوٹی سی پیاری بیوی۔

سب نے اس جوڑے کو دل سے سراہا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

صلہ اور باران کے آنے کے بعد مولوی صاحب نے حیدر اور آیت کا نکاح پڑھانا شروع کر دیا تھا۔

@@@@@

دلہن بنے جہاں لڑکیاں بیڈ پر بیٹھ کر شرماتی ہوئی اپنے دلہے کا انتظار کرتی ہیں اور دلہا میاں اپنی نئی نویلی دلہن کے دیدار کو بے قرار ہو رہے ہوتے ہیں وہیں وہ دونوں دلہا دلہن بنے اپنی کتابوں کو بیگ میں بھر رہے تھے۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

# دیوانہ موسم رمشا انصاری

ہمارے ادرگرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

وہ صبح کی فلائیٹ سے ہی جرمنی واپس جا رہے تھے کیونکہ انہیں یونیورسٹی میں بہت بڑے پراجیکٹ پر کام کرنا تھا جس میں وہ پہلے ہی تاخیر کر چکے تھے۔ دونوں نے اپنا سامان وغیرہ پیک کرنے کے بعد ایک دوسرے کو فاتحانہ نظروں سے دیکھا۔

"حیدر مجھے کچھ سمز سمجھنے ہیں سمجھا دو گے ؟"

آیت اپنا لہنگا گھسیٹتی ایک کتاب لئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ جانتی تھی حیدر کے لئے یہ وقت آسان نہ تھا اس نے صلہ کا مان رکھنے کے لئے شادی کی ہے اس لئے وہ اپنے رشتے کو ٹائم دے کر اس کا اور اپنا رشتہ دوستی سے شروع کرنا چاہتی تھی۔

آیت کی بات سن کر حیدر نے اس کے ہاتھ سے کتاب لی اور اسے تفصیل سے وہ سمز سمجھانے لگا۔ سرخ جوڑے میں سجی سنوری وہ دلہن اور شیروانی پہنا وہ دلہا رات کے اس پہر بیڈ پر بیٹھ کر پڑھائی کر رہے تھے کوئی ان دونوں کو اس حالت میں دیکھتا تو یقیناً پاگل سمجھتا۔

@@@@@

READERS CHOICE

"کیا سوچ رہی ہو ؟"

وہ شیلف پر سے تیل کی بوتل اٹھائے اس کی طرف آیا تو دیکھا وہ گہری سوچ میں گم تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کچھ نہیں بس یہی سوچ رہی ہوں کہ کیا میں کبھی ٹھیک نہیں ہوں گی؟"

صلہ نے اداسی سے اسے جواب دیا تھا۔

باران اس کے پیروں کے پاس بیٹھا نرمی سے اس کے پیروں کی مالش کرنے لگا۔

"پاگل ایسا نہیں سوچتے، ناامید مت ہو، دیکھنا تم ایک دن بالکل ٹھیک ہو جائو گی"

باران نے پیار سے اسے جواب دیا تھا۔

"کب ٹھیک ہوں گی چھ ماہ ہو گئے آپ کو میری خدمت کرتے ہوئے مگر اب تو کوئی فرق نہیں پڑا"

صلہ سخت مایوس ہو گئی تھی۔

"ابھی تو صرف چھ ماہ ہوئے ہیں آگر مجھے چھ سو سال بھی تمہاری خدمت کرنی پڑی تو میں کروں گا، میرے لئے تم بہت اہم ہو میری زندگی"

باران نے محبت پاش لہجے میں کہتے اٹھ کر واشروم میں جا کے ہاتھ دھوئے پھر ڈریسنگ سے کنگھا اٹھا کے بیڈ کی طرف چلا آیا۔

صلہ اس کے ہاتھ میں کنگھا دیکھ کر سیدھی ہو کے بیٹھ گئی تھی۔

باران بیڈ کے پاس کھڑا ہوا اور صلہ کے بالوں میں نرمی سے کنگھا کر کے انہیں سلجھانے لگا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ایک بات بولوں آپ کو؟"

باران نے اس کے بالوں کو سلجھا کے پونی میں قید کیا تو وہ دھیرے سے اس سے مخاطب ہوئی۔

"جتنا دل کرے اتنی باتیں بولو جان من"

باران اس کے سامنے آ کے بیٹھ گیا تھا۔

"سب مجھ پر بہت رشک کرتے ہیں کہ آپ جیسا انسان مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے میرے آگے پیچھے گھومتا ہے میرا اتنا خیال رکھتا ہے مگر مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں آپ کے قابل نہیں ہوں، میں خود کو آپ پر بوجھ محسوس کرتی ہوں"

وہ بچوں کی طرح منہ بنائے اپنے خیال کا اظہار کر رہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم بوجھ ہو مجھ پر، ٹھیک ہے یہ لو گن، میرے بھی پیروں پر گولیاں مار دو، میں بھی چل نہیں پاؤں گا پھر تو تمہیں اپنا آپ بوجھ نہیں لگے گا نہ؟"

باران اس کی بات کا سخت برا مناتے اٹھا اور الماری سے گن نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔

READERS CHOICE

"اللہ نہ کرے کہ آپ کو ایسا کچھ ہو"

باران کی بات سن کر وہ تڑپ کر بولی تھی۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیسے لگی نہ؟ مجھے بھی ایسی لگتی ہے جب تم اپنے آپ کو کچھ بولتی ہو، بس صلہ میں نے سوچ لیا اب میں تمہیں باہر لے کر جائوں گا وہاں تمہارا علاج کرائوں گا، یہاں میں اب تمہارا علاج نہیں کرائوں گا، میں اپنی ساری دولت خرچ کر دوں گا مگر دیکھنا تم واپس اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائو گی"

وہ اس کے قریب بیٹھتا اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر سکون سے آنکھیں موند گیا۔

@@@@@

"مبارک ہو تم خالہ بن گئی ہو"

باران نے کمرے میں آتے خوشی سے اسے بتایا تھا، وہ جو بیگ میں کپڑے رکھ رہی تھی خوشی کے مارے اچھل پڑی

"لڑکے کی یا لڑکی کی؟"

اس نے تجسس سے مڑ کر پوچھا۔

"لڑکی کی"

باران اس کے پاس آتا مسکراہٹ دبائے بتانے لگا۔

"شکر ہے ہم آج رات ہی پاکستان واپس جا رہے ہیں، میں اپنی بھانجی سے مل تو لوں گی"



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس کا چہرہ خوشی سے کھل رہا تھا، پورے ایک سال بعد وہ لوگ پاکستان واپس جارہے تھے، پورا سال صلہ کا علاج ہوا تھا اور اب وہ خود سے چل پھر سکتی تھی۔اب وہ بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔

"نہال کے گھر تو رونق آگئی مگر ہمارے گھر کب آئے گی؟"

باران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ کر سینے سے لگایا اور شرارت سے پوچھنے لگا۔اس کی بات سن کر صلہ شرما گئی۔

"پہلے مجھے ٹھیک تو ہونے دیں، بچے کی پرورش کرنے میں بہت محنت لگتی ہے"

صلہ نخریلے انداز میں بولی تھی۔

"تم محنت نہ کرنا بس مجھے یہ تحفہ دے دو، جیسے تمہیں بچوں کی طرح پالتا ہوں ویسے اس کو بھی پال لوں گا"

باران نے اس کے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے اڑسے اور اس کی معصوم صورت بہت چاہ سے دیکھنے لگا۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اونہہ یہ تو میں ہوں شریف بچی جو آپ کی ہر بات مانتی ہے اور آپ کی ڈانٹ بھی برداشت کرتی ہے لیکن آپ اس خوش فہمی میں ہر گز نہ رہیں کہ آپ کی اولاد بھی ایسی ہو گی چونکہ وہ آپ کی اولاد ہو گی اس لئے آپ کی طرح ہی کھڑوس اور نک چڑی ہو گی"

صلہ نے بھی شرارت سے کہتے اسے منہ چڑایا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر ہم دو کر لیتے ہیں، ایک مجھ پر جائے گا تو دوسرا تم پر چلا جائے گا، ہو جائے گا حساب برابر "

باران شوخ سے کہتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تھا۔

وہ نظریں جھکائے لب دبا کے مسکرا گئی۔ جب کہ اس کی چہرے پر پہلے خوبصورت رنگ دیکھ باران نے اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔

@@@@@

وہ آج جیل آیا تھا معیز سے ملنے۔

معیز سلاخوں کے پیچھے بکھرے حلیے میں بیٹھا تھا۔

وہ اب ہینڈسم معیز تھوڑی تھا بلکہ ایک قاتل اور مجرم تھا جو جیل میں اپنی سزا کاٹ رہا تھا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نہال کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب چلا آیا۔

نہال اکثر اس سے جیل میں ملنے آتا رہتا تھا۔

بھلے معیز اس کا دشمن تھا مگر وہ تو اسے اپنا جگری مانتا تھا نہ۔

معیز کے آنے پر نہال نے مٹھائی کا چھوٹا ڈبہ سلاخوں کے درمیان میں سے اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

معیز سوالیہ نظروں سے نہال کو دیکھنے لگا۔

"تو ماموں اور چاچو بن گیا ہے منہ میٹھا کر"

نہال نے اسے خوشخبری سنا کے اسے خوش کیا تھا یا جلایا تھا یہ وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔

"مبارک ہو!! کیا نام رکھا"

معیز تپنے کے بجائے نرمی سے پوچھنے لگا۔

"ربیکا"

نہال کا یک لفظی جواب سن کر معیز چونک گیا۔

"روشنی نے اس کا نام ربیکا رکھا ہے"

نہال اس کی سوالیہ نظریں دیکھ جواب دینے لگا۔



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیوں؟"

معیز بے یقینی سے پوچھنے لگا۔

"ربیکا نے شروعات تو غلط کی تھی مگر اس نے روشنی اور میرے خاطر اپنی جان دے دی۔اس کی وجہ سے آگر ہم جدا ہوئے تھے تو اس کی وجہ سے ہی واپس مل لئے،نہ ہمیں ربیکا کے پاس سے وہ چیک ملتا نہ ہی ہم کبھی آستین میں چھپے اس سانپ کو پہچان پاتے۔ربیکا ہماری زندگی کا اہم کردار تھی بس اس لئے روشنی نے ہماری بچی کا نام ربیکا رکھ دیا تاکہ ربیکا ہم دونوں کو ہمیشہ یاد رہے۔میں نے اور روشنی نے تو تجھے معاف کر دیا ہے معیز مگر شاید ربیکا نہ کرے"

نہال تاسف سے کہتا اس کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ پکڑاتا الٹے قدم لیتا واپس چلا گیا تھا جب کہ اس کے جانے پر معیز کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

منافقت عروج پر ہے زرا خیال رکھنا۔

کمر تھپکنے والوں نے دوسرے ہاتھ میں خنجر پکڑا ہوا ہوتا ہے۔

یار سمجھ کر بتاتے ہو جس کو اپنا ہر راز۔

اس نے ہی اکثر تمہاری بربادی کا سامان تیار کیا ہوا ہوتا ہے۔

READERS CHOICE



Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ختم شدہ۔

READERS CHOICE


Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com